حضرت مجدد الف ثانیؒ

مکتبہ گلزارِ اسمٰعیل. گلی صوفیان محلہ کھٹیکان، مالیر کوٹلہ (پنجاب)

Marfat.com

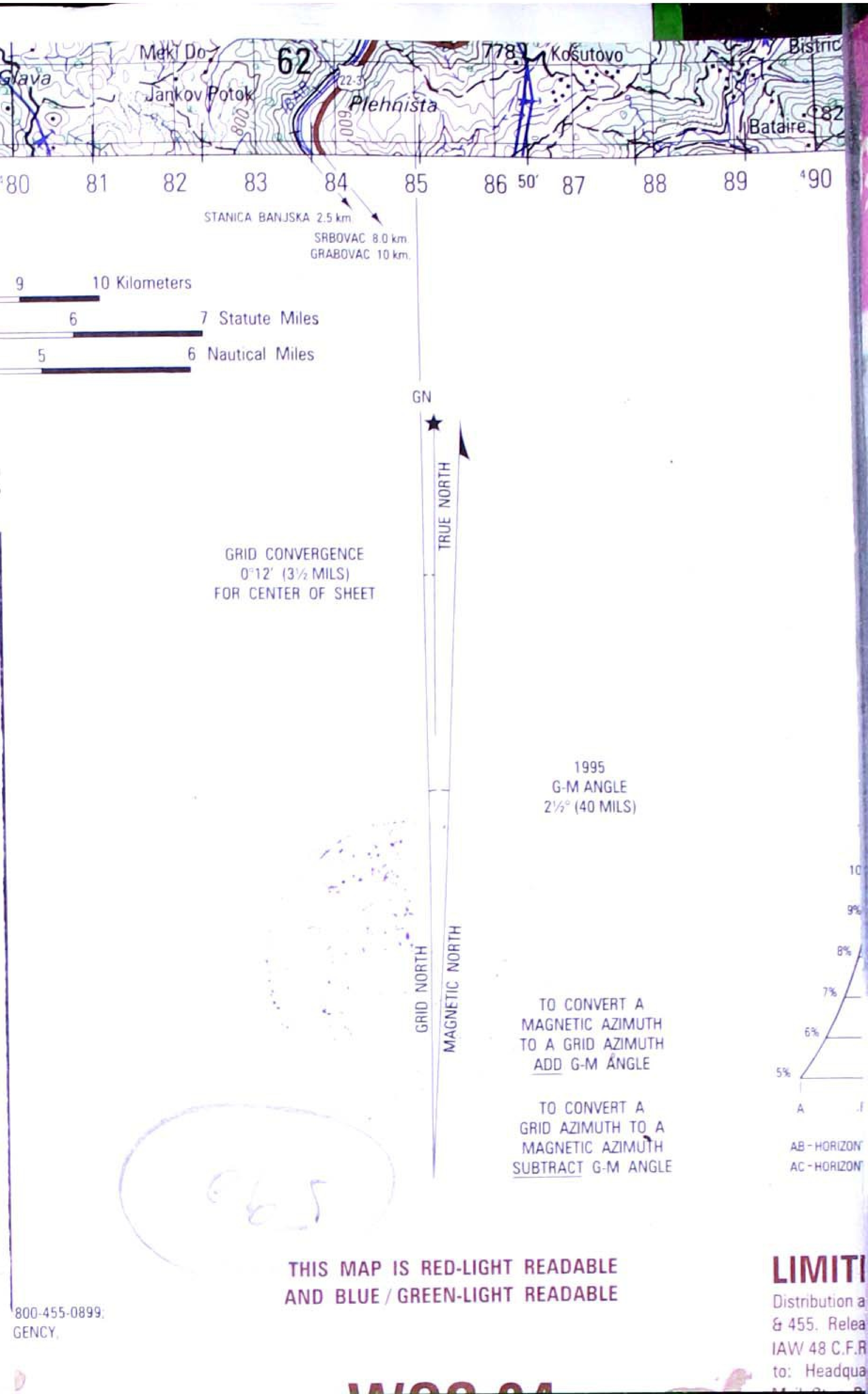
Meki Do
Glava
Jankov Potok
62
22-3
Plehnista
778
Kosutovo
Bistric
Bataire
82
80
81
82
83
84
85
86 50′
87
88
89
90
STANICA BANJSKA 2.5 km
SRBOVAC 8.0 km
GRABOVAC 10 km
9
10 Kilometers
6
7 Statute Miles
5
6 Nautical Miles
GN
TRUE NORTH
GRID NORTH
MAGNETIC NORTH
GRID CONVERGENCE
0°12′ (3½ MILS)
FOR CENTER OF SHEET
1995
G-M ANGLE
2½° (40 MILS)
TO CONVERT A
MAGNETIC AZIMUTH
TO A GRID AZIMUTH
ADD G-M ANGLE
TO CONVERT A
GRID AZIMUTH TO A
MAGNETIC AZIMUTH
SUBTRACT G-M ANGLE
5%
6%
7%
8%
9%
AB - HORIZON
AC - HORIZON
THIS MAP IS RED-LIGHT READABLE
AND BLUE / GREEN-LIGHT READABLE
LIMIT
Distribution a
& 455. Relea
IAW 48 C.F.R
to: Headqua
800-455-0899
GENCY.

Marfat.com

حضرت مجدّد الف ثانیؒ

89

مکتبہ گلزارِ اسمٰعیل. گلی صوفیان محلہ کھٹیکان، مالیر کوٹلہ (پنجاب)

Marfat.com

سلسلہ اشاعت نصیحت و عبرت نمبر ۴۰

590

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ

سیرت

حضرت مجدد الف ثانیؒ

(از)

صوفی محمد اسمٰعیل خطیب شاہی مسجد مالیر کوٹلہ

شائع کردہ و ملنے کا پتہ

مکتبہ گلزار اسمٰعیل

مولانا مولوی الحافظ مفتی محمد خلیل ذنانی، خلف صوفی محمد اسمٰعیل کانہ اللہ

اینڈ برادران گلی صوفیان محلہ کھٹیکاں مالیر کوٹلہ پنجاب (انڈیا)

بار دوم محرم الحرام ۱۴۰۴ھ مطابق نومبر ۱۹۸۴ء

قیمت ــــــ

محبوب پریس

Marfat.com

اس کتاب کے جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

53269

نام مصنف

بندہ عاصی صوفی محمد اسمٰعیل عفی عنہ

خطیب مسجد شاہی مالیرکوٹلہ پنجاب

ناشر ” ” کتب خانہ گلزار اسمٰعیل مالیرکوٹلہ

تعداد کتاب ” ” ایک ہزار

بار دوم ” ” ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۵ء

(ملنے کا پتہ)

کتب خانہ گلزار اسمٰعیل محلہ

کھٹیکاں، ضلع سنگرور، پنجاب

(انڈیا)

Marfat.com

عرض حال

عرصہ سے میری یہ دلی خواہش تھی کہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے حالاتِ زندگی پر ایک چھوٹی سی مختصر اور آسان کتاب لکھ کر بطور خیر خواہی اور ہمدردی کے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں پیش کروں جسکو چھوٹے بڑے مرد و عورت اور کم پڑھے ہوئے لوگ آسانی سے پڑھ سن کر سمجھ سکیں۔ اور آپ کی ذات و بابرکات کے متعلق پوری طرح سے نہ سہی، تو تھوڑی بہت کچھ تو معلومات اور واقفیت حاصل کر سکیں۔ ویسے تو آپ کے فضائل اور حالات زندگی پر بڑی بڑی بہت کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ مگر ان بڑی بڑی اور مشکل کتابوں کو خریدنے اور پڑھنے کی لوگوں کے پاس فرصت ہی کہاں ہے؟ اسلئے ان مجبوریوں اور لوگوں کی ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ چھوٹی سی کتاب لکھ دی گئی ہے جو اب

Marfat.com

آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ خدائے پاک سے امید ہے کہ یہ کتاب پڑھنے سننے والوں کے لئے بے حد فائدہ مند ہو گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

اس کی زیادہ کوشش اسلئے بھی کی گئی کہ آنیوالی۔ نسلوں کو بھی حضرت کے حالات سے واقفیت ہو سکے۔ ان مختصر سے حالات کے مطالعہ سے پڑھنے سننے والوں کو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت مجددؒ الف ثانیؒ اور ان کے فرزند کیسی ہستی کے مالک اور بزرگ تھے۔ خاکسار سے جو کچھ بھی محنت و کوشش ہو سکی وہ آپکی خدمت میں پیش کیجا رہی ہے، اللہ اپنی رحمت اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور حضرت مجدد الف ثانی کی اور آپکے فرزندوں کے طفیل میں میری اس ادنیٰ محنت کو قبول فرمائے۔ آمین۔

لہذا آپ ایسے بزرگوں کے حالاتِ زندگی خود پڑھیے اور دوسروں کو بھی سنائیے، اپنی اصلاح کیجئے، ایسے بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر اپنی زندگی سدھارئیے۔ اور آخرت بنائیے۔

Marfat.com

اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور آپ کو حضرت مجدد الف ثانیؒ کے نقش قدم پر چلائے اور ان کے طفیل سے ہماری غلطیوں کو معاف فرمائے اور ہماری مغفرت فرمائے آمین یارب العٰلمین۔

خادم حقیر محمد اسمٰعیل غفر لہٗ
مسجد شاہی دیوان خانے والی مالیر کوٹلہ پنجاب
عید الاضحیٰ ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ
مطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۸۲ء

(النوٹ) اس کتاب کے بیان زیادہ تر روضۃ القیومیہ منتخب التواریخ وغیرہ سے لیے گئے ہیں ۱۲

Marfat.com

کتاب دی تعریف

اور دُعا بارگاہ الٰہی (نظم بزبان پنجابی)

لکھ کروڑاں شاعر ہوئے انت حساب نہ پایا
ناں توفیق خداوند عالم میں بھی قصد اٹھایا!
شعر کرن دی عقل نہ مینوں پر حرص دیو چہ آئی
اے دل کھول حقیقت ساری ناں توفیق الٰہی
میں اس نہر بہشتی وچوں بھریا شہد پیالہ
کھاوے لذت پاوے اس تھیں بھلے نصیباں والا
اے بھائیو ایہہ تساں دی خاطر میں باغ لگایا
حضرت مجدد بھی فرزنداں دا کیا سوہنا بیان سنایا
خوشبوآں بھی اس دے وچوں رنگ برنگیاں آون
سیر کرن والے دے دل نو تازیاں کردیاں جاون
جو کوئی بندہ اوگن ہارا اس باغ وچہ آوے
انشاء اللہ رحمت نہاروں جلد شفا پا جاوے

Marfat.com

تسفا خانہ ایہہ اوگن باراں واجوبیں باغ لگایا
سیر کرو وچہ ہو داخل اس دے ہر ہر رنگ دا سایہ
اے بھائیو تسیں نال محبت دیکھ جاؤ اس تائیں
جیہڑے پڑھ کر عمل کریسن پاون نیک جزائیں
پڑھ بسم اللہ اسمٰعیلا حضرت مجدد ذکر سنائیں
نال توفیق خداوند والی توں بھی رحمت پائیں

محل وقوع روضہ شریف سرہند

خانقاہ عالیہ مجددیہ

ڈاکخانہ و ریلوے اسٹیشن۔ فتح گڑھ صاحب۔
براستہ بسی پٹھاناں، رو پڑ نتکل چنڈی گڑھ۔
تحصیل۔ سرہند، ضلع پٹیالہ۔ پنجاب، ہندوستان،

دروازہ آستانہ عالیہ مجددیہ سرہند شریف پنجاب

دروازہ آستانہ عالیہ مجددیہ روضہ شریف سرہند ۱۳۴۱ھ ہجری بمطابق ۱۹۲۲ء میں بمبئی کے سیٹھ لوگوں نے بنوایا۔

Marfat.com

شہر سرہند

یہ شہر دہلی اور لاہور کے عین درمیان میں واقع ہے اس وقت شہر سرہند کئی حصوں میں بٹا ہوا ہے۔ مثلاً شہر سرہند سرہند منڈی، یا ریلوے اسٹیشن اور روضہ شریف۔ ریلوے اسٹیشن سرہند سے، بسی پٹھاناں یا روپڑ ننگل جانے والی سڑک پر تین میل کے فاصلے پر۔ مزار پر انوار امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ ہے۔ جسے روضہ شریف سرہند کہتے ہیں۔

شہر سرہند کی وجہ تسمیہ۔ اور اسکی آبادی

جس جگہ آج شہر سرہند واقع ہے۔ وہاں پرانے زمانے میں ایک وحشت ناک جنگل تھا۔ جس میں شیر اور دوسرے درندے رہا کرتے تھے اس جنگل کا نام ہندی زبان میں سہرند تھا۔ سر ہندی میں شیر کو اور رند جنگل کو کہتے ہیں۔

اسی واسطے پہلے سکوں میں بھی سہرند ہی لکھتے تھے۔

Marfat.com

لفظ سرہند سہرند سے بگڑ کر بنا ہے۔ جس کے معنی شیروں کے جنگل کے ہیں۔ واقعی یہ سہرند ہے۔ چونکہ حضرت مجددؒ الف ثانیؒ اور آپ کے فرزندوں کے سے شیر (جن میں سے ہر ایک شیر خدا تھا) اس شہر میں پیدا ہوئے۔

واقعہ

بادشاہ فیروز شاہ تغلق کے دورِ حکومت میں (۷۵۲ھ سے ۷۸۵ھ بمطابق ۱۳۵۱ء سے ۱۳۸۹ء تک)، ایک دفعہ شاہی کارندے شاہی خزانہ لاہور سے دہلی لئے جارہے تھے۔ جب وہ خزانہ لیکر اس جنگل سے گزرے۔ تو کشف سے معلوم کیا کہ اس جنگل میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے ہزار سال بعد ایک جلیل القدر ولی اللہ شخص پیدا ہوگا۔ جو لوگ خزانہ لئے جارہے تھے۔ وہ سب اس مردِ خدا کے معتقد تھے۔ ان کو اپنے اس کشف کا حال بیان کیا اور کہا کہ اگر یہاں شہر بسایا جائے تو بہت اچھا ہوگا۔

ان آدمیوں کو بھی وہاں کی آب وہوا، ندیوں کی کثرت

Marfat.com

تر و تازگی اور نظارے بڑے دلکش اور اچھے معلوم ہوئے اس لئے سب کو یہ بات پسند آئی۔

اسکے علاوہ اسکے گرد و نواح میں اسکے نزدیک کوئی اور شہر نہ تھا۔ صرف ایک سامانہ شہر تھا۔ جو سرہند سے تقریباً۔ پچاس ساٹھ میل کے فاصلے پر تھا۔ (سامانہ بہت پرانا شہر ہے) لوگ روپیہ داخل کرنے کے لئے سامانہ جایا کرتے تھے۔ جو لوگ خزانہ پہونچانے جارہے تھے وہ سب کے سب مخدوم جہانیاں شاہؒ کی خدمت میں آئے، (مخدوم جہانیاں شاہ بادشاہ فیروزشاہ تغلق کے پیر و مُرشد تھے) ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزاری کی کہ۔

آپ سلطان بادشاہِ وقت فیروزشاہ تغلق سے درخواست کریں کہ یہاں ایک شہر بنائیں۔ نیز انہوں نے اس مردِ خدا کا مکاشفہ بھی عرض کیا۔ مخدوم جہانیاں شاہؒ نے ان لوگوں کی درخواست کو قبول کرلیا۔ اور اپنے وطن سے (جو بمقام اوچ احمد پور شرقیہ بہاول پور پاکستان میں ہے) دہلی آئے۔ جب سلطان فیروزشاہ تغلق کو اپنے پیر و مرشد کے آنیکی خبر ہوئی۔ تو سلطان آپ کے استقبال کے لئے دہلی سے باہر

(سونی پت سے آگے تک)، آیا اور بڑی عزت کے ساتھ آپ کو شہر میں لایا۔ پہلی ہی مجلس میں مخدوم جہانیاں شاہؒ نے بادشاہ سے اس مطلب کا ذکر کیا بادشاہ نے منظور فرما کر اسی وقت حکم دیا کہ فلاں مقام پر شہر آباد کیا جائے۔

چنانچہ حضرت امام رفیع الدین صاحبؒ کے بڑے بھائی خواجہ فتح اللہ صاحب کو جو بادشاہ فیروز شاہ تغلق کے وزیر تھے دو ہزار آدمیوں کو ان کی ماتحتی میں دیکر اس کام کے لئے روانہ کیا۔ وہاں آکر وہ عمارت کے کام میں مشغول ہو گئے۔ پہلے قلعہ کی بنیاد اس ٹیلے پر رکھی جس میں جنگل تھا ابھی ایک ہاتھ اونچی دیوار بنائی تھی کہ جب دوسرا دن ہوا تو دیوار گری ہوئی پائی۔ غرض ہر روز اس طرح سے ہوتا تھا۔ جب ایک ہاتھ دیوار تیار کرتے۔ تو رات کو گری ہوئی ہوتی۔ جب اس امر کی اطلاع بادشاہ کو ہوئی تو بادشاہ نے اس کا علاج سید جلال الدین مخدوم جہانیاں شاہ کے سپرد کیا۔

مخدوم جہانیاںؒ شاہ نے خلیفہ اعظم اور امام نماز حضرت امام رفیع الدین کو جو اکثر شہر سنام میں رہا کرتے تھے دستنام

بھی ایک پرانا شہر ہے جو کہ آجکل ضلع سنگرور کی ایک تحصیل ہے، حکم دیا کہ وہاں جا کر حقیقتِ حال دریافت کر کے قلعہ بنوائیں تاکہ قلعہ حوادث و آفات سے محفوظ رہے۔ اور وہیں سکونت اور رہائش اختیار کریں۔ کیونکہ وہاں کی ولایت اور قطبیت بھی تمہارے ہی حق میں ہے اور اس مردِ خدا کا مکاشفہ بھی غالباً تمہارے ہی حق میں ہے۔

اور وہ برسرِ آور امت شخص تمہاری ہی نسل سے ہو گا۔ حضرت مخدوم جہانیاںؒ شاہ نے اپنے دست مبارک سے ایک اینٹ عنایت فرمائی۔ اور فرمایا کہ اس کو قلعہ کی بنیاد (نیو) میں رکھیں۔

حضرت امام رفیع الدین بانی سرہندؒ

چنانچہ امام رفیع الدین صاحبؒ اپنے پیر بزرگوار کے حکم کی تعمیل میں اس مقام پر تشریف لائے۔ اور وہاں رہائش اختیار فرما کر قلعہ کی بنیاد ۷۶۰ھ ہجری بمطابق ۱۳۵۸ء میں اس اینٹ سے رکھی۔ جو حضرت مخدوم نے انکو عطا فرمائی تھی۔ پھر اس معاملہ کی حقیقت کی طرف متوجہ ہوئے۔ تو معلوم

Marfat.com

ہوا کہ بادشاہ کے آدمیوں نے کسی ولی اللہ کو زبردستی پکڑ کر بے خبری میں مزدوری میں لگا رکھا ہے، کیونکہ اس دوست خدا نے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھا ہوا تھا۔ اس لئے کوئی شخص ان کو پہچانتا نہ تھا اسی وجہ سے وہ اپنی باطنی توجہ سے رات کو قلعہ کی دیوار گرا دیتا ہے، پھر امام رفیع الدین صاحبؒ نے اسکی طرف توجہ کی کہ وہ کونسا دوست خدا ہے، جو اس دیوار کو گرا دیتا ہے، تو معلوم ہوا کہ وہ شاہ شرف الدین بوعلی قلندر د پانی پتی ہیں، حضرت امام رفیع الدین صاحبؒ نے اس معاملہ کو معلوم کرکے اپنے بھائی کے قصور کی بہت کچھ معافی مانگی۔

حضرت بوعلی شاہ قلندر نے فرمایا کہ اے امام صاحب! یہ شہر اس شخص کے واسطے بنایا جا رہا ہے۔ جو تمہاری نسل سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسکی مزدوری پر لگایا ہے۔ پھر حضرت امام نے فرمایا کہ اگر واقعی ایسا ہی ہے تو آپ اسے گرا کیوں دیتے ہیں۔ قلندر صاحب نے فرمایا کہ صرف اس واسطے کہ آپ آجائیں۔ اب آپ آگئے ہیں۔ اب آپ بے فکری اور فارغ البالی سے اس قلعہ کو بنوائیں۔ اور کسی قسم کا وسواس نہ کریں۔ جب

Marfat.com

قلعہ مکمل ہو گیا۔ تو بادشاہ نے فرمایا کہ یہ قلعہ حضرت امام رفیع الدین کی توجہ سے بنا اور آباد ہوا ہے۔ اسلئے امام صاحبؒ وہاں پر ہی رہائش اختیار کریں اس کی آمدنی کو اپنے فقراء پر صرف کریں۔

لہٰذا اس دن سے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے بزرگوں کی سکونت و رہائش اس شہر سہرند (سرہند) میں ہوئی۔ اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے اس شہر سہرند (شیروں کے گھر کو) فاروقی شیروں کا وطن ہونا مقدر فرمایا۔

حضرت امام رفیع الدین صاحبؒ نے اپنی بقیہ زندگی وہیں گزاری وہیں آپ کا انتقال ہوا اور وہیں آپ کا مزار ہے جو فتح گڑھ صاحب ریلوے اسٹیشن کے قریب اور روضہ شریف حضرت مجدد الف ثانی سے ڈیڑھ لاکھ فرلانگ کے فاصلہ پر ہے سلطان فیروز شاہ تغلق نے حضرت امام رفیع الدین صاحبؒ کو بہت سے گاؤں بطور نذرانہ کے دیئے۔ اور سرہند کا انتظام بھی انھیں کے سپرد کیا۔

اس میں شک نہیں کہ باطن کی ریاست اللہ تعالیٰ کی طرف سے انھیں حاصل تھی کیونکہ آپ وہاں کے قطب تھے۔

Marfat.com

لہٰذا اس طرح سے آپ اس شہر کے قطب، بانی، اور حاکم قرار پائے۔

شہر سرہند کی آبادی اُس وقت بارہ ۱۲ کوس میں تھی۔ سرہند کا ایک بازار تو بارہ ۱۲ کوس تک لمبا چلا گیا تھا۔ اور اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے بازار ہر طرف بے شمار اور جابجا تھے،

آج جہاں سوائے ایک چھوٹے سے بازار کے اور کا نام و نشان تک باقی نہیں۔

اللہ بس ...... باقی ہوس

Marfat.com

پہلی سرہندی

حضرت امام رفیع الدین صاحبؒ کے ساتھ تین اور آدمی بھی آکر اس شہر میں آباد ہوئے، اس وقت سرہند میں چار قبیلے تھے ــــ اور وہ ان چاروں بزرگوں کی اولاد تھے

۱۔ حضرت امام رفیع الدین صاحب۔ اور باقی تین ان کے ہمراہی۔

حضرت امام رفیع الدین کی اولاد کابلی کے نام سے مشہور تھی۔

دوسرے کی فوضداری۔ یہ حضرت امام کے بیٹوں کی اولاد سے تھے۔

اور باپ کی طرف سے صدیقی تھے۔

Marfat.com

تیسرے گردیزی ہے یہ بھی صدیقی تھے۔ (فوجداری اور گردیزی خراسان میں شہر ہیں)

۴ چوتھے ماہر و وال یہ بھی صحیح النسب شیخ تھے۔ ان کے علاوہ بخاری، قاضی خانہ، اور بنی اسرائیل بعد میں آکر اس شہر میں آباد ہوئے ہے لیکن دوسرے شرفا سے پھر بھی سابق تھے.... اس وقت سرہند میں قریش کے تقریباً ستائیس صحیح النسب قبیلے آباد تھے۔

ان کے علاوہ ہزارہا گھر پٹھانوں، اور مغلوں کے آباد تھے۔

سرہند کی فضیلت

حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات شریف میں لکھتے ہیں کہ بخارا اور سمرقند سے بیج لا کر سرزمین ہند میں جس کو بشریت اور بطحیٰ کی خاک سے سرمایہ حاصل ہے بو دیا گیا۔ اور پھر سالہا سال آب فضل سے اس کی تربیت کی گئی۔ جب وہ پھولا پھلا تو ان علوم و معارف کے پھل اس میں

Marfat.com

لگے۔ یعنی آنجناب اور آپ کے فرزند جو رئیس امت ہیں، اس سر زمین (سرہند) میں پیدا ہوئے.....
عنایت الٰہی اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے شہر سرہند میں میری جائے ولادت ہے۔ میری خاطر گہرے اندھیارے کنوئیں کو پر کرکے بلند صفحہ بنایا۔ اور بہت سے شہروں اور مقاموں سے بلند کیا۔ اور اس سرزمین میں ایک نور سپرد۔ جو نور بے صفتی اور بے کیفی سے لیا ہوا ہے اس نور کی رنگت بیت اللہ شریف کی سرزمین پاک سے چمکتی ہے۔ اس کے بعد ظاہر ہوا کہ وہ نور میرے ہی قلبی نور کی چند شعائیں ہیں جو اس سرزمین پر پڑ رہی ہیں رنگ میں اس طرح ہیں جیسے مشعل سے چراغ روشن کیا کیا جاتا ہے۔

قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

اے محمدؐ کہدو! کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور اللہ تعالیٰ ہی زمین و آسمان کا نور ہے

Marfat.com

حضرت عروۃ الوثقیٰ

قیوم ثانی معصوم زمانی جلد اوّل اپنے مکتوب ۸۰ میں اس شہر سرہند کی شرافت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں......... آج کل شہر سرہند فیوض و انوار کی کثرت اور اسرار کے ظہور کے سبب رشک ہندوستان اور رہ غیرت ہندوستان بنا ہوا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ وہ ہند میں ہے۔ بلکہ وہ ولایت کی کھڑکی ہے۔ وہاں کی خاک ولایت کے پانی سے ملی ہوئی ہے۔ اور اسکی مٹی میں محبت کی شراب افیون سے ملی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مستی کا جوش اس کے طالبوں کے ہوش گم کئے ہوئی ہے۔

Marfat.com

نسب نامہ
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ

۱: حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ
۳: حضرت شیخ سالم رح
۴: شیخ ابراہیم رح
۵: شیخ اسحاق رح
۶: شیخ ابو الفتح رح
۷: شیخ عبد اللہ واعظ اکبر رح
۸: شیخ عبد اللہ واعظ اصغر رح
۹: شیخ مسعود رح
۱۰: شیخ سلیمان رح
۱۱: شیخ محمود رح
۱۲: شیخ نصیر الدین رح

Marfat.com

۱۳:۔ شیخ شہاب الدینؒ المشہور فرخ شاہ کابلی
۱۴:۔ شیخ یوسف رحؒ
۱۵:۔ شیخ احمد رحؒ
۱۶:۔ شیخ شعیب رحؒ
۱۷:۔ شیخ عبد اللہ رحؒ
۱۸:۔ شیخ اسحاق رحؒ
۱۹:۔ شیخ یوسف رحؒ
۲۰:۔ شیخ سلیمان رحؒ
۲۱:۔ شیخ نصیر الدین رحؒ
۲۲:۔ شیخ امام رفیع الدینؒ (بانی سرہند)
۲۳:۔ شیخ حبیب اللہ رحؒ
۲۴:۔ شیخ محمد رحؒ
۲۵:۔ شیخ عبد الحی رحؒ
۲۶:۔ شیخ زین العابدینؒ
۲۷:۔ شیخ مخدوم عبد الاحدؒ

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ
شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد فاروقیؒ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہٗ سے لیکر حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد تک یہ تمام بزرگ امت محمدی کے بڑے اولیا میں سے تھے۔

حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد فاروقی، حضرت مجدد الف ثانی کے والد بزرگوار ہیں۔ آپ زین العابدین کے بڑے بیٹے تھے، اور شیخ عبد الحیؒ کے پوتے تھے۔۔۔۔ اور شہر سرہند کی ظاہری و باطنی ریاست آپ کے سپرد تھی۔

حضرت مخدوم ہندوستان کے مشہور مشائخ میں سے تھے حضرت مخدوم علیہ الرحمہ نے شروع جوانی میں ظاہری علوم حاصل کئے پھر عبد القدوس گنگوہیؒ کی خدمت میں پہنچے اور باطنی سلوک ختم کئے۔ حضرت عبدالقدوس گنگوہی سلسلہ چشتیہ کے بڑے مشائخ میں سے تھے۔ حضرت مخدوم کو آپ کے آبا و اجداد سے خلافت سہروردیہ حاصل تھی، پھر

53269

Marfat.com

بھی سلوک چشتیہ شیخ کی خدمت سے حاصل کیا۔ ظاہری علم میں سے چند ایک کتابیں باقی رہ گئیں تھیں۔ شیخ گنگوہیؒ نے حکم دیا کہ وہ بھی ختم کر کے آؤ۔ اس پر حضرت مخدوم نے عرض کی کہ اگر اس وقت آپ کی زندگی نے وفا نہ کی، تو میں پھر کس کی طرف رجوع کروں گا۔

شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ نے اپنے خلیفہ اور قائم مقام بلکہ اپنے وقت کے قطب شیخ رکن الدینؒ کی طرف اشارہ کیا۔ جب حضرتِ مخدومؒ ان کتابوں کو ختم کر کے آئے تو شیخ عبدالقدوس گنگوہی کا انتقال ہو چکا تھا۔ تو پھر آپ شیخ رکن الدین کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور سلوک باطنی میں سے جو کچھ باقی رہ گیا تھا وہ شیخ رکن الدین سے پورا کیا۔ اس کے علاوہ حضرت شاہ مخدوم نے شاہ کمال کیتھلی سے بھی باطنی حصّہ بہت کچھ حاصل کیا۔ شیخ کمال کیتھلی اعلیٰ پایہ کے قادری شیخ تھے۔۔۔ چنانچہ حضرت مجدّد الف ثانیؒ ان کی شان میں فرماتے ہیں کہ جب طریقۂ قادریہ کے حالات کا کشف ہوتا ہے تو حضرت غوث پاک عبدالقادر جیلانیؒ کے بعد شاہ کمالؒ جیسا کوئی شخص نظر نہیں آتا۔

Marfat.com

حضرت مخدومؒ نے شاہ کمالؒ کی خدمت میں رہ کر قادری سلوک کو پورا کیا۔

حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے متعلق پہلے بزرگوں کی بشارتیں

حضرت شیخ عبد القادر غوث الاعظمؒ ایک روز جنگل میں مراقبہ میں بیٹھے کہ آسمان سے ایک نور عظیم ظاہر ہوا جس سے تمام جہان روشن ہو گیا۔ اور دم بدم اس کی روشنی بڑھتی گئی۔ اس نور سے تمام گذشتہ اور آئندہ اولیاء نے نور حاصل کیا آپ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے، کہ یہ کس شخص کا نور ہے؟، الہام ہوا کہ اس نور کا مالک تمام امت سے افضل ہے جو آپ کے پانچسو سال بعد پیدا ہو گا۔ اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تجدید کرے گا۔ وہ شخص نہایت ہی خوش نصیب ہو گا جو اسکی زیارت کرے گا۔ اس کے فرزند اور خلیفہ بارگاہِ احدیت کے صدر نشین ہوں گے۔

Marfat.com

حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی کا آپ کی پیدائش کی خبر دینا

آپ کے والد حضرت شیخ مخدومؒ کو فرمایا کہ۔
ہمارے کشف کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ کی پیشانی میں ہمیں ایک نور دکھائی دیتا ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ آپ کے ہاں ایک فرزند نرینہ پیدا ہوگا جس کے نور سے تمام جہاں مشرق سے مغرب تک منور ہو جائے گا، بدعت اور گمراہی ملیا میٹ ہو جائے گی۔ اس کا سلسلہ تمام عالم میں پھیل جائے گا۔ اس کے باطنی کمالات اس کے فرزند و خلفاء کے وسیلے قیامت تک قائم رہیں گے۔ اگر میں اس وقت زندہ رہا تو میں اس کی خدمت کروں گا۔ اور اس کی خدمت کو قربِ بارگاہِ الٰہی کا وسیلہ بناؤں گا۔

Marfat.com

حضرت شیخ نظام الدین نادنولی کا حضرت مجدد الف ثانی کی خبر دین

جب ہندوستان کا بادشاہ مرتد ہوا، اور اسلام کمزو
ہوگیا۔ تو لوگ حضرت شیخ نظامؒ نادلولی کی خدمت می
گئے، اور غلبۂ کفر کے دفعیہ کے بارے میں دعا کی ا
کی۔ آپ نے بڑی توجہ کے بعد لوگوں کو خبر دی ک
قریب ہی ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو تمام اولیائے امت
سے افضل ہوگا۔ اس کی توجہ سے کفر و بدعت کی ظلم
نور اور سنت سے بدل جائے گی۔ اور اسلام کو ر
حاصل ہوگی۔
شریعت و طریقت کو زیب و زینت حاصل ہوگی۔ او
شرع کے مخالف طریقے سب منسوخ ہو جائیں گے۔ ا
کے وجود کے نور سے تمام جہان مشرق سے مغرب تک لو

Marfat.com

نور ہو جائے گا ۔ اور اس کے ارشاد کا سلسلہ قیامت تک رہے گا ۔

حضرت شیخ عبد اللہ علاء الدین سہروردیؒ کا حضرت مجدد الف ثانی کے بارے میں خبر دینا

جب ہندوستان کے بادشاہ کا ظلم و ستم اور کفر کا غلبہ ہند کے مسلمانوں پر حد سے زیادہ بڑھ گیا اور خلقت گھبرا اٹھی ۔ چنانچہ ہزارہا مسلمان کو ہر روز پکڑ کر بادشاہ کے پاس لاتے ۔ اور سجدہ کرواتے ، اگر انکار کرتے تو قتل کیے جاتے ۔ بالآخر تمام مسلمان جمع ہو کر شیخ عبداللہ علاء الدین سہروردی کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ جو اپنے زمانہ کے بڑے شیخ اور بزرگ تھے ۔ ان سے اس بارے میں عرض کی کہ آپ اسلام کی مدد و اعانت فرمائیں ۔ شیخ صاحبؒ نے توجہ باطن کے بعد لوگوں کو خوشخبری

Marfat.com

دی کہ مجھے پروردگار کی طرف سے الہام ہوا ہے۔ کہ عنقریب ہی ایک شخص پیدا ہوگا جو تمام گذشتہ اور آئن اولیائے امت سے افضل ہوگا۔ اسکی توجہ شریف تمام جہان کی تنگی فرحت سے بدل جائے گی۔ اور دی اسلام میں رونق آئے گی۔ جہان میں طراوت او تازگی ظاہر ہوگی۔ اس کے ارشاد اور ہدایت ک نور سے زمین و آسمان منور ہو جائیں گے۔ اور د نور قیامت تک قائم رہے گا۔

مولانا عبدالرحمٰنؒ کا حضرت مجدد الف ثانی کی ولادت کا خبر دی

مولانا عبدالرحمٰن جو اپنے زمانہ کے جیّد عالم اور صا کے سردار تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ اکبرا سے دہلی آیا۔ اتفاقاً ایک منزل منزل پہونچ کر میرے بیٹ

Marfat.com

درد ہوا، لہٰذا میں جنگل میں ٹھہر گیا، اور میرے ساتھی مجھے چھوڑ کر چلدیئے۔ میں تھوڑی تھوڑی قضائے حاجت کے لئے جاتا تھا۔ اتنے میں رات ہو گئی۔ اس خوفناک جنگل میں قریب ہی ایک غیر آباد محل تھا۔ میں سردی کے مارے وہاں چلا گیا۔ تاکہ رات بسر کر لوں، آدھی رات گزری تھی کہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑی فوج نمودار ہوئی اور ہوتے ہوتے اس محل کے قریب آ پہونچی۔ پھر انھوں نے اس محل میں نہایت عالیشان فرش بچھایا اور فرش پر ایک تخت لا کر رکھا۔ اس کے بعد ایک نوجوان اس تخت پر آ بیٹھا۔ اور ہزارہا آدمی اس کے ارد گرد آکر بڑے ادب سے کھڑے ہو گئے۔

آخر مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ یہ جنّوں کا بادشاہ ہے۔ اور یہ سب اسکی فوج ہے۔ یہ معلوم کر کے میں بہت ڈرا۔ اتنے میں جنّوں کے بادشاہ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر میری قوم کے سوا کبھی کوئی غیر آدمی ہے۔ آخر مجھے تلاش کر کے پکڑ کر اس کے پاس لے گئے۔ اس نے مجھے پوچھا کہ۔ تم کون ہو؟ ... میں نے کہا میں بنی آدم

کی اولاد سے ایک فلاں مرد ہوں ، اس نے کہا ہم بھی مسلمان ہیں ، چند علمی کلمات بیان کرو ۔ تاکہ ہم تمہارے علم سے فائدہ اٹھائیں ۔ میں نے چند ایک حدیثیں فقہ اور اہل سنت و الجماعت کے عقائد کی بیان کی ۔ اور ساتھ ہی کہا کہ ان دنوں ہمارا یہ علم بہت کمزور ہو گیا ہے ۔ اس نے پوچھا کیوں ؟ ___ میں نے کہا ہمارا بادشاہ کافر ہے ۔ جنوں کے بادشاہ نے کہا ہم بھی اس بارے میں اس پر سخت ناراض ہیں ۔ لہٰذا ہمیں اپنے علم سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص مبعوث (پیدا) ہونے والا ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کفر کی تاریکی کو سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے بدل ڈالے گا ۔ اور اس کا طریقہ تمام اولیائے امت سے افضل ہوگا ۔ اس کے تمام طور طریقے اور اقوال و افعال سنت نبویؐ کے تابع ہوں گے ۔ اور اس کا طریقہ مشرق سے مغرب تک پھیل جائے گا ۔ اور قیامت تک رہے گا ۔ آپ ضرور اس شخص کی زیارت کریں گے ۔ لہٰذا مولانا عبد الرحمٰن اسی روز سے مجدد الف ثانیؒ کے معتقد ہو گئے ۔

Marfat.com

نجومیوں اور اختر شناسوں کا حضرت مجدد الف ثانیؒ کے پیدا ہونے کی خبر دینا

جب ہندوستان کے بادشاہ کے ظلم و ستم کی تکلیف ہندوستان کے مسلمانوں پر درجہ کمال کو پہونچی اور تمام جہاں گھبرا اٹھا تو اس وقت لوگوں نے نجومیوں اور رملیوں سے پوچھا کہ ہمیں اللہ پاک کب تک اس آفت دین و دنیا سے نجات دے گا۔

اسی اثناء میں خانِ اعظم جو رکن سلطنت تھا۔ اور جسے جنونِ اسلام حد سے زیادہ تھا۔ دن رات بادشاہ کے مرتد ہو جانے اور غلبۂ کفر کی وجہ سے آتش حیرت سے حرمل کے دانے کی طرح سے جلتا تھا ــــــ اس نے سلطنت کے رمالوں اور نجومیوں کو بلا کر پوچھا کہ اس معاملہ کی کیفیت بیان کرو۔ اس پر انھوں نے اس سے چالیس روز کی مہلت مانگی کہ ہمیں اپنے علوم میں خوب غور و خوض کر لینے دو۔ اور پھر ہم اس کا جواب دیں گے۔ اس نے اسکی یہ بات مان لی

Marfat.com

اور ان کو مہلت دے دی۔

چالیس روز بعد نجومیوں نے آکر کہا کہ ہم نے اپنے علم میں خوب غور و خوض کے بعد یہ معلوم کیا ہے کہ عنقریب ہی ایک شخص پیدا ہوگا۔ کہ اس جیسا پہلے کوئی اس امت میں نہ پیدا ہوا ہے۔ اور نہ بعد میں پیدا ہوگا۔ اس کی توجہ سے دین اسلام میں ترقی و تر و تازگی پیدا ہوگی۔ اور کفر و بدعت مغلوب ہو جائیں گے۔ ملحد و بے دین لوگ بے عزت اور ذلیل و خوار ہوں گے۔ گمراہی اور بے دینی جڑ سے اکھڑ جائے گی۔۔۔۔۔۔ اس کا طریقہ بعینہٖ صحابہ کرامؓ کا طریقہ ہوگا ہزار سال بعد اسلام کو رونق ہوگی۔

شاہی اختر شناس جو سب نجومیوں سے افضل تھا۔ کہنے لگا کہ تین روز سے ایک ستارہ طلوع ہوا ہے۔ جو ہزار سال کے عرصہ میں پہلے کبھی طلوع نہیں ہوا۔ اگر خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے پہلے وہ ستارہ طلوع ہوتا تو کسی الو العزم نبی کی پیدائش پر دلالت ظاہر کرتا۔

چونکہ اس امت میں اب پیغمبر کا پیدا ہونا محال ہے اسلئے ضروری ہے کہ کوئی ایسا شخص پیدا ہو جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کا نائب اور قائم مقام ہو۔ تاکہ تمام ٹیڑھے گمراہ مذاہب اور طریقوں کو ختم کر دے۔ اور جہان میں فرحت کے آثار پیدا ہوں۔ پھر اس نجومی نے خانِ اعظم کو کہا کہ آپ بھی اس کے سلسلہ میں شامل ہوں گے۔ اسی روز سے خانِ اعظم حضرت مجدد الف ثانیؒ کا معتقد ہو گیا۔ اور اسی دن سے رات دن آپ کے ظہور کا انتظار کرنے لگا۔ حتیٰ کہ آپ کے شرف زیارت سے مشرف ہوا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے والد حضرت مخدومؒ کا ایک واقعہ

حضرت مخدوم الف ثانیؒ کے والد بزرگوار حضرت مخدوم عبدالاحدؒ نے ایک روز نماز تہجد کے بعد مراقبہ میں دیکھا کہ تمام جہان میں تاریکی چھا گئی ہے۔ بندر، ریچھ، اور سور تمام جہان میں پھیل گئے ہیں۔ اور لوگوں کو ہلاک

Marfat.com

کر رہے ہیں۔ اسی اثناء میں میرے سینے سے ایک نور نکلا جس سے تمام جہان منور ہو گیا۔ اس نور سے ایک بجلی نکلی جس نے تمام بندروں، ریچھوں اور سوٴروں کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ اس نور میں سے ایک نور نمودار ہوا جس پر ایک نورانی مرد تکیہ لگائے بیٹھا ہے۔ اور ہزارہا نورانی مرد اس کے گرد دست بستہ کھڑے ہیں، آسمان سے فرشتے آ کر اس کے پاس بڑے ادب سے کھڑے ہیں۔ اور تمام جہان کے بے دین، ظالم، مرتد اور جبّار ستم گر بادشاہوں کو پکڑ کر اس کے سامنے لا رہے ہیں۔ اور انھیں بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کر رہے ہیں۔ اور ایک شخص یہ آیت بآواز بلند پڑھ رہا ہے۔

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

اور کہدے کہ حق آیا اور باطل جاتا رہا۔ بیشک باطل مٹنے والا ہی تھا

حضرت مخدوم نے صبح کو رات کا واقعہ حضرت شاہ کمال رح کیتھلی کی خدمت میں بیان کیا۔ اور اسکی تعبیر پوچھی۔ حضرت شاہ کمال رح نے توجہ باطنی کے بعد حضرت مخدوم رح کو فرمایا کہ بذریعہ کشف یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپکے ایک فرزند

Marfat.com

فرزند پیدا ہو گا۔ اس کے وجود کے نور سے ظلمت و بدعت سنت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی سے بدل جائیگی اور زمانہ بھر کے جبار اور اکابر اس کی اطاعت کریں گے۔ اس کا ارشاد تمام جہان میں پھیل جائے گا۔ اور اس کا سلسلہ قیامت تک قائم رہے گا۔ اور وہ اس امت کے تمام اولیاء کا سردار ہو گا۔

آپ کی والدہ ماجدہ

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی والدہ ماجدہ بہت نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ نماز روزہ کی بحد پابند تھیں۔ دہلی اور کانپور کے درمیان ضلع اٹاوہ کے قریب ایک قصبہ سکندرہ ہے۔ وہاں ایک بزرگ رہتے تھے۔ آپ انکی صاحبزادی تھیں۔ ان کے بطن سے سات صاحبزادے پیدا ہوئے۔

عہ ۱: شیخ شاہ محمد جنہوں نے حضرت مخدوم سے ظاہری

و باطنی تعلیم پائی۔

۲:۔ شیخ محمودؒ آپ حضرت خواجہ باقی باللہ کے مرید ہوئے

۳:۔ تیسرے جن کا نام اور کیفیت معلوم نہ ہو سکی۔

۴:۔ حضرت شیخ احمد امام ربّانی حضرت مجدّد الف ثانیؒ سرہندی

۵:۔ شیخ غلام محمدؒ۔

۶: شیخ مودودؒ

۷:۔ آپ کا نام اور حالات بھی نہ معلوم ہوئیں۔

یہ سب کے سب عالم و کامل تھے۔ اور ان کے دائرہ مرکز ہیں

حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی پیدائش

حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانیؒ شیخ احمد فاروق نقشبندی سرہندی جمعہ کی رات چودہ شوال المکرم ۹۷۱ھ ہجری بمطابق ۱۵۶۳ء کو پیدا ہوئے۔

آپ کے وجود کے نور سے تمام جہان اور اہل جہان منوّر ہو گئے۔

Marfat.com

آپ کا نام مبارک

آپ کا نام مبارک شیخ احمدؒ (سرہندی)
کنیت۔ ابو البرکات
لقب، بدر الدین
خطاب و منصب قیومِ زماں، خزینۃ الرحمۃ مجدد الف ثانیؒ۔ مذہب حنفی۔ اور طریقہ آپ کا مجددیہ نقشبندیہ ہے۔ اس کے علاوہ۔ قادریہ، سہروردیہ۔ اور چشتیہ بھی ہے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی ولادت کے واقعات

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ۔
میرے فرزند ارجمند شیخ احمد کی ولادت کے بعد مجھے غشی سی آگئی۔ تو کیا دیکھتی ہوں کہ تمام اولیائے امت ہمارے

Marfat.com

گھر میں آئے ہیں اور مجھے مبارک باد دیرہے ہیں۔ اور ایک شخص کہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے گزشتہ اور آئندہ تمام اولیاء کے سارے کمالات اپنے فضل وکرم سے شیخ احمدؒ کو عطا فرمائے ہیں۔ اور اسے اپنی رحمت کا خزینہ بنا دیا ہے۔ دوستو اسکی زیارت کرو۔ کیونکہ پروردگار کا حکم ہے کہ۔ جو شخص اسکی زیارت کرے گا میں اس کے گناہ بخشندوں گا۔ اور قیامت کے دن اُسے اپنے مقربوں میں شامل کروں گا۔

واقعہ ۲: آپ کے والد ماجد حضرت مخدوم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے فرزند سعادتمند شیخ احمد کی ولادت کے دن کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے ہیں۔ اور تمام انبیاء اور آسمانی فرشتے آپ کے ساتھ ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبارک باد دیرہے ہیں۔
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی خوشی سے گود میں لے کر اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہہ کر فرماتے ہیں۔ کہ میرا یہ فرزند، میرے تمام

Marfat.com

کمالات کا وارث، اور میرے قائم مقام ہوگا۔ اور میری امّت کے دینوی اور اُخروی کارخانے کو سنبھالے گا۔

اب میرے دل کو تسلی ہوئی۔

واقعہ نمبر۳ شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے خلیفہ اور حضرت مخدوم کے پیر و مرشد شیخ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ۔ میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کی ولادت کے دن سرہند میں تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان سے فرشتے گروہ در گروہ خانہ کعبہ پر آرہے ہیں۔ اور وہاں سے پھر شہر سرہند کی طرف آتے ہیں۔ اور خانہ کعبہ پر نور کے ہزار جھنڈے گاڑے ہوئے ہیں۔ اور خانہ کعبہ کی چھت پر منادی کر رہے ہیں کہ۔

لوگو! آج رات ملک ہند میں ایک شخص پیدا ہوا ہے جس کے سبب سے خدا تعالیٰ دین اسلام کو عزت دے گا اور بدعت و گمراہی کو برطرف کردے گا۔ اور سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ کرے گا۔ اور وہ تمام اولیائے امّت سے افضل ہوگا۔

واقعہ ۴:۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ایام ولادت میں

Marfat.com

بادشاہِ ہند کا تخت الٹ گیا۔ پھر لوگوں نے اسے درست کیا پھر سرنگوں ہو گیا۔ غرضیکہ کئی دفعہ ایسا ہی ہوا۔ اسی اثناء میں بادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ شمال کی طرف سے۔ یعنی سرزمین ہند کی طرف سے یکبارگی تند ہوا آئی اور تخت کو مع بادشاہ اٹھا کر دے ٹپکا۔ لہٰذا اس خواب کے ڈر سے سات روز تک بادشاہ کی زبان بند رہی۔ تمام ارکانِ سلطنت نے جمع ہو کر مشورہ کیا کہ بادشاہ کو ان دنوں کیا ہو گیا ہے۔ اور کونسا مرض لاحق ہو گیا ہے کہ اس حال میں گرفتار ہے۔

چنانچہ تمام حاذق طبیبوں کو اکٹھا کر کے بادشاہ کے پاس لے گئے۔ جب بادشاہ نے ساتویں دن گفتگو کی تو کہنے لگا مجھے کوئی مرض نہیں۔ اور پھر اس نے اپنے خواب کو بیان کیا۔ پس خواب سنتے ہی تمام اہل عقل تاڑ گئے۔ اور انھیں اس بات کا کامل یقین ہو گیا کہ بادشاہ پر کوئی آسمانی بلا نازل ہو گی۔ جو اس کے باطل رسم و آئین کو درہم برہم کر دے گی۔

خانِ اعظم اور سید صدر جہاں۔ جنھوں نے اس سے

Marfat.com

پہلے ہی خواب دیکھے تھے۔ اور نجومیوں سے یہ بات تحقیق کر چکے تھے۔ اس کے علاوہ شاہی تخت کو چند مرتبہ الٹتے ہوئے دیکھ چکے تھے۔ ان سب خبروں کی وجہ سے بادشاہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ پیدا ہوں گے۔ یہ سن کر پہلے سے بھی زیادہ بادشاہ پر رعب چھا گیا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا بچپن

آپ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق مختون پیدا ہوئے۔ آپ عام بچوں کی طرح کبھی روتے چلاتے نہ تھے۔ اور نہ کبھی آپ ننگے ہوتے تھے۔ اگر آپ کا کبھی بول و براز کے موقعہ پر اتفاقاً بدن مبارک ننگا بھی ہو جاتا تو بہت جلدی سے بدن ڈھک لیتے۔ ہر وقت خوش و خرم رہتے۔ آپ ہر دل عزیز تھے۔ جو بھی آپ کو دیکھتا محبت سے بے اختیار ہو جاتا۔ آپ نے دنوں میں اتنی پرورش پائی۔ جتنی اوروں کو مہینوں میں ہوتی ہے۔

Marfat.com

اور مہینوں میں اسقدر پائی۔ جتنی دوسروں کو سالوں میں ہوتی ہے۔

ایک دفعہ آپ شیر خوارگی کے زمانہ میں بیمار اور بہت کمزور ہو گئے۔ اسی اثناء میں شاہ کمالؒ کیتھلی اتفاقاً شہر سرہند میں آنکلے۔

آپ کے والد حضرت مجدد الف ثانیؒ کو شاہ کمال کی خدمت میں لائے کہ ان کے حق میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مرض کو اس بچے سے دفع کرے۔ جب شاہ کمال نے دور سے حضرت مجدد الف ثانیؒ کو دیکھا تو تعظیم کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ کے والد کو اس تعظیم سے تعجب سا آیا کہ حضرت شاہ کمالؒ نے یہ کس کی تعظیم کی ہے۔

شاہ کمالؒ نے تعجب کی وجہ پوچھ کر فرمایا کہ ہم نے اس بچے کی تعظیم کی ہے۔ جو تمام اولیائے امت سے افضل ہے عنقریب یہ بچہ ایسا آفتاب بنے گا کہ اس کے نور سے تمام جہان مشرق سے مغرب تک منور ہو جائے گا۔ اور بدعت و گمراہی کو برطرف کر دے گا۔ سنت نبویؐ کو زندہ کرے گا۔ اسکی ہدایت اور ارشاد کا نور قیامت تک قائم رہے گا۔

Marfat.com

یہ وہی عزیز ہے جس کی خبر اولیائے امت دے گئے ہیں اور بہت سے لوگ اس کی آمد کے منتظر ہیں۔ خداتعالیٰ اس کی عمر دراز کرے، یہ فرما کر اپنی زبان مبارک آپکے منہ میں رکھی۔ حضرت مجددؒ الف ثانیؒ نے شاہ صاحب کی زبان کو دیر تک منہہ میں دبائے رکھا۔ جب چھوڑا تو شاہ صاحب نے فرمایا اس بچے نے تمام قادریہ سلسلہ نعمتیں ہم سے لے لیں۔

جب بھی شاہ صاحب سرہند میں تشریف لائے۔ تو حضرت مجدد الف ثانیؒ کے حق خوشخبری سناتے۔ کہ عنقریب یہ بچہ اس مرتبہ کا ہوگا۔

حضرت شاہ کمالؒ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا خرقہ مبارک جو بطور امانت ان کے پاس رکھا تھا۔ اپنے پوتے شاہ سکندر کو دے کر فرمایا کہ یہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کو دیدینا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی عمر ابھی سات سال کی تھی کہ حضرت شاہ کمالؒ ۱۹ جمادی الثانی ۹۲۱ھ اسی سال کی عمر میں بمقام کیتھل (ہریانہ جو سرہند سے تقریباً ستر میل کے فاصلہ پر ہے)

انتقال فرمایا۔

حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی تعلیم

جب حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی عمر تعلیم کے لائق ہوئی تو آپ
کو مدرسہ میں بیٹھا یا گیا۔ تو آپ نے بہت تھوڑے ہی عرصے
میں قرآن مجید حفظ کرلیا۔ اور پھر باقی علوم کی تحصیل اپنے وال
بزرگوار شیخ مخدوم عبدالاحد سے کی۔ اس کے بعد سیالکوٹ
تشریف لے گئے۔ اور مولانا کمال کشمیریؒ سے معقولات کی
کتابیں پڑھیں۔ اور حدیث کی کتابیں مولانا شیخ محمد یعقو
کشمیریؒ سے پڑھ کر سند حاصل کی۔ غرض یہ کہ آپ بالغ
ہونے سے پہلے تمام علم ظاہری سے فارغ ہوگئے۔ ا
بشارت ہوئی کہ آپ طبقہ محدثین میں داخل کئے گئے۔ بچ
آپ نے اپنے والد ماجد کے حضور ہی میں طالب علموں ک
پڑھانا شروع کیا۔ چاروں طرف سے طالب علموں کی آم
شروع ہوئی۔ اور درس تدریس کا سلسلہ شروع ہو
بہت سے طلباء فارغ التحصیل ہوئے۔

Marfat.com

سفر اکبر آباد (آگرہ)

...ن دنوں میں ہندوستان کا دار الحکومت اکبر آباد (آگرہ) ...ھا۔ وہاں کے علماء و مشاہیر کا ان دنوں میں بڑا شہرہ تھا ...پ کو بھی ان حضرات سے ملنے کا شوق ہوا۔ لہٰذا آپ ...ہاں پہونچے اور وہاں کے اکثر علماء سے ملاقات کی۔ آپ ...ی علمی ذہانت کو دیکھ کر سب کے سب حیران رہ گئے۔ ...ر بہت سے علماء آپ کے درس میں حاضر ہونے لگے۔

ابوالفضل اور فیضی

...دشاہ اکبر کے وزیر ابوالفضل اور فیضی یہ دونوں بھائی ...ڑے عالم فاضل تھے۔ جب حضرت مجدد الف ثانیؒ کی ...شہرت علماء مشائخ سے ارکین سلطنت تک پہونچی۔ تو وہ بھی ...دونوں بھائی حضرت کی خدمت میں حاضری دینے کے لئے

Marfat.com

آئے۔ آپ کے خلوص و محبت سے۔ انہیں بھی اپنا مشتاق بنا لیا لیکن کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ابو الفضل سے بعض مسائل اور اس کی حرکات کی بنا پر آپ کو اختلاف ہوگیا۔ اور آپ نہایت قہر و غضب سے اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ کہکر ابو الفضل کے پاس سے اٹھ کر کھڑے ہوئے۔ اور اس کی آشنائی ترک کر دی۔ پھر اس نے آپ سے بہتیری دفعہ معافی مانگی۔ اور کئی دفعہ آپ کے در دولت پر حاضر ہو کر معافی کا خواستگار ہوا لیکن آپ نے کبھی سلام علیک بھی نہ کی۔ آخر کو تھوڑے عرصہ کے بعد کسی وجہ سے شاہزادہ سلیم (جہانگیر) کے اشارے سے ابو الفضل قتل کر دیا گیا۔ اور اس کے سر کو کوڑا کرکٹ والے تابدان میں پھینکوا دیا گیا۔

ابو الفضل کا پورا واقعہ اور مناظرہ وغیرہ جو اس نے حضرت سے کیا اور اس کے علاوہ بے ادبی کی حرکات جو اس نے حضرت سے کیں وہ سب روضۃ القیومیہ میں مفصل درج ہے۔ یہاں کتاب کے اختصار کیوجہ سے نہیں دیا گیا۔

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی شادی

حضرت مجدّد الف ثانیؒ اکبر آباد سے اپنے والد کے ساتھ واپس سرہند آرہے تھے۔ تو اثنائے راہ میں دہلی اور سرہند کے درمیان شہر تھانیسر (واقع ضلع کوروکشیتر ہریانہ) میں آپ کا گزر ہوا۔ وہاں کے ایک رئیس شیخ سلطان تھے۔ جو بادشاہ اکبر کے بڑے مقربین میں سے تھے۔ اور بادشاہ کی طرف سے دہلی اور لاہور کے درمیانی علاقہ کے حاکم تھے۔ انھوں نے آپ کو نہایت اعزاز و اکرام سے اپنے ہاں مہمان رکھا۔ — انھیں دنوں شیخ سلطان نے ایک رات خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور فرمایا کہ اے شیخ سلطانؒ تمہاری بیٹی آج کل عورتوں میں سے سب سے نیک ہے۔ تمہاری اور تمہاری بیٹی کی سعادت اسی میں ہے کہ اس کا نکاح شیخ احمد سے (جو کہ میرا فرزند اور خلیفۂ اعظم ہے) کردو۔ جب شیخ سلطان خواب سے بیدار ہوئے۔ تو حیران رہ گئے۔ کہ وہ شیخ احمدؒ کون ہے؟

Marfat.com

دوسری مرتبہ پھر ایسا ہی حکم ہوا۔ اب کی مرتبہ انھیں آپ کے حلیہ اور شکل وصورت سے بھی آگاہ کر دیا تھا۔

حضرت مجددؒ الف ثانیؒ بھی ان دنوں تھانیسر ہی میں تھے جو جو علامات حضورؐ نے خواب میں شیخ صاحب سے بیان فرمائیں تھیں۔ وہ سب آپ میں پائی گئیں۔ پھر شیخ سلطان صاحب اپنی تسلّی کے لئے حکم ثانی کے منتظر تھے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر خواب میں فرمایا کہ میں تین روز سے بار بار کہہ رہا ہوں۔ کہ اپنی لڑکی کی شادی شیخ احمد سے کر دو تو تم اس بات کو کیوں نہیں مانتے۔ اگر اب بھی نہ کرو گے تو تمہارا ایمان سلب کر لیا جائے گا۔ یہ وہی شیخ احمدؒ ہیں جن کے لئے بار بار کہا جا رہا ہے۔۔۔ دوسرے روز حضرت شیخ سلطان نے مجددؒ الف ثانیؒ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اس معاملہ میں میرا کوئی اختیار نہیں۔ اگر میرے والد بزرگوار اس بات کو منظور فرمائیں تو مجھے بھی منظور ہے۔

حضرت مخدوم عبد الاحدؒ نے بڑی خوشی سے اس بات کو منظور فرمایا۔ چنانچہ نہایت شاہانہ انداز سے شادی کر کے

Marfat.com

اور بیوی کو لے کر اپنے وطن سرہند تشریف لے گئے۔
شیخ سلطان نے بیٹی کو جہیز میں دوسرے سامان کے علاوہ
مال و دولت بھی بہت زیادہ دیا۔

شادی کے بعد حضرت مجدد الف ثانیؒ کے پاس ظاہری
مال و دولت بھی کثرت سے ہو گیا۔ اپنے والد بزرگوار
کی حویلی بنوائی۔ جہاں پر آج کل آپ کا روضۂ مبارک ہے
یہی آپ کی اولاد کا محلہ تھا۔ حویلی کے قریب ہی ایک مسجد
تعمیر کرائی۔ آپ جب کبھی اپنے بھائیوں کو یاد فرماتے
تو پرانی حویلی والے فرمایا کرتے۔ اسی وجہ سے آپ کے
بھائیوں کے اولاد کا لقب پرانی حویلی والے پڑ گیا

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے والد بزرگوار کی وفات

اکبر آباد سے واپس آنے اور شادی کرنے کے بعد حضرت
مجدد الف ثانیؒ اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں رہے
اور باطنی کمالات کا فیض حاصل کیا۔ جب آپ کے والد

Marfat.com

ماجد کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے تمام فرزندوں کو بلایا اور خرقۂ خلافت جو سلسلۂ سہروردیہ میں آباؤ اجداد سے حاصل تھا اور خرقۂ خلافت چشتیہ جو شیخ عبدالقدوس گنگوہی سے حاصل کیا تھا اور خرقۂ خلافت قادریہ جو شاہ کمال کیتھلی سے حاصل ہوا تھا وہ سب کچھ مجدد الف ثانیؒ کو عنایت فرما کر اپنا قائم مقام اور جانشین قرار دیا۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ تمام سلسلوں میں لوگوں کو مرید کرتے،

مگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری متابعت کی وجہ سے اپنے مریدوں کو خواہ وہ کسی سلسلہ میں ہوں خلاف شرع امور مثلاً رقص، سماع وغیرہ سے بالکل منع فرماتے، شیخ مخدوم عبدالاحدؒ آپ کے والد نے ۱۰۰۷ھ ہجری میں اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ اور سرہند کے قبرستان میں مدفون ہو گئے۔ جو مجدد الف ثانیؒ کے روضہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے (بستی کے قریب تھا)

Marfat.com

سرہند کا قبرستان

ایک روز حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنے جدّ اکبر حضرت امام رفیع الدّینؒ کے مزار کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ فاتحہ کے بعد قبرستان کی بخشش کے لئے بارگاہِ الٰہی میں درخواست کی۔ کہ الٰہی اس قبرستان سے عذاب دفع ہو جائے۔

الہام ہوا کہ۔ ایک ہفتہ کے لئے اس قبرستان سے عذاب اٹھا لیا گیا۔ آپ نے پھر دوبارہ عرض کی کہ یا الٰہی۔ تیری رحمت کی کوئی انتہا نہیں اور زیادہ کر۔ پھر الہام ہوا کہ ایک مہینہ کے لئے اس قبرستان سے عذاب اٹھا لیا گیا۔ آپ نے پھر التجا کی تو حکم ہوا کہ ایک سال کیلئے عذاب دور کر دیا گیا۔ تیسری بار پھر عاجزی کی تو حکم ہوا کہ تمہاری خاطر قیامت تک اس قبرستان سے عذاب دور کر دیا گیا۔

ایک دفعہ:۔ ایک دفعہ جب حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنے والد بزرگوار مخدوم عبد الاحدؒ کے مزار کی زیارت

کیسے لیے دگئے۔ ۔۔ تو اس مشہور حدیث کے مضمون کا خیال آیا۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب کوئی عالم کسی قبر کے پاس سے گزرتا ہے تو چالیس روز تک اس قبر سے عذاب دور کر دیا جاتا ہے۔ یہ خیال آتے ہی الہام ہوا کہ آپ کے نیکی بنا پر اس قبر سے قیامت تک عذاب دور کر دیا گیا۔

پنجاب میں پیغمبروں کی قبریں

سرہند شہر کے جنوب مشرق کی طرف موضع براس ہے۔ آپ نے وہاں ایک دفعہ ظہر کی نماز ادا کی۔ اور اپنی نظر کشفی سے انبیاء علیہم السّلام کے مقبرے معلوم کیے۔ اور فرمایا۔ ان انبیاء علیہم السّلام نے مجھ سے ملاقات کی ہے اور فرمایا ہے کہ ہم اس مقام پر آرام کیے ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد کے متعلق صحیح یہ ہے کہ تین پیغمبر مرسل وہاں پر مدفون ہیں۔ جو زمانہ قدیم میں ہندوؤں کی ہدایت

Marfat.com

کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔
جن کو تقریباً دو ہزار سال سے اوپر ہی عرصہ ہو گیا ہے غالباً اس وقت ہندوستان پر راجہ کرن کی حکومت تھی ۔ ان پیغمبروں کی قبریں موضع براس میں مشرق کی طرف اونچے ٹیلے پر چار دیواروں کے اندر آج تک موجود ہیں۔ ۔۔ جہاں مخلوق خدا جاکر ان کے فیض و برکات سے نفع حاصل کرتی ہے۔

سنکوتل یا (سنگول)

شہر سرہند کے مغرب میں بارہ میل کے فاصلہ پر ایک مقام سنکوتل ہے آج کل وہ سنگول اور اونچا پنڈ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ سمرالہ سے چنڈی گڑھ جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ اس جگہ پر بھی پیغمبر مبعوث ہوئے تھے۔ لیکن وہاں کے لوگ ان پر ایمان نہ لائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا قہر و غضب

Marfat.com

نازل فرمایا۔
چنانچہ آسمان سے ان ان لوگوں پر پتھر برسے اور وہ سب ہلاک ہو گئے۔ پیغمبر وہاں سے ہجرت کر کے براس میں آگئے۔ اور وہیں انھوں نے وفات پائی۔ واللہ اعلم

اسلئے بھی شہر سرھند کو شرف اور عزت حاصل ھے

براس سرہند سے دس بارہ میل کے فاصلے پر ایک گاؤں ہے۔ جہاں غدر ۱۹۴۷ء زمانہ امن تک سب مسلمانوں کی آبادی تھی۔ اس گاؤں میں چار مسجدیں ہیں جو سب ویران اور غیر مسلموں کے قبضہ میں ہیں۔ اس گاؤں میں مسلمان کا ایک بھی گھر آباد نہیں آج وہاں پر سب غیر مسلم آباد ہیں۔ جو سب پاکستان سے آکر آباد ہوئے ہیں۔
براس کو آج کل بس بھی جاتی ہے۔ جو راجپورہ سے آکر جی۔ٹی روڈ سے ہو کر پھر براس کو مڑ جاتی ہے۔

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا دہلی کے لئے سفر

حضرت مجدد الف ثانیؒ ۱۰۰۸ھ ہجری مطابق ۱۵۹۹ء میں سرہند سے حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوئے۔ جب آپ دہلی پہونچے تو مولانا کشمیریؒ کے ہاں ٹھہرے۔ جو شروع ہی سے آپ کے معتقد تھے۔ حضرت مولانا نے حضرت خواجہ باقی باللہ کے کمالات باطنی اور کرامات کا ذکر کیا تو آپ کو ان سے ملنے کا بہت شوق ہوا۔ لہٰذا آپ حضرت خواجہ باقی باللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ خواجہ صاحب بڑی محبت اور مہربانی سے پیش آئے خواجہ صاحب نے آپ کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ وہی فرزند ہے۔ جس کی خوشخبری خواجہ نقشبندیؒ اور خواجہ امکنگی نے دی تھی۔ خواجہ بیرنگ باقی باللہ نے حضرت مجدد الف ثانی سے پوچھا کہ آپ اپنے وطن سرہند سے

یہاں کیسے تشریف لائے ہیں؟
پھر خواجہ صاحب نے خود ہی فرمایا۔ کہ آپ حج بیت اللہ کے لئے جا رہے ہیں۔ اگر کچھ دن آپ میرے پاس رہ جائیں تو خداوند تعالیٰ سے امید ہے کہ جو کچھ آپ کو اس سفر سے حاصل ہونا ہے۔ وہ یہیں سے حاصل ہو جائے گا۔ حضرت مجدد الف ثانی خواجہ صاحب کی فرمائش پر وہاں رک گئے۔ خواجہ صاحب نے آپ کو خلوت میں لے جا کر خواجگان کے طریقہ کے مطابق آپ کو بیعت فرمایا۔ اس کے بعد آپ کو دن بدن عروج حاصل ہوا۔
چنانچہ آپ تھوڑے ہی عرصہ میں تمام اولیائے امت سے سبقت لے گئے۔ خواجہ صاحب نے ۵ ارجب المرجب ۱۰۰۹ھ کو نسبت خاصہ سے القا فرما کر اور کامل اجازت و خلافت دے کر معتبر اصحاب کے ساتھ سرہند کی طرف رخصت فرمایا۔ حضرت خواجہ صاحب نے اپنے ایک مرید کو حضرت مجدد الف ثانیؒ کی نسبت لکھا کہ ایک شخص شیخ احمدؒ نام سرہند کا رہنے والا کثرت علم اور قوت عمل

Marfat.com

کرنے کے لئے چند روز میرے پاس رہا۔ میں اسکی حالت سے بہت عجائبات کا مشاہدہ کیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہیکہ کسی دن وہ آفتاب ہوگا۔ جس سے تمام جہان روشن ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہیکہ اس کے کامل احوال کا مجھے پختہ یقین ہو گیا ہے۔ اس شیخ احمدؒ سرہندی کے بھائی اور رشتہ دار بھی ہیں۔ جو سب کے سب صالح اور عالم ہیں۔ اور اس کے فرزند بھی اسرارِ الٰہی اور جواہر عالیہ ہیں۔ وہ سب بڑی استعداد کے مالک ہیں امید ہے کہ ان میں سے ہر ایک چراغ ہوگا۔ جس سے جہان اور اہلِ جہان روشن منوّر ہوں گے۔

حضرت خواجہ صاحب آپ کی فضیلت اور قابلیت دیکھ کر اللہ تعالےٰ کے بیحد شکر گزار ہوئے۔ کہ ایسے شخص کی روحانی تکمیل کے لئے انھیں منتخب کیا گیا۔ اکثر فخریہ فرمایا کرتے تھے کہ میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کو نسبت نقشبندی کی امانت دیکر بری الذمہ ہو گیا ہوں۔ اور فرماتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ ایک آفتاب ہیں کہ ہم جیسے

Marfat.com

ہزاروں ستارے اسکی روشنی میں گم ہو جائیں گے۔ آسمان کے نیچے ان کی نظر نہیں۔

ایک دفعہ خواجہ صاحب نے حضرت مجدّد الف ثانیؒ سے فرمایا کہ ہم نے سرہند میں ایک بہت بڑا چراغ روشن کیا ہے۔ اس کی روشنی یک لخت بڑھنے لگی پھر ہمارے جلائے ہوئے چراغ سے بیسیوں چراغ جل گئے۔ اس سے مراد تم ہو۔ اور فرمایا کہ ہم نے یہ بیج بخارا اور سمرقند سے لا کر ہند کی زمین میں بویا ہے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

۔ حضور پر نور احمدِ مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۱ : امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اوّل۔

۲ : حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔

۳ : حضرت امام قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

Marfat.com

۴:۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
۵:۔ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ۔
۶:۔ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رح
۷:۔ حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رح
۸:۔ حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رح
۹:۔ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رح
۱۰:۔ حضرت خواجہ محمد عارف دیوگری رح
۱۱:۔ حضرت خواجہ محمود اکبر فغنوی رح
۱۲:۔ حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رح
۱۳:۔ حضرت خواجہ محمّد باباسماسی رح
۱۴:۔ حضرت خواجہ شمس الدین امیر کلال رح
۱۵:۔ حضرت خواجہ امام الطریقت بہاءالدین نقشبندی بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔
۱۶:۔ حضرت خواجہ مولانا محمد یعقوب چرخی رح
۱۷:۔ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رح۔
۱۸:۔ حضرت خواجہ محمّد زاہد رح
۱۹:۔ حضرت خواجہ درویش محمد رح

Marfat.com

۲۰:۔ حضرت خواجہ اُمکنگی رح

۲۱:۔ حضرت خواجہ بیرنگ باقی باللہ رح

۲۲:۔ امام ربّانی مجدّد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت خواجہ بیرنگ باقی باللہ کے حالاتِ زندگی

آپ کا اسم گرامی۔ رضی الدّین محمّد باقی رح المشہور خواجہ باقی باللہ رح۔ اور خواجہ بیرنگ بھی کہلاتے ہیں۔

آپ کے والد قاضی عبد السّلام صاحب رح خلجی سمرقندی، قریشی، کابل کے مشہور عالم باعمل اور صاحبِ وجد و حال بزرگ تھے۔

حضرت خواجہ باقی باللہ ۹۷۱ھ مطابق ۱۵۶۳ء کابل میں پیدا ہوئے۔۔۔۔۔ بچپن ہی سے بزرگی کے آثار آپ کی پیشانی مبارک پر ظاہر تھے۔ آٹھ سال کی عمر میں آپ نے

قرآن مجید حفظ کیا۔ اور اسی عرصہ میں نماز و روزہ کے ضروری مسائل یاد کر لئے۔ اور دس سال کی عمر میں عربی کی ابتدائی تعلیم حاصل کر لی۔ ظاہری علوم کو آپ نے مولویت کے درجہ تک حاصل کیا۔ ظاہری علوم سے بہت جلد فارغ ہونیکے بعد آپ نے سیر و سیاحت اختیار کر لی۔ اور جگہ جگہ علماء مشائخ سے فیوض برکات حاصل کرتے ہوئے۔ آپ ہندوستان تشریف لے آئے۔ آپ ہر وقت یاد الہٰی میں مشغول رہتے۔ کسی وقت بھی اللہ کی یاد سے غافل نہ ہوتے۔

چنانچہ آپ اکثر جنگلوں، بیابانوں، اور قبرستان میں راتیں جاگ کر بسر کرتے۔ اللہ کے بندوں سے اسقدر ملنے کا شوق تھا کہ اگر کسی کو مجذوبی کی حالت میں دیکھ پاتے تو اس کے پیچھے لگ جاتے۔ خواہ وہ پتھر ہی مارتا۔ مگر آپ اس کا پیچھا نہ چھوڑتے۔ آپ دنیا اور دنیا دا لوں سے بے پرواہ رہتے۔ اپنی مجلس میں دنیا والوں کا کبھی ذکر نہ فرماتے۔

حضرت خواجہ باقی باللہ کو حضرت خواجہ

Marfat.com

بہاؤ الدّین نقشبندی نے بھی

ارشاد فرمایا تھا کہ حضرت مجدّد الف ثانیؒ سے ملیں۔ اور انھیں اپنے سلسلہ میں شامل کرو۔ اس کے بعد خواجہ امکنگیؒ نے بھی اس بارے میں تاکید کی کہ حضرت مجدّد الف ثانیؒ سے ضرور ملنا۔

یہی وجہ تھی کہ آپ ایک عرصہ تک حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی تلاش میں رہے۔

آپ صاحبِ کشف وکرامات بھی تھے۔

ہر روز سینکڑوں حاجت مند اور مریض آپ کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوتے۔ آپ ان کے لئے دعا فرماتے۔ اور جو لوگ حق کی تلاش کے لئے آتے۔ انھیں کمالات باطنی کی دولت سے مالا مال کرتے۔

آپ کے ایک نان بائی کا واقعہ

ایک دفعہ رات کے وقت آپ کے ہاں کچھ مہمان آگئے

Marfat.com

آپ کا ایک نان بائی مرید تھا۔ آپ نے اُسے کھانے پکانے کے لئے کہا۔ نانبائی نے مہمانوں کے لئے فوراً کھانا تیار کر دیا۔ اس کے اس کام کی وجہ سے آپ اس سے بہت خوش ہوئے۔ اور خوشی کے عالم میں فرمایا۔ کہ بولو تمہیں کیا چاہیئے۔ نانبائی نے کہا۔ میری یہ خواہش ہیکہ آپ مجھے اپنے جیسا (یعنی خواجہ باقی باللہ) بنا دیں۔ آپ نے اُسے دو تین مرتبہ تو سمجھایا۔ کہ اس کے بجائے کچھ اور مانگ لو۔ مگر وہ اللہ کا بندہ ہی نہ مانا۔ اور اپنی ضد پر قائم رہا۔ آخر کار آپ اُسے ایک کوٹھری میں لے گئے۔ اور ایسی توجہ فرمائی کہ جب وہ شخص باہر آیا تو حضرت خواجہ باقی باللہ کیطرح تھا۔ مگر وہ دولت جو آپ کے اندر تھی اُسے وہ چند روز تک کے لئے بھی نہ رکھ سکا۔

لہٰذا وہ دنیا سے چل بسا۔ سچ ہیکہ اللہ تعالیٰ جس کو اس نعمت کے لائق سمجھتے ہیں اُسے ہی عطا فرماتے ہیں۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ لیکن انسان چونکہ نادان ہے۔ وہ اسکو سمجھتا ہی نہیں۔

Marfat.com

حضرت خواجہ باقی باللہ کی وفات

آپ کو اپنی وفات کا پہلے ہی علم ہو گیا تھا۔ اور اپنی بیوی کو بھی اسکی پہلے ہی خبر دے رکھی تھی۔ آپ نے بروز شنبہ (بار کے دن) ۲۵ جمادی الآخر سنہ ۱۰۱۲ ہجری میں عصر کے بعد اپنے مکان واقع کوٹلہ فیروز شاہ میں انتقال فرمایا۔

آپ کا مزار پر انوار دہلی میں قبرستان قدم شریف میں ہے۔ قطب روڈ سے اجمیری دروازہ کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں قدم شریف ہے۔ جہاں چار دیواری کے اندر ایک قبرستان ہے۔ اسی کے اندر آپ کا مزار ہے۔

آپ کے مزار پر کوئی گنبد وغیرہ نہیں ہے۔ بلکہ صرف جالی دار چار دیواری ہے۔ آپ کے دو لڑکے تھے۔

۱۔ خواجہ عبداللہ اور ۲۔ خواجہ عبیداللہ۔

آپ کے بڑے خلفاء یہ ہیں۔ حضرت مجددؒ الف ثانی سرہندی شیخ تاج الدینؒ سنبھلی، اور خواجہ حسام الدین احمد۔

Marfat.com

اس نانبائی کا مزار حضرت خواجہ باقی باللہ کے مزار مبارک کے قریب چاردیواری کے باہر ہے۔ اور لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے۔

مزار حضرت خواجہ حسن نانبائی خلیفہ حضرت خواجہ باقی باللہ۔

بادشاہ ہند جلال الدین اکبر بن نصیرالدین ہمایوں بن ظہیرالدین بابر (خاندان مغلیہ کا بانی)

دسویں صدی ہجری میں سلطان جلال الدین اکبر ہندوستان کا بادشاہ تھا۔ فیضی اور ابوالفضل دونوں بھائی اسکے مقرب خاص تھے۔

ابوالفضل نے بنارس جاکر کفار کے علوم حاصل کئے۔ اسی علم کی وجہ سے ان دونوں بھائیوں کے عقیدے میں ایسا فرق آیا کہ دین سے بالکل منحرف ہو گئے۔ بادشاہ اکبر کو بھی اس علم کی رغبت پیدا ہوئی۔

Marfat.com

ابوالفضل ان علوم کو ہندی سے فارسی میں ترجمہ کرکے بادشاہ کو بتایا کرتا ... اور اس طرح سے بتایا کرتا کہ جاہل بادشاہ کو اس باطل علم کی حقیقت معلوم ہو گئی۔

وہ دن رات ابوالفضل سے مسائل پوچھتا۔ لہٰذا ابوالفضل بھی ہندی کی چندی کرکے اس کو بتاتا۔ کسی اور شخص کو اس کی ہمت اور طاقت نہ تھی کہ آخر حق بات کہہ سکے۔

ایک روز ابوالفضل نے بادشاہ کو کہا کہ ہندؤں کا ابھی ایک اوتار اور باقی ہے۔ جو اس آخری زمانے میں پیدا ہوگا۔ لہٰذا اس کی سب علامتیں آپ کی ذات میں پورے طور پر عین ٹھیک پائی جاتی ہیں۔

کافروں کے ہاں اوتار اس شخص کو کہتے ہیں کہ جس میں ذاتِ خداوندی حلول کرے۔ معاذ اللہ توبہ استغفر اللہ (اس قسم کے کلمات جو ان کے منہ سے نکلتے ہیں وہ سب سراسر جھوٹ اور بہتان ہے)

غرض یہ سن کر اس بیوقوف نے نبوت (یعنی پیغمبری) کا دعویٰ کر دیا۔ حضرت شیخ سلطان کو جن کی لڑکی حضرت مجدد الف ثانیؒ سے منسوب تھی۔ (جن کا مفصل ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

بادشاہ کے ہاں بڑا مرتبہ و اعتبار حاصل تھا۔ لہٰذا جاہل بادشاہ نے حضرت شیخ سلطانؒ کو کہا کہ ہمارے لئے قرآن لکھو۔ جس میں شریعت ہو۔

چنانچہ شیخ سلطانؒ صاحب قلم دوات لے کر بیٹھے۔ مگر کبھی بادشاہ کیطرف دیکھتے، اور کبھی آسمان کیطرف۔

بادشاہ نے پوچھا۔ کہ اب کیا دیکھتے ہو۔ کیا دیر ہے؟ ہمارا قرآن لکھو!

شیخ صاحب نے فرمایا کہ دیکھتا ہوں کہ جبرئیل علیہ السلام جو وحی لانے والے ہیں۔ آسمان سے تمہارے لئے قرآن شریف لائیں۔ تو میں لکھوں،۔

بادشاہ یہ سن کر بہت شرمندہ ہوا۔ شیخ صاحب کو کہنے لگا۔ کہ جاؤ میں نے لاہور اور دہلی کے درمیان علاقے کی حکومت تمہارے سپرد کی۔ اس ملک کا بندوبست کرو۔

شیخ صاحب بھی چاہتے ہی تھے کہ اس ملعون کی خدمت سے دور رہیں۔ ... لہٰذا آپ وہاں سے رخصت ہوئے اور غالباً تھانیسر کے علاقے میں مقیم ہوئے۔ (جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے) اس جگہ جا کر آپ نے وہاں کے محصول کو

Marfat.com

علماء و فقراء و مساکین کو تقسیم کر دیا۔ اور بارہ سال تک ایک پیسہ بھی بادشاہ کو نہ دیا۔ بادشاہ نے بھی آپ سے کچھ نہ پوچھا۔ لیکن جب بارہ سال بعد بادشاہ کسی تقریب کی وجہ سے ادھر سے گزرا تو شیخ صاحب کو بلا کر بارہ سالہ خراج کی بابت پوچھا۔ شیخ صاحب بھی اپنے گھر سے پختہ ارادہ کر کے نکلے تھے کہ آج ضرور شہید ہونا ہے۔ لہٰذا بادشاہ سے کہنے لگے کہ تو دین سے مرتد ہو گیا ہے۔ اس لئے مرتد کا مال اُڑا جانا جائز اور حلال ہے اس واسطے میں نے وہ سب مال فقراء و مساکین کو تقسیم کر دیا ہے۔ یہ کہکر بغل سے ایک پتھر نکال کر بادشاہ کے منہ پر ایسا تاک کر مارا۔ کہ پیشانی سے خون بہنے لگا۔ اس پر شیخ صاحب کو ۲۴ جمادی الآخر ۱۰۰۷ھ ہجری مطابق یکم جنوری ۱۵۹۸ء میں پھانسی دیدی گئی۔

Marfat.com

اکبر کی گمراہی اور دین الٰہی

ابو الفضل نے عربی زبان میں ایک کتاب تصنیف کر کے بادشاہ اکبرؔ کو کہا۔ کہ اے بادشاہ یہ تیرے لئے آسمان سے نازل ہوئی ہے۔ میں فلاں جنگل میں سیر کو جا رہا تھا اتفاقاً میں ہمراہیوں سے دور ہو گیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک فرشتہ نے آسمان سے اتر کر یہ کتاب مجھے دی اور کہا کہ یہ کتاب بادشاہ کو پہونچا دینا۔ اللہ تعالٰے نے یہ اس کے لئے بھیجی ہے۔

بے وقوفی کی بھی حد ہو گئی۔

ان بیوقوفوں کا کمینہ پن دیکھو کہ اگر بالفرض فرشتہ آتا بھی۔ تو دوسرے کو بیچ ڈال کر ہی کتاب دیتا۔

انبیائے برحق کے پاس جو فرشتے آتے رہے وہ بلا کسی کے واسطے سے پیغام پہونچاتے رہے۔ نہ کہ دوسرے کے وسیلے سے پیغام رسانی کا سلسلہ جاری ہوا۔

Marfat.com

جھوٹی کتاب کے جھوٹے احکام

اس باطل کتاب کے احکام اس قسم کے تھے۔

یٰاَیُّھَا الْبَشَرُ لَا تَذْبَحِ الْبَقَرَ وَاِنْ تَذْبَحِ الْبَقَرَ فَمَا رَاکَ فِی السَّقَرِ ۝ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ

او انسان! گائے ذبح نہ کرنا، اگر گائے کو ذبح کرے گا تو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

غرض یہ کہ جو چیزیں قرآن شریف کی رو سے حرام تھیں وہ اس کتاب میں حلال قرار دی گئیں۔ اور جو حلال تھیں وہ حرام کی گئیں۔

چنانچہ گائے کا گوشت حرام قرار دیا گیا۔ اور اس کے برعکس سوٗر کا گوشت حلال کیا گیا۔ اور اس بات کا اعلانیہ حکم دیا گیا کہ کھلم کھلا بازاروں میں سوٗر کا گوشت بکا کرے گائے بھیڑ بکری کا گوشت بالکل گم کر دیا گیا۔ شراب حلال اور جائز سمجھی گئی۔ مسجدوں اور مدرسوں کو گرا دیا گیا

Marfat.com

اور اگر گرا ہے سے کوئی باقی بچ رہا۔ تو حکم دیا کہ اس میں ہاتھی، گھوڑے، اور اونٹ وغیرہ باندھا کریں۔ جہاں کہیں مسلمانوں کو دیکھتے تو ان پر بڑا ظلم وستم کرتے۔ بہت سوں کو قتل کیا۔ کچھ دنوں بعد خدائی دعوہ کرنے لگا۔

چنانچہ بادشاہ کی مہر کی یہ عبارت ہے۔

جل جلالہٗ است اکبر۔ دوسری مہر کی عبارت یہ ہے۔ اکبر شانہٗ تعالیٰ۔ اور تخت پر بیٹھ کر اپنے آپ کو سجدہ کرواتا۔ شاہی ملازم لوگوں کو زبردستی پکڑ کر لاتے اور سجدہ کرواتے۔ اگر سجدہ کرنے سے انکار کرتے تو فوراً سزا پاتے۔

غرض اسلام اور مسلمانوں کے لئے یہ بڑا نازک وقت تھا۔

اکبر کا نیا دین یا دین الٰہی

بادشاہ اکبر نے ایک نئے دین کی بنیاد رکھی۔ اکبر نے

Marfat.com

جو اپنا کلمہ جاری کیا تھا وہ یوں ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اکبر خلیفۃ اللّٰہ۔

اکبر کا ایجاد کردہ دینِ الٰہی باقاعدہ ایک مذہب تھا۔ دینِ الٰہی قبول کرنے سے پہلے دینِ اسلام ترک کرنا ضروری تھا۔ اکبر نے نئے نئے قوانین بنائے جو شریعت اسلامیہ ٹکراتے تھے۔ اپنے ظہور کا نیا سن (سنِ الٰہی) سرکاری طور پر رائج کیا تھا۔ شعائرِ اسلام کا مذاق اُڑایا جاتا تھا۔ —— اس کی نئی شریعت میں گائے کا درشن، سورج، آگ، اور چراغ کی تعظیم، قشقہ لگانا، زنار پہننا وغیرہ پرستش الٰہی کہلاتا تھا۔ جب اس کی عبادات، اسلامی عبادات سے الگ تھیں۔ تو ظاہر ہیکہ اس کا دین بھی اسلام سے ایک الگ دین تھا۔

شادی بیاہ کے طریقے بھی الگ قائم کیا جس میں دولہا دلہن کو آگ کے گرد پھیرے دئے جاتے تھے۔ لہٰذا جب اکبر کا دینِ الٰہی ایک نیا مذہب تھا۔ تو پھر اس دین کا بانی بھی ایک نیا پیغمبر ہوا۔ اکبر خود کو روحانی پیشوا کہلاتا تھا۔

اور اس نے ایک آئینِ رہنمائی بھی بنایا تھا۔ اس آئین کے

Marfat.com

تحت وہ لوگوں کو مرید کر لیا کرتا تھا۔ اس لئے اس کے
مرید الٰہیان کہلاتے تھے۔

اکبر ایسا اُمّی اَن پڑھ نہیں تھا۔ جیسا کہ اُسے کہا گیا ہے
چونکہ اکثر نبی اُمّی (ان پڑھ) ہوئے ہیں۔ اس لئے اکبر کو
بھی اُمّی ظاہر کر کے نئے دین کی بنیاد رکھوائی گئی۔
ابوالفضل دینِ الٰہی کو نو آئین الٰہی کہتا ہے۔

(بحوالہ۔ آئین اکبری، منتخب التواریخ)

دین اسلام کے خلاف اور نئے دین کیلئے زور شور

اکبر کے عہد میں اس بات کا پروپیگنڈہ بڑے زور
شور سے کیا گیا کہ دینِ اسلام کی میعاد ایک ہزار سال تک
ہے۔ اور اس کے بعد ایک نئے دین کی ضرورت ہوگی
محققین نے اسکو عقیدہ الفی کا نام دیا ہے۔ اس عقیدے
کی نشر و اشاعت کی غرض سے ہزار سالہ جشن پر نئے
سکّے ڈھالے گئے۔ جن پر سنِ الف دیا ہوا تھا۔ اکبر کے

Marfat.com

حکم سے تاریخ الفی بھی لکھی گئی۔ جس سے یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ اسلام کی تاریخ بالکل مکمل ہو چکی ہے۔ اور اب نئے ظہور کے ساتھ نیا دور شروع ہونیوالا ہے۔

امام مہدیؑ کا ظہور

مُلّا شیرازی شریف اعلی وغیرہ نے اکبر کو اس بات کا یقین دلایا کہ ۹۹۰ھ میں امام مہدیؑ کا ظہور ہو گا۔ اور وہ اکبر بادشاہ ہی ہے۔ شیعی علماء نے بھی حضرت علیؓ کے حوالے سے اسوقت کو ظہورِ مہدی کا وقت ثابت کیا ہے۔ ان کی دیکھا دیکھی برہمن بھی اسکی تائید میں اپنی پرانی پوتھیاں نکال کر لائے۔ اور اکبر کے متعلق اپنی پیشنگوئی دکھائی کہ۔ ہندوستان میں ایک عظیم بادشاہ پیدا ہو گا جو برہمنوں کا احترام کرے گا۔ اور گائے کی حفاظت کرے گا اور دنیا میں عدل کے ساتھ حکومت کرے گا۔ اور اس بات کا پختہ یقین دلاتے کہ۔ اکبر رام اور کرشن کا

Marfat.com

تار ہے۔
براہیم سرہندی بھی ایک پرانا کرم خوردہ مخطوطہ اٹھا لایا۔
سمیں ابن عربی قدس سرہ کیطرف منسوب کر کے یہ لکھا تھا
صاحب زماں بہت سی عورتیں رکھے گا۔ اور داڑھی
منڈا ہوگا۔ اکبر کے مصاحب اس کو صاحب زماں کہہ
مخاطب کرتے تھے۔ اور شیعہ و سنی دونوں کے نزدیک
م مہدی علیہ السلام دنیا میں خلافتِ الٰہیہ قائم کریں
گے۔ ابوالفضل بھی اکبر کو خلیفۃ اللہ، ہادی علی الاطلاق
ر مہدی استحقاق لکھتا ہے۔ (ملاحظہ ہو دیباچہ مہابھارت
غیرہ)
حضر نامہ تیار ہوا جسکی رو سے اکبر کو اعدل و اعقل و اعلم
سلیم کرالیا گیا۔ ہوتے ہوتے وہ نبوت کا مدعی ہو گیا
ی اکبر نے ایک پیغمبر کی تمام ذمہ داریاں سنبھالی تھیں
یکن احتیاط کے طور پر وہ خود کو نبی نہیں کہتا تھا۔ کیونکہ
ہ جانتا تھا کہ نبوت کا دعوی ملک میں اس کے خلاف
ب شورش پیدا کر دے گا۔ اور دوسرے ممالک میں بھی
سکی رسوائی ہوگی۔ اس لئے اس نے باقاعدہ دعوی تو

Marfat.com

نہیں کیا۔ لیکن وہ کام نبیوں اور اوتاروں جیسے ہی کرتا رہا۔

آوے کا آوا ہی بگڑ چکا تھا

تاریخ کی کتابوں میں اکبر بادشاہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے اس نے اپنی حکومت میں غیر مسلموں کو ممتاز عہدوں پر فائز کیا۔ اور اسطرح سے ہر دل عزیز بننے کی کوشش کی ان کو بڑی بڑی جاگیریں دی گئیں۔ لہٰذا سرکردہ ہندؤں نے اپنی بیٹیاں اکبر سے بیاہ دیں۔ اب اکبر ہندؤں کی رسموں کو منانے کیلئے ضروری سمجھنے لگے۔ اکبر کی ان حرکات کی وجہ سے کفار کے حوصلے بلند ہو گئے۔ کہ ہر مسلمان کی زندگی کٹھن ہو گئی۔

نام کے مسلمانوں کی ایسی حالت تھی کہ ان کے چھوٹے بڑے سب بگڑ چکے تھے۔ غرض یہ کہ پورا آوے کا آوا ہی بگڑ چکا تھا۔ اور اس آوے کا کوئی برتن سالم نہیں تھا

Marfat.com

ہند کے عام جاہل مسلمان کافروں کے دیوتاؤں کی دہائی دیتے تھے۔ ان کے آگے صحت و تندرستی کے لئے ہاتھ پھیلا کر بھیک مانگتے تھے۔ ان کی عورتیں ہندوؤں کی دیویوں کی پوجا کرتی تھیں۔ ستلا مائی کی منّت مانتی تھیں اللہ کے باغیوں اور رسول کے دشمنوں کے تہواروں کو اپنی اسلامی عیدوں کیطرح سے منایا جاتا تھا۔ مسلمان عورتیں دیویوں کے نام سے روزے (یعنی برت) رکھتی تھیں۔ قبروں پر بکرے چڑھائے جاتے تھے۔ مسجدوں کو بڑی دلیری سے مندروں میں تبدیل کیا جانے لگا تھا۔ کاوش کا دن ہندوں کے لئے برت کا دن ہوتا ہے۔ اس دن کے لئے اعلان کر دیا گیا۔ کہ کوئی مسلمان دن میں روٹی نہ پکائے۔ اس کے برعکس رمضان شریف کے مہینے کا کوئی پاس نہ تھا۔ اکبر کے زمانہ کے مولوی بھی ایسے ہی تھے جنھوں نے شریعت کی اہمیت ختم کر دی تھی۔ اکبر کے اس پاس ہر وقت خوشامدی اور لالچی لگے رہتے تھے اکبر اگر دن کو رات کہتا تو خوشامدی اور لالچی غل مچاتے کہاں سو کارتارے نکل رہے ہیں۔ اور اگر رات کو

Marfat.com

دن بتاتا تو کہتے ہاں ۔ جہاں پناہ! دیکھئے سورج چمک رہا ہے۔ اور چڑیاں چہچہا رہی ہیں۔ — غرضیکہ ان کا ایمان کوڑیوں کے مول بک رہا تھا۔ نماز روزے سے کسی کو کچھ سروکار ہی نہ تھا۔

السلام علیکم کی جگہ — اللہ اکبر۔ اور وعلیکم السلام کی جگہ۔ — جل جلالہٗ۔ کہتے اسلام اور مسلمانوں کا مذاق اڑایا جاتا۔ ان سے زبردستی سجدہ کروایا جاتا۔ جو لوگ سجدہ سے انکار کرتے۔ وہ قتل کر دئے جاتے۔ اسطرح سے ہزاروں کی تعداد میں مسلمان قتل کر دئے۔ مگر انھوں نے سجدہ نہ کیا۔ ہندوؤں کو سجدہ کرنے میں کوئی عار نہ تھی۔ اسلئے اکبر کے دربار میں انھیں بڑی عزت بخشی گئی۔ اگر کسی کے نام کے ساتھ محمد یا احمد ہوتا تو اسے بدل دیا جاتا۔ دربار میں جو کوئی آتا وہ پہلے بادشاہ کو سجدہ کرتا۔ اسے زمین بوسی کہتے۔

دربار میں جوا گھر بنایا گیا۔ جو لوگ جوا کھیلتے تھے اور پیسہ پاس نہ ہوتا اُسے سود پر قرض دیدیا جاتا کہتے

اور سوّر دربار میں پالے جاتے۔ جن کا دیکھنا صبح کے وقت
بادشاہ کے نزدیک عین عبادت تھا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ اکبر کے دربار میں

ایسے نازک اور تاریک دور میں بادشاہ اور اسکے
درباریوں کو راہِ راست پر لانے کے لیے اللہ تعالیٰ
کی طرف سے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کو بھیجا گیا۔
حضرت مجدد الف ثانیؒ اکبر اور اس کے مصاحبوں کو
راہ پر لانے سمجھانے کے لیے۔ سرہند سے اکبر آباد (آگرہ) پہونچے
اکبر کے مقربین خانِ خاناں، خانِ اعظم۔ سید صدر
جہاں، اور مرتضیٰ خاں وغیرہ کو بلوا کر ان کے ذریعہ سے
بادشاہ کو نصیحت آمیز پیغامات بھیجے۔ یہ سب حضرات
حضرت مجدد الف ثانی کے معتقد اور مرید تھے۔ حضرت نے
ان سے فرمایا۔ کہ بادشاہ اللہ اور اس کے رسول ؐ کا باغی
ہے۔ میری طرف سے اس سے کہہ دو کہ اسکی بادشاہی

Marfat.com

اسکی طاقت، اور اسکی فوج ہر چیز ایک دن فنا ہو جائیگی
اب بھی وقت ہے کہ وہ توبہ کر کے خدا اور رسولؐ کا تابعدار
ہو جائے۔ ورنہ اللہ تعالےٰ کے غضب کا انتظار کرے۔

چنانچہ یہ حضرات بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور اس کو ہر طرح سے سمجھایا۔ اور حضرت مجددؒ الف ثانی
کے روحانی قوت سے خوف دلایا۔ مگر اس کے رویئے
میں کوئی فرق نہ آیا۔ اس لیئے کہ وہ اپنے نئے مذہب
کی کامیابی کے نشئے میں چور تھا۔

بادشاہ کو جوشیوں اور نجومیوں نے بھی آگاہ کر دیا تھا
کہ اب تمہارا زوال شروع ہونے والا ہے۔ بادشاہ
نے بھی اس بارے میں وحشت ناک خواب دیکھے تھے

غرض یہ کہ بہت کچھ کہنے اور سننے اور خواب دیکھنے
کے بعد بادشاہ اس بات پر رضامند ہوا۔ کہ لوگوں کو
اختیار ہے کہ خواہ وہ دین اسلام پر رہیں۔ یا بادشاہ
کے نئے دین یعنی دینِ الٰہی کو اختیار کریں۔ کسی پر
کوئی قسم کا ظلم و جبر نہ کیا جائے گا۔ اور کسی کو سجدہ
تعظیمی کرنے کے لئے مجبور نہ کیا جائے گا۔

Marfat.com

اکبر بادشاہ کی موت

بادشاہ نے اس مطلب کے لئے ایک دن مقرر کیا۔ تاکہ لوگوں کو دینِ اسلام اور دینِ باطل (یعنی دینِ الٰہی) میں سے ایک کو اختیار کرنے کے لئے بلایا جائے۔ لہٰذا اس نے ایک وسیع میدان میں دربارِ عام کیا۔ اور اس وسیع میدان میں دو بارگاہیں بنائیں۔

ایک طرف تو زر و جواہرات سے مرصع پارچات کا زرق برق فرش بچھایا گیا۔ اور طرح طرح کے پر تکلف کھانے چنے گئے۔ اس کا نام بارگاہ اکبری رکھا۔

دوسری طرف پھٹے پرانے کپڑے بچھائے گئے۔ جسے کیڑوں نے کھا کر جگہ جگہ سے چھلنی کر رکھا تھا۔ اس کا نام بارگاہِ محمدیﷺ رکھا۔

اس سے مطلب یہ تھا کہ دینِ محمدیﷺ بھی ان پھٹے پرانے کپڑوں کی طرح سے پرانا ہو چکا ہے۔ اسی طرح سے وہاں

کھانے بھی روکھے پھیکے رکھے گئے۔
پھر عام اعلان کیا گیا۔ جو شخص چاہے بارگاہِ اکبری میں داخل ہو۔ اور جو شخص چاہے بارگاہِ محمدیؐ میں جائے لہٰذا یہ سنتے ہی بادشاہ کے چھچے بڑے بڑے عہدے دار، سردار اور امیر وزیر سب بارگاہِ اکبری میں داخل ہوئے۔
حضرت مجددالف ثانیؒ کے تمام مرید مثلاً خانِ خاناں خانِ اعظم سید صدر جہاں مرتضیٰ خاں وغیرہ۔ اور بہت سے غریب لوگ جن کے اندر اسلام کا جوش تھا۔ بارگاہِ محمدیؐ کیطرف آئے۔ اتنے میں ایک سید مرد جو بادشاہ کا عہدیدار تھا بادشاہ کے خوف سے بارگاہِ اکبری کی طرف روانہ ہوا حضرت مجددالف ثانیؒ کے ایک پٹھان مرید نے جو بارگاہِ محمدیؐ میں بیٹھا تھا۔ اس سے کہا اے سید!
آج تو تو اکبری بارگاہ میں جاتا ہے۔۔۔ لیکن کل قیامت کے دن اپنے جدّ امجد حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دے گا۔ یہ سن کر وہ بہت شرمندہ ہوا۔ اور بارگاہ محمدیؐ میں داخل ہوا۔

Marfat.com

حضرت نے اپنے (یعنی بارگاہ محمدی کے) ارد گرد ایک لکیر کھینچی اور ایک مٹھی بھر خاک اٹھا کر بارگاہِ اکبری (یعنی بادشاہ) کی طرف پھینکی۔ اس کے پھینکتے ہی یکایک شمال کی طرف سے ایک آندھی آئی۔ جس نے بارگاہِ اکبری کو تہہ و بالا کر دیا۔ آہ کسی کو کچھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ ان میں سے اکثر تھرا تھرا کر مر گئے۔ اور کتنے ہی زخمی ہوئے۔ بادشاہ کے سر پر بھی خیموں کی میخیں اور بانس لگے۔ جن سے اس کے سر میں سات سخت زخم آئے۔ جن کی چوٹ کی وجہ سے بادشاہ زمین پر گر پڑا۔ آخر کار وہ انہی زخموں کی وجہ سے جانبر نہ ہو سکا۔ اور ایک ہفتہ بعد وہ اس دنیا بے وفا سے چل بسا۔

بارگاہ محمدی کے اندر کے سب آدمی محفوظ رہے کسی کو کوئی تکلیف نہ ہوئی! اس دن آپ کی اس کرامت کو دیکھ کر ہزارہا آدمی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مرید ہوئے۔ جن میں اکبر کے وزیر بھی شامل تھے۔ مثلاً خانِ جہاں لودھی، سکندر لودھی، اور دریا خاں اسی روز مرید ہوئے۔

Marfat.com

شاہجہاں پور اور شاہ آباد کا بانی۔
دلیر خاں، اور بہادر خاں بھی حضرت مجدد الف ثانی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بہادر خاں بعد میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خلیفہ شیخ آدمؒ بنوری کا مرید ہوا۔ اور دلیر خاں حضرت خواجہ معصوم صاحب کا مرید ہوا۔

مجددیت: مجدد۔ شروع کرنے والا۔ الف، ہزار ثانی، دوسرا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہزار سال بعد دوسرے ہزار کے شروع میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کا ظہور ہوا۔ اسلئے آپ کو مجدد الف ثانی کا لقب ملا۔

مجدد ایسے آدمی کو کہتے ہیں۔ جو کسی پرانی چیز کو نیا بنا دے۔ جو دین و مذہب کی برائیاں دور کر دے اور ایسے رسم و رواجوں کو مٹا ڈالے جن کا دین و مذہب سے کوئی لگاؤ نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کا یہ قاعدہ ہیکہ ہزار سال بعد انبیاء کا دین کمزور ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت میں کوئی نبی اولو العزم

Marfat.com

صاحبِ شریعت نیا دین پھیلاتا ہے۔ اور درمیان میں دوسرے انبیاء اس صاحبِ کتاب کی شریعت کے تابع ہوتے ہیں۔

چونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ تو ایسے وقت میں پیغمبر تو پیدا ہو نہیں سکتا۔ البتہ کوئی شخص ایسا ہونا چاہیئے تھا۔ جو پیغمبر اولوالعزم کا قائم مقام ہو۔ اور اس دین کو از سرِ نو تروتازگی بخشے۔

شروع میں جو دین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے آیا تھا۔ اس کی بالکل اصلی شکل میں امت کے سامنے پیش کرنے والے اور اس میں نئی روح پھونکنے والے بندوں کو (جن سے اللہ تعالیٰ یہ کام لے) مجدد دین کہتے ہیں۔ ہزار سال بعد ایک ایسے آدمی کا پیدا ہونا اللہ تعالیٰ کی مشیت تھی۔ جو دنیا جہان کی خرابیوں کو دور کردے۔ اسکو الف ثانی کہتے ہیں۔

حدیث میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس امت کی اصلاح کے لئے ہر صدی کے سرے پر مجدد (ایسے بندے) کو بھیجتا رہیگا

Marfat.com

جو اس کے لئے اس دین کی تجدید (نیا اور تازہ) کرتے رہیں گے۔ سنہ ۱۰۰۹ ہجری میں خلعت مجددیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو عطا ہوئی۔ جس کا مطلب و مقصد آپ نے علماء ظاہر کو دلائل ظاہری سے۔۔۔۔۔ اور علماء باطنی کو دلائل باطنیہ سے اس طرح سے سمجھا دیا کہ سب کی تسلی ہو گئی۔

جس طرح سے اگلے زمانہ میں لوگوں کو خواب غفلت سے جگانے کے لئے پے در پے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے اور ان احکام خداوندی کی یاد دلاتے رہے اسی طرح جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ خدمت علماء ظاہر یا باطن کے سپرد ہوئی۔ جو اپنے اس فرض منصبی کو باوجود تکلیفوں اور ایذا رسانیوں کے سر انجام دیتے رہے۔

لہٰذا دسویں صدی گزر جانے کے بعد خاص کر اکبر کے ایسے نازک اور تاریک دور میں (جس کا ذکر پہلے آچکا ہے) حضرت مجدد الف ثانی کا ظہور ہوا۔ آپ نے نئے سرے سے شریعت محمدیؐ کی تجدید

Marfat.com

(تجدید) فرمائی۔ اس لئے آپ مجدد الف ثانیؒ کے نام سے پکارے گئے۔

منصبِ قیومیت

۱۰۱۰ھ ہجری میں آپ کو منصبِ قیومیت عطا ہوا۔ جس کے مفہوم کو دلائل ظاہریہ... و باطنیہ سے ہر ایک کی تسلی و تشفی کردی۔

عام طور پر یوں سمجھئے کہ اہل باطن دو عالم مانتے ہیں ۱۔ عالمِ ظاہری اور ۲۔ عالمِ باطنی ___ اور کہتے ہیں کہ جس طرح سے عالمِ ظاہری میں انتظام کے لئے جُدا جُدا حاکم مقرر ہیں ___ اسی طرح عالمِ باطن میں بھی ہیں۔ اور جس طرح یہاں ہر ایک کسی بڑی ہستی کے کے تابع ہوتے ہیں۔ اسی طرح عالم باطن میں بھی اس کے تابع ہوتے ہیں۔

جیسے علم ظاہر میں سب حاکم بادشاہ کے ماتحت ہوتے ہیں

Marfat.com

اور بغیر مرضی بادشاہ کے کچھ نہیں کر سکتے ہیں اسی طرح عالم باطن میں بھی سب قطب وقت کے تابع ہوتے ہیں۔ ـــــــ آپ کے وقت میں قطب کے اوپر ایک درجہ قیوم کا ہوا۔ اور بغیر قطب یا قیوم کی مرضی کے کچھ نہیں کر سکتے۔ ـــ جس طرح سے بادشاہ کی مرضی مشیت و تقدیر الٰہی کے تابع ہوتی ہے۔ اسی طرح سے عالم باطن میں قطب یا قیوم کی مرضی بھی مشیت و تقدیر الٰہی کے تابع ہوتی ہے۔ آپ مجددیت کے ساتھ قیومیت سے بھی مشرف ہوئے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے مدارج نبوت تک ترقی کرنے کا اتفاق ہوا۔ نبوت و ولایت کے درمیان ایک درجہ قیومیت کا ہے۔ جو مجھے حاصل ہوا۔ آپ قیوم اوّل۔ اور تین آپ کی نسل سے اور ہوئے۔ اس طرح سے یہ چار قیوم ہوئے۔

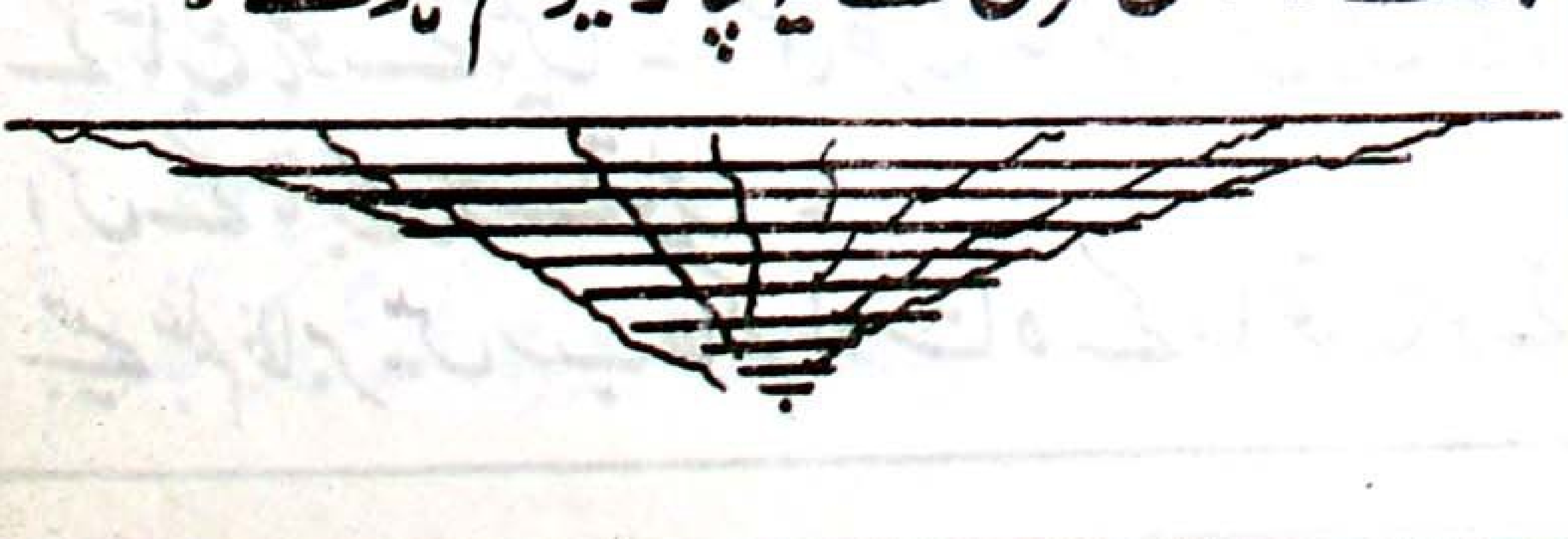

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا لاہور کا سفر

حضرت مجدد الف ثانیؒ حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے ارشاد کے مطابق لاہور میں تشریف لے گئے آپ کی آمد کی خبر سن کر شہر کے بڑے بڑے علماء و فضلاء تعظیم و استقبال کے لئے حاضر ہوئے، مولانا محمد طاہرؒ۔ مولانا محمد جمالؒ تلوی۔ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹیؒ وغیرہ آپ کو بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ شہر میں لائے۔ آپ کے کمالات کا تمام شہر میں چرچا ہو چکا تھا۔ بڑے بڑے علماء و مشائخ وقت آپ کے فیض سے مالا مال ہوئے۔ اور ہزارہا مخلوقِ خدا آپ کے سلسلہ میں داخل ہوئی۔

Marfat.com

بادشاہ شہزادہ سلیم نورالدین جہانگیر کے (حالات وواقعات)

نورالدّین جہاں گیر جلال الدّین اکبر کا بیٹا تھا۔ اکبر اور جہاں گیر دونوں نے بزرگانِ چشت کو دیکھا تھا اور وہ انہی کے معتقد تھے۔ اکبر کے خیالات واثرات جہاں گیر کی فطرت میں داخل تھے۔ جو اکثر وبیشتر ظاہر ہوتے رہتے تھے۔ جہاں گیر نجومیوں کا معتقد تھا اپنے باپ کیطرح سے وہ بھی لوگوں کو مرید کرتا تھا۔ اس کی تلقین یہ ہوتی تھی کہ کسی مذہب کی دشمنی سے اپنے وقت کو گندہ مت کرو۔ اس کا عقیدہ تھا کہ آگ خدا کا نور ہے۔ دسہرہ دیوالی وغیرہ ہندؤں کے تہواروں کے وقت باقاعدہ جشن ہوتا تھا۔ ہندو برہمن باقاعدہ اسکی کلائی پر راکھی وغیرہ بھی باندھا کرتے تھے۔ اس میں یہ سیاست تھی کہ ہندو اور مسلمانوں کے

Marfat.com

مشترک بادشاہوں کو دونوں قوموں کو مذہبی جذبات کا ساتھ دینا چاہیئے۔

اکبر سال میں صرف تین مہینے گوشت کھاتا تھا۔ جہانگیر اتنا مرتاض تو نہیں تھا۔ البتہ اس نے اپنے باپ کی پیروی میں ہفتہ میں دو روز ذبح کی پابندی ضرور لگا دی تھی۔ اس کے نزدیک شراب نوشی اچھی نہیں تھی مگر جس قدر مفید ہو سکے۔ تو اس کے پینے میں کوئی مضائقہ بھی نہیں تھا۔

ان سب باتوں کے علاوہ ایک سب سے بڑی بات یہ تھی کہ بادشاہ کی محبوبہ بیگم ملکۂ نورجہاں جس کے ہاتھ میں بادشاہ نے حکومت کی باگ ڈور دے رکھی تھی وہ پکی شیعہ تھی۔

جہاں گیر نے سلطنت کے سب کام نورجہاں ہی کو سونپ رکھے تھے۔ اور اکثر نشہ کی حالت میں یہاں تک کہہ دیتا تھا کہ میں نے اپنی سلطنت نورجہاں کو بخش دی ہے۔ مجھے شراب اور کباب کے سوا اور کچھ نہیں چاہیئے۔ جہاں گیر کا وزیر آصف جاں

Marfat.com

بھی شیعہ تھا۔ اس لئے وہ جو چاہتی تھی۔ آسانی سے بادشاہ سے منوا لیتی تھی۔ نور جہاں کی ان من مانی اور دل چاہی کارروائیوں سے لوگ تنگ آ گئے۔

شاہی دربار کی تعظیم یہ تھی کہ لوگ بادشاہ کو سجدہ کریں۔ سجدۂ تعظیمی کا فتویٰ بھی بزورِ حکومت حاصل کر لیا گیا تھا۔ جب لوگ ان باتوں سے نہایت تنگ آ گئے تو بہت گھبرائے —— اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان واقعات کو بیان کیا۔ اور اس فتنے کے دفعیہ کے لئے درخواست کی۔ تو آپ نے فرمایا کہ جب تک ہم اپنے نفس پر تکلیف گوارا نہ کریں گے۔ تب تک مخلوق خدا اس فتنے سے خلاصی نہ پائیگی۔

Marfat.com

حضرت شیخ بدیع الدین کو لشکر شاہی میں تبلیغ کیلئے بھیجنا

آپ نے اپنے خلیفہ شیخ بدیع الدین سہارنپوری کو خلافت عطا فرما کر دینِ حق کی تبلیغ کے لئے شاہی لشکر آگرہ میں بھیج دیا۔ اور رخصت کے وقت شیخ بدیع الدین کو فرمایا کہ تمہیں شاہی لشکر میں بڑی مقبولیت اور کامیابی نصیب ہو گی۔ اور اگر کسی وجہ سے تم کو تکلیف بھی پہونچے تو تم ثابت قدم رہنا۔ اور ہماری اجازت کے بغیر وہاں سے نہیں آنا۔ اور اگر ثابت قدم نہ رہو گے۔ اور ہماری اجازت کے بغیر وہاں سے آؤ گے۔ تو خود بھی تکلیف اٹھاؤ گے۔ اور ہمیں بھی تکلیف پہونچے گی۔

لہٰذا شیخ بدیع الدین کو لشکر شاہی میں پہونچکر کر بڑی مقبولیت نصیب ہوئی۔ لشکر کے ہزارہا آدمی

آپ کے مرید ہو گئے ۔ حتیٰ کہ ارکانِ سلطنت بھی آپ کے مرید ہو گئے ۔ ہر روز اس قدر ہجوم ہوتا کہ بڑے بڑے امراء کو بھی بڑی مشکل سے شیخ کی زیارت نصیب ہوتی اس دوران میں آپ سے بہت کشف و کرامت بھی ظاہر ہوئیں ۔

آخر ان احوال کی اطلاع آصف جاں وزیر اعظم کو ہو گئی تو بہت برہم ہوا ۔ بہت بگڑا ۔ اور موقعہ پا کر بادشاہ جہانگیر کو حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خلاف بھڑکایا ۔ طرح طرح کے الزامات لگائے ۔ اور کہا کہ جہاں پناہ ! ہند کے ایک مشائخ زادے نے جو علوم عربیہ میں نہایت ماہر ہے ۔ اور مختلف درویشوں سے خلافت بھی پائی ہے اس نے مجددیت کا دعویٰ کیا ہے ۔ اور اس نے اپنے سیکڑوں خلفا دور دراز ملکوں میں بھیج دیئے ہیں ۔ لاکھوں آدمی اس کے اور اس کے خلفاءؒ کے مرید ہو چکے ہیں ۔ ایران ، توران ، بدخشاں ، اور کابل کے بادشاہ اس کے مرید ہو چکے ہیں ۔ اب ہندوستان کی سلطنت پر قبضہ کرنے کی تاک

Marfat.com

میں ہیں۔ ہمارے لشکر میں بھی اس کا ایک خلیفہ موجود ہے۔ اکثر سلطنت کے امیر وزیر بھی اس کے مرید ہو گئے ہیں۔ مثلاً

عبد الرحیم خانِ خاناں، خان اعظم، سیّد صدر جہاں خانِ جہاں، مہابت خاں، تربیت خاں، سکندر خاں، دریا خاں، مرتضیٰ خاں، وغیرہ یہ سب انکے حلقہ بگوش ہو گئے ہیں۔ خطرہ ہے کہ غفلت و کوتاہی برتنے میں کوئی مشکل پیش آئے۔ لہٰذا اگر جناب نے اس وقت اس کام کی روک تھام نہ کی تو پھر بعد میں اس سیلاب کو روکنا مشکل ہو جائے گا۔ اسلئے ابھی سے اس کا بندوبست کرنا چاہیئے۔

Marfat.com

وزیر کا مشورہ

سب سے پہلے خلیفہ شیخ بدیع الدینؒ کے پاس جانے سے لوگوں کو بند کیا جائے۔ اس کے بعد ان کے شیخ حضرت مجدد الف ثانیؒ سرہندی کو گرفتار کیا جائے۔ اگر وہ حکم عدولی کریں تو ان کو قید میں ڈالا جائے۔

بادشاہ کی گھبراہٹ

بادشاہ نے جب یہ باتیں سنیں تو بہت گھبرایا۔ اور یہ حکم دیا کہ شیخ بدیع الدین سے کوئی واسطہ نہ رکھے اس بات کے لئے بادشاہ نے جاسوس مقرر کر دئے۔ کہ وہ حضرت کے خلفائ کے بارے میں دن رات دربار میں خبریں پہونچاتے رہیں۔

Marfat.com

شیخ کے متعلق یہ مشہور کر دیا کہ یہ جادوگر ہیں۔ اسکے علاوہ لوگوں میں بدظنی پھیلانے کے لئے یہ مشہور کر دیا کہ حضرت مجدّد الف ثانیؒ اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے برابر سمجھتے ہیں۔

لہٰذا شیخ بدیع الدّین کے پاس لوگوں کے آنے جانے کی پابندی لگا دی گئی ان حالات کے باوجود بھی لوگ شیخ بدیع الدّین کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ لیکن جس کے حاضر ہونیکی بادشاہ کو اطلاع ہو جاتی۔ تو اس کو سزا دی جاتی۔

اس وجہ سے شیخ بھی لوگوں کو منع کرتے کہ تم میرے پاس نہ آؤ۔ شیخ صاحبؒ ان سب حالات اور واقعات کی اطلاع حضرت مجدد الف ثانیؒ کی خدمت میں برابر ارسال کرتے رہے۔

حضرت بھی ان کو تسلّی اور اطمینان دلاتے رہے

Marfat.com

حضرت مجدّد الف ثانی کے خلاف مشورے

اس دوران میں آصف جمال وزیر بادشاہ کو بھڑکاتا رہا۔ آخر کار دربار شاہی میں حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے قتل یا جلاوطنی یا قید کے مشورے ہونے لگے۔ روزانہ نئی سے نئی افواہیں پھیلائی جاتیں۔ جب ان افواہوں کی اطلاع شیخ بدیع الدین کو ہوئی۔ تو وہ گھبرا کر اکبر آباد سے سرہند کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی خدمت میں سرہند حاضر ہو گئے۔

جب شیخ صاحبؒ کے آنے کی اطلاع حضرت مجدّد الف ثانیؒ کو ہوئی۔ تو آپ شیخ صاحب پر بہت ناراض ہوئے۔ کہ میں نے تم کو ہر چند آنے سے منع کیا تھا۔ کہ وہاں سے میری اجازت کے بغیر نہ آنا۔ پھر تم کیوں چلے آئے — لہٰذا اب تم شاہی لشکر میں خلیفہ

Marfat.com

بنا کر بھیجنے کے قابل نہیں ہو ۔ اب تم آگرہ واپس ہرگز نہ جانا۔

شیخ صاحبؒ نے خیال کیا کہ حضرت نے یہ غصّہ کی وجہ سے واپس جانے سے منع فرمایا ہے ۔ اصل مقصد نہیں ہے ۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ جلد واپس چلا جاؤں ۔ چنانچہ اس غلط فہمی میں شیخ صاحبؒ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی اجازت کے بغیر پھر آگرہ واپس شاہی لشکر میں پہونچ گئے ۔

اب مخالفین کو اور موقعہ ملا

بادشاہ کو شیخ صاحب کے سرہند جانے ۔ اور پھر واپس آنے کی اطلاع کے ساتھ یہ بھی بھی پڑھائی کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ شیخ صاحبؒ کے ذریعہ سے فوج سے سازباز کر رہے ہیں ۔ اور اب وہ سرہند جاکر کوئی خصوصی پروگرام شاہی لشکر کیلئے لیکر آئے ہیں ۔ اب بغاوت کا سخت اندیشہ ہے ۔ اس لئے جلد کوئی کاروائی کرنی چاہیئے ۔ لہٰذا سوچ وچار کے بعد یہ طے پایا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے

Marfat.com

خصوصی مریدین کو جو بڑے بڑے عہدوں پر تھے ان کو دور دراز ملکوں میں بھیج دیا جائے۔ تاکہ یہ فتنہ ہی کھڑا نہ ہونے پائے۔ چنانچہ عبدالرحیم خان خاناں کو نظام حیدرآباد دکن۔ خانِ جہاں لودھی کو مالوہ خانِ اعظم کو گجرات، مہابت خاں کو کابل کی صوبیداری پر بھیج دیا۔ اور اسی طرح باقی حکام کو بھی جو حضرت کے خاص معتقد تھے۔ دور دراز صوبوں کا حاکم بنا کر بھیجدیا گیا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی دربار جہانگیری میں طلبی

جہانگیر کو حکام کے اپنی اپنی جگہ پہونچ جانے کی اطلاع مل گئی۔ اور اس کو ہر طرح سے اطمینان ہو گیا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خلاف اب کوئی کارروائی کی جائے تو کسی قسم کا کوئی اندیشہ نہیں۔ اس لئے بادشاہ نے ایک فرمان حضرت مجدد الف ثانیؒ

Marfat.com

کے نام جاری کیا۔ جس میں لکھا تھا کہ ہم آپ کی زیارت کرنے کے مشتاق ہیں۔ لہٰذا آپ اپنے سب خلفاء سمیت تشریف لے آئیں۔ اور دوسری طرف ایک فرمان حاکم سرہند کے نام لکھا کہ جس طرح ہو سکے حضرت مجدد الف ثانی رح کو ہمارے پاس بھیجدو۔

جب یہ حکم نامہ حضرت مجدد الف ثانی رح کے پاس پہونچا تو آپ نے اپنے... صاحبزادگان خواجہ محمد سعید اور خواجہ معصوم کو پوشیدہ طور پر پہاڑی علاقہ کیطرف بھیج دیا۔ اور اپنے اہل و عیال کو تسلّی و دلاسا دے کر خود پانچ مریدوں کو ساتھ لے کر روانہ ہو گئے۔ رخصت کے وقت اہل وعیال اور آپ کے معتقدین نے گھبراہٹ اور بے چینی ظاہر کی۔ حضرت نے سب کو تسلّی دی۔ اور صبر و تحمل سے کام لینے کی نصیحت کی۔ اور فرمایا کہ یہ تکلیف صرف ایک سال کے لئے ہے۔ اور پھر اس کے بعد آرام ہی آرام

Marfat.com

بادشاہ نے جب آپ کی تشریف آوری کی خبر سنی تو امراء کو آپ کے استقبال کے لیئے بھیج دیا۔ اور نہایت آرام کے ساتھ شاہی مہمان کی حیثیت سے آپ کا خیر مقدم کیا۔ اپنے محل کے قریب آپ کا خیمہ نصب کرایا۔ اور آپ کے ساتھیوں کے لیے بھی خیمے نصب کرائے۔

آخر بادشاہ نے آپ کو ملاقات کے لیۓ دربار میں طلب کیا۔ آپ دربار میں تشریف لے گئے۔ تو آداب شاہی جو خلاف شرع تھے آپ نے ادا نہ کیئے۔ بادشاہ کی جونہی نظر آپ پر پڑی تو وہ اسقدر متاثر ہوا۔ آداب شاہی نہ بجا لانے پر اس نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ یہ حال دیکھ کر وزیر حیران رہ گیا۔ اور بادشاہ سے کہا کہ حضور یہ وہ شخص ہے۔ جو اپنے آپ کو تمام انبیاء سے افضل بتاتا ہے۔

حضرت نے اس کے معقول جواب دے کر بادشاہ کی ایسی تسلی کی کہ وہ بول نہ سکا۔ اور

Marfat.com

اس کا غصہ دور ہو گیا۔ بادشاہ نے کہا کہ واقعی ہمارا خیال بھی ایسا ہی تھا۔ کہ آپ جیسے بزرگ صالح اور متقی سے اہل حق کی مخالفت کیوں ظاہر ہو گی۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا بادشاہ کو سجدہ کرنے سے انکار

جب وزیر نے دیکھا کہ میرا یہ داؤ بھی نہ چل سکا۔ تو اس نے بادشاہ سے کہا۔ جہاں پناہ! شیخ مجدد الف ثانیؒ نے آداب السلطنت کی کوئی رعایت نہیں کی۔ اس پر بادشاہ نے آپ سے وجہ دریافت کی۔

آپ نے فرمایا کہ میں نے آج تک خدا اور رسولؐ کے بتائے ہوئے آداب و احکام کی پابندی کی ہے۔ اس کے علاوہ مجھ کوئی آداب نہیں آتے بادشاہ نے ناراض ہو کر کہا مجھے سجدہ

Marfat.com

صوفی محلہ۔ سنبل ٹیر کوٹہ

کہا و ـــــ آپ نے فرمایا کہ۔

میں نے سوائے خدا کے نہ کسی کو سجدہ کیا ہے اور نہ کروں گا۔

بادشاہ نے غصہ میں بگڑ کر کہا، نہیں تم کو سجدہ کرنا پڑے گا۔

حضرتؒ نے بڑی دلیری سے کہا۔ تم مجھ سے ہرگز سجدہ نہیں کرا سکتے۔

جب بادشاہ کو یہ اندازہ ہو گیا کہ آپ کسی طرح سجدہ نہیں کریں گے۔ تو کہا اچھا آپ کے لئے سجدہ صرف اتنا ہے کہ سر کو ذرا خم کر دیں۔ سجدہ اور باقی آداب آپ کو معاف کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ مجھے آپ سے شرم آتی ہے۔ اور یہ کہ میری زبان سے ایک بات نکل گئی ہے۔ اس کو ضرور پورا ہونا چاہیے۔۔۔۔

حضرت نے فرمایا کہ میں اس بات کے لئے ذرا بھی سر نہ جھکاؤں گا۔

بادشاہ نے اپنے مقربین سے کہا کہ شیخ مجدد الف

صاحبؒ کے سر کو پکڑ کر ذرا جھکا دو۔ اور پھر انکو تحفے اور انعام دے کر رخصت کر دو۔۔۔ کیوں کہ مجھے ان سے بہت شرم آتی ہے۔

چنانچہ چند طاقتوروں نے مل کر آپ کے سر مبارک کو جھکانا چاہا اور بہت زور لگایا۔ کہ کسی طرح ذرا خم کر دیں۔ لیکن وہ اپنی ساری کوشش کے باوجود ناکام رہے۔ اور آپ کی پیشانی کو ذرا بھی جھکا نہ سکے۔ یہاں تک کہ زور لگانے کی وجہ سے حضرتؒ کی ناک مبارک سے خون جاری ہو گیا۔

اس کے بعد بادشاہ نے کہا کہ اچھا شیخ صاحبؒ کو اس چھوٹے دروازے سے جو آدمی کے قد سے بھی چھوٹا تھا۔ لیکر آؤ۔ کیونکہ اس سے گزرتے وقت تو سر کو جھکانا ہی پڑے گا۔ لیکن حضرت نے اس دروازے سے گزرنے کے لئے پہلے اپنا قدم نکالا۔ اور پھر سر کو پچھلی طرف جھکا کر داخل ہوئے۔ ۔۔ وزیر نے یہ حالت دیکھ کر بادشاہ

Marfat.com

کو اور بھڑکایا۔ کہ شیخ صاحبؒ جب آپ کے سامنے اس قدر تکبر کرتے ہیں۔ تو باہر نکل کر نہ جانے کس قدر شور برپا کریں گے۔ ایسا موقعہ پھر ہاتھ نہ آئے گا۔
لہٰذا شیخ صاحب کو ابھی قید کر لیا جائے۔ ورنہ پھر بعد میں بڑی پریشانی ہوگی۔ اور اس وقت پچھتانا کچھ مفید نہ ہوگا۔

قلعہ گوالیار میں آپ کی نظربندی

آخر بادشاہ وزیر کے بار بار اصرار کرنے پر حضرت کو قید کرنے پر رضامند ہوگیا۔ اور آپ کو گولیار کے قلعہ میں نظربند کرنے کا حکم دیدیا۔
جب آپ قلعہ گولیار میں پہونچے تو حاکم قلعہ شاہی حکم کے مطابق نہایت سختی سے پیش آیا۔ یہ دیکھ کر

گولیار یوپی کا ایک ضلع ہے جو آگرہ جھانسی کے درمیان واقع ہے

Marfat.com

آپ کے دوستوں میں سے ایک صاحب نے قلعہ کے
پہرہ داروں سے کہا کہ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ
بادشاہ نے ہمیں یہاں قید میں رکھا ہے؟
ہرگز نہیں۔ بلکہ یاد رکھو کہ ہم یہاں حکم الٰہی سے۔۔۔
آئے ہیں۔ اور اگر ہم چاہیں تو اللہ تعالیٰ کے حکم
سے تمہاری آنکھوں میں خاک ڈال کر ایک دم میں
باہر جا سکتے ہیں۔ بس اتنا کہکر اچھلے اور قلعہ کی
دیوار پر جا بیٹھے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے جب یہ حالت دیکھی تو
جھڑک کر فرمایا۔ کہ کیا مجھ میں اظہارِ کرامت کی طاقت
نہیں ہے۔ جو تم کر رہے ہو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ
ہم اس جفا کو برداشت کرنے کیلئے مامور ہیں۔

جب قلعہ کے پہرہ داروں نے یہ طاقت دیکھی تو
بہت نادم اور پشیمان ہوئے۔ اور حضرت مجدد الف
ثانیؒ کی خدمت میں پہونچ کر اپنے قصور کی معافی
مانگی۔ اور عرض کیا کہ ہمیں اس کا علم نہیں تھا۔
اس کے بعد وہ سب آپکے مرید ہو گئے۔

Marfat.com

قلعہ گوالیار کے غیر مسلم قیدی مسلمان ہو گئے اور سب آپ کے مرید ہو گئے

جب حضرت مجددؒ الف ثانیؒ قلعہ گولیار میں پہونچے۔ تو وہاں کئی ہزار غیر مسلم قیدی بھی گولیار کی جیل میں قید تھے۔ آپ نے ان سب کو راہ ہدایت پر د دیا۔ اب قید خانہ میں کوئی بھی ایسا نہ رہا جو آپ کے فیض روحانی سے محروم ہو۔ آپ نے سب کو درجہ ولایت پر پہونچا دیا۔
غرض آپ کے قدموں کے برکت سے وہی قید خانہ جنت کا نمونہ بن گیا۔ اب سب کے سب وہاں ساری ساری رات اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزارتے اور سجدہ میں پڑے رہتے۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ نے وہاں شمع روشن کر دی اور ایک ایسی جگہ کو اسلام کی نعمت بخشی۔ جہاں

Marfat.com

شاید کبھی بھی کوئی اسلام نہ پھیلا سکتا۔ وہاں پر اللہ تعالیٰ کو آپ کی برکت سے ہی اسلام کا بول بالا کرنا منظور تھا۔

جہانگیر کے خلاف اُمراء کی بغاوت

جب ہندوستان کے امراء اور ارکین سلطنت کو مثلاً عبدالرحیم خانِ خاناں، خانِ اعظم، سید صدر جہاں، اسلام خاں، مہابت خاں، خانِ جہاں لودھی، مرتضیٰ خاں، قاسم خاں، تربیت خاں، حیات خاں، سکندر لودھی، اور دریاں خاں وغیرہ جو حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مرید اور معتقد تھے آپ کی نظربندی کی خبر سنی تو آگ بگولہ ہو گئے۔ اور جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ آخر طے پا کہ کابل کے حاکم مہابت خاں کو اپنا سردار مقرر کیا جائے۔ اور خفیہ طور پر اپنی فوجیں کابل بھیج دی جائیں۔ کابل اور پشاور کے پٹھانوں کو

Marfat.com

جب یہ خبر لگی تو وہ مہابت خاں کے جھنڈے کے نیچے آکر جمع ہو گئے۔
چنانچہ مہابت خاں نے جب ہر طرح سے انتظامات مکمل کر لئے تو خطبہ سے اور سکّہ سے بادشاہ کا نام نکال دیا۔ اور کابل سے ہندوستان کی طرف چلا جب یہ خبر بادشاہ کو پہونچی تو بہت پریشان ہوا اور اسکے سوا کوئی چارہ نظر نہ آیا کہ مہابت خاں کا مقابلہ کیا جائے۔
چنانچہ بادشاہ خود ایک جرّار لشکر لیکر نکلا۔
ہندوستان کے سب امرا جہاں گیر کے خلاف ہو چکے تھے۔ لہٰذا ان سب نے مہابت خاں کا ساتھ دیا۔ آخر دریائے جہلم پر جہانگیر اور مہابت خاں کا مقابلہ ہوا۔ بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی جہانگیر کی فوج کے قدم اُکھڑ گئے۔ اور مہابت خاں کو فتح حاصل ہوئی۔ مہابت خاں نے جنگی چال سے بادشاہ کو گھیرے میں لیکر گرفتار کر لیا۔
وزیر بدتدبیر کو جب بادشاہ کی گرفتاری کا علم ہوا تو

Marfat.com

بہت گھبرایا۔ لیکن ایک پیش نہ گئی۔ آخر جا کر مہابت خان سے معافی مانگی۔
مہابت خاں وزیر سٹریر پر سخت ناراض ہوا۔ اور کہا کہ یہ ساری شرارت اور بدبختی تیری ہے۔ کہ تم نے ہی ہمارے حضرت کو قید کرایا اور اب معافی مانگ تا ہے۔ اس نے توبہ کی اور معافی مانگی۔ بادشاہ نے بھی معافی مانگی۔ اور کہا کہ میں نے حضرت مجدد الف ثانی کی قدر نہ کی۔ جہالت کے سبب مجھ سے یہ گستاخی ہوئی۔ اب میں اپنے کئے پر سخت نادم و پشیماں ہوں
بادشاہ سات دن تک مہابت خاں کے پاس نظر بند رہا۔ اس دوران میں بعض امراء نے حضرت کو تخت پر بیٹھانا چاہا۔
لیکن حضرت نے تخت پر بیٹھنا تو درکنار۔ قید سے نکلنا بھی پسند نہ کیا۔ بلکہ اسی اثناء میں حضرت نے پیغام بھیجا کہ مجھے سلطنت کی ہوس نہیں۔ اور مجھے یہ فتنہ و فساد ہرگز پسند نہیں۔ میں نے جو قید کی مصیبت اٹھائی ہے وہ کسی اور مقصد کے لئے ہے

Marfat.com

جب وہ مقصد پورا ہو جائے گا۔ تو رہائی خود بخود مل جائے گی۔ یہ جنگ باعث رکاوٹ ہے۔ لہذا اسے فوراً بند کر دیا جائے۔ اور بادشاہ کی اطاعت کی جائے۔

مہابت خاں کی نظربندی سے بادشاہ کی رہائی

جب مہابت خاں نے جہانگیر کو حضرتؒ کا پیغام سنایا تو وہ سخت حیران ہوا۔ اور آپ کی عظمت وہیبت سے گھبرا گیا۔

چنانچہ مہابت خاں نے حضرت مجددالف ثانیؒ کی رہائی کا عہد و پیمان لیکر بادشاہ کو پھر تخت پر بٹھایا۔ اور خود دست بستہ سامنے کھڑا ہو گیا۔ اور سوائے سجدہ کے تمام آداب شاہی بجا لایا۔ اور اپنے قصوروں کی معافی مانگی۔ بادشاہ نے بھی اس کے قصور کی معافی دیدی اور اسے شاہانہ مہربانیوں سے

Marfat.com

سرفراز فرمایا۔

حضرت کا قلعہ گوالیار کی قید سے رہا ہونا

اس کے بعد بادشاہ نے مجددؒ الف ثانیؒ کی رہائی کا حکم دیا۔ اور آپ کی ملاقات کا اشتیاق ظاہر کر کے تشریف لانیکی اجازت دی۔

حضرت مجددؒ الف ثانیؒ نے چند شرطیں حاضر ہونے کے لئے پیش کیں۔ جن کو بادشاہ نے خوشی سے منظور فرمایا۔ اس کے بعد حضرت مجدد صاحبؒ بڑی عزت واحترام کے ساتھ رہا کیے گئے۔

تین دن سرہند اپنے گھر قیام فرما کر آپ شاہی لشکر کے ساتھ آگرہ تشریف لے گئے۔ ولی عہد شہزادہ شاہجہاں اور وزیر اعظم نے آپ کا استقبال کیا۔ اور آپ کو شاہی مہمان خانہ میں نہایت ادب و احترام کے ساتھ ٹھہرایا گیا۔

Marfat.com

بادشاہ نے آپ کی پیش کردہ سب شرطوں کو پورا کیا

۱:۔ سجدہ تعظیمی بالکل بند کیا جائے

۲:۔ گاؤ کشی عام کی جائے۔ بادشاہ اپنے ہاتھ سے گائے ذبح کرے۔

۳:۔ ملک بھر میں جتنی بھی مسجدیں شہید کرائی گئی ہیں انھیں دوبارہ تعمیر کیا جائے۔

۴:۔ دربار عام کے دروازہ پر ایک مسجد بنوائی جائے۔

۵:۔ مقدمات میں شرعی احکام کی پیروی کی جائے اور مفتی و قاضی مقرر کئے جائیں

۶:۔ غیر مسلموں سے جزیہ وصول کیا جائے۔

۷:۔ باطل اور بری رسموں کو ختم کیا جائے۔

۸:۔ تمام قیدی رہا کئے جائیں۔

۹:۔ ہر شہر و قصبہ میں دینی تعلیم کے لئے مکتب اور مدرسے قائم کئے جائیں۔

غرض اسطرح سے اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام میں

Marfat.com

نئے سرے سے رونق اور تازگی بخشی۔ مسلمانوں کے دلوں کو بے حد خوشی ہوئی۔ نورِ اسلام سے ہر گھر میں اُجالا ہوگیا۔ شہروں اور سب گاؤں میں جگہ جگہ مسجدیں اور مدرسے بنوائے گئے۔ ہر روز ہزارہا آدمی حضرت مجددؒ الف ثانیؒ کے حلقہ میں حاضر ہونے لگے۔

بادشاہ گذشتہ گستاخیوں کی بابت بہت شرمندہ تھا۔ ہر روز اپنے خاتمہ بالخیر اور مغفرت کیلئے حضرت مجددؒ الف ثانیؒ سے التجا کرتا۔

حضرتؒ فرماتے کہ خاطر جمع رکھو۔ میں اس وقت تک بہشت میں داخل نہ ہوں گا۔ جب تک تمہیں اپنے ساتھ نہ لے لوں گا۔

Marfat.com

شاہجہاں کی اپنے باپ جہانگیر سے جنگ

شہزادہ خرم شہاب الدین شاہجہاں بن نورالدین جہانگیر بہت نیک طبیعت اور فرشتہ خصلت آدمی تھا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کا بہت معتقد اور مرید تھا۔ آصف الدولہ نورجہاں کے بھائی کا داماد تھا جس کی لڑکی ارجمند بانو بیگم بادشاہ شاہجہاں سے منسوب تھی۔ جس کا لقب ممتاز محل تھا۔ (جس کی یادگار تاج محل آگرہ ہے) حضرت مجدد صاحبؒ کے قید کے زمانے میں حضرت کے لئے کئی بار لڑا جھگڑا بھی تھا۔ اور حضرت کی رہائی کے لئے سفارش بھی کی تھی۔ —— اسی اثناء میں شاہزادہ کو خفیہ طور سے معلوم ہوا کہ اس کو ولی عہدی سے محروم کر کے شہریار[1] کو ولی عہد بنانیکی سازش ہو رہی ہے۔ تو

[1] شہریار سے شیر افگن کی لڑکی منسوب تھی جو نورجہاں کے بطن سے تھی شاہجہاں کی قابلیت کے مقابلے میں شہریار ایک طفل مکتب تھا۔ مگر داماد کی محبت میں اسنے سلطنت کی کامیابی اور خاندانی

باقی صفحہ

Marfat.com

مجبور ہو کر اس نے اپنے باپ کے ساتھ اعلان جنگ کر دیا
شہزادہ شاہجہاں کے ساتھ فوج بہت زیادہ تھی
بڑے زوروں پر باپ بیٹے کا مقابلہ ہوا۔ جہانگیر
پریشان ہو کر حضرت مجددؒ الف ثانی کی خدمت میں
حاضر ہوا۔ اور آپ سے فتح ونصرت کے لئے دعا کی
درخواست کی۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا
کہ جب تک میں زندہ ہوں ہندوستان کے تخت
پر تمہارا ہی قبضہ رہے گا۔
چنانچہ آپ کی دعا کی برکت سے شاہجہاں کو شکست
اور جہانگیر کو فتح حاصل ہوئی۔

(بقیہ صفحہ ۱۱۶ کا۔)

مصلحت کا بھی کچھ خیال نہ کیا اور پورے ملک میں ایک
فتنہ برپا کر دیا۔ نور جہاں کا بھائی اعتماد دولہ شاہجہاں
کا حامی اور نور جہاں کے مقابلہ پر تھا۔

Marfat.com

شاہجہاں کی حضرت کی خدمت میں حاضری

شکست کے بعد شاہجہاں نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ کہ میں تو شروع ہی سے آپ کا غلام رہا ہوں۔ اور ہمیشہ بادشاہ سے آپ کے لئے لڑتا جھگڑتا رہا ہوں اب آپ میری مدد فرمائیں۔

حضرت نے فرمایا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر لیا ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں ہندوستان پر تیرے باپ کی حکومت رہے گی۔ میرے بعد عنقریب تم ہی تخت پر بیٹھو گے۔ اور تمہارا لقب شاہجہاں ہوگا اور ایک عرصہ تک تمہاری ہی نسل میں سلطنت رہے گی۔ ... یہ سن کر شہزادہ بہت خوش ہوا۔ اور بطور تبرک حضرت کی ایک دستار لے گیا۔ جو عرصہ تک شاہانِ مغلیہ کے خزانے میں رہی۔

Marfat.com

بادشاہ کی حضرت سے عقیدت و محبت

بادشاہ جہانگیر کو اب حضرت مجدد الف ثانیؒ سے اتنی محبت ہوگئی تھی کہ وہ حضرت کے بغیر ایک پل کے لئے بھی جدا ہونا پسند نہ کرتا تھا۔ سفر کو آتے جاتے بھی حضرتؒ کو اپنے ساتھ رکھتا۔
چنانچہ حضرتؒ بھی کئی جگہ بادشاہ کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ اس طرح ساتھ رہنے کا بڑا فائدہ یہ ہوا کہ جو لوگ اپنی مجبوریوں کیوجہ سے حضرت کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے تھے ان کو حضرت سے فیض حاصل کرنے کا موقعہ مل گیا۔ اور جن جگہوں میں دینی مدارس نہ تھے وہاں حضرت کے حکم سے مدارس قائم کئے گئے۔ اور جو مسجدیں شہید ہوگئیں تھیں وہ ازسر نو تعمیر کی گئیں۔ اس طرح سے دین کا چرچا عام ہو گیا۔ اور لوگوں کی دینی و اخلاقی اصلاح بھی ہوگئی۔

Marfat.com

بادشاہ کی حضرت کے یہاں دعوت

حضرت مجدد الف ثانیؒ جب لاہور پہونچے تو اس شہر کی قطبیت شیخ طاہرؒ لاہوری کو عنایت فرمائی۔ اور پھر لاہور سے سرہند کی طرف روانہ ہوئے۔ جب سرہند پہونچے تو حضرت نے بادشاہ کی ضیافت فرمائی۔ کھانا کھانے کے بعد بادشاہ نے حضرت سے عرض کی کہ ایسا لذیذ کھانا میں نے زندگی میں کبھی نہیں کھایا۔ آپ اپنے باورچیوں سے فرمائیں کہ وہ ہمارے باورچیوں کو کھانا پکانا سکھائیں۔

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے باورچیوں سے ایسا کھانا نہیں پک سکے گا۔ چنانچہ جتنے دن بادشاہ سرہند میں رہا حضرت کے خانقاہ سے اس کے لیے کھانا جاتا رہا۔ ایک دن حضرتؒ نے بادشاہ سے کہا کہ مجھے اب سرہند ہی رہنے دو۔ لیکن بادشاہ نے

Marfat.com

آپ کی جدائی گوارہ نہ کی۔ اور آپ کی خاطر کچھ عرصہ سرہند میں اور قیام کیا۔ اس کے بعد بادشاہ دہلی روانہ ہوا اور حضرت کو بھی اپنے ہمراہ لیا۔

بادشاہ کی بیماری

ایک دفعہ بادشاہ جہانگیر بیمار ہو گیا۔ تو حضرت مجدد الف ثانیؒ بادشاہ کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے۔ تو اس وقت بادشاہ بستر پر پڑا تھا۔ اس میں اُٹھ کر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ تھی۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ جب بادشاہ کے بستر کے قریب تشریف لے گئے۔ تو بادشاہ نے اپنی صحت وشفا کے لئے حضرت سے دعا کی درخواست کی۔ حضرت نے وضو کے لئے پانی منگوایا۔ تاکہ نماز ادا کر کے بادشاہ کی شفا کے لئے دعا کریں۔ خادموں نے وضو کے لئے سونے کا لوٹا چاندی کے تھال میں

Marfat.com

رکھ کر پیش کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال کرنا حرام ہے۔

بادشاہ نے پوچھا حرام کسے کہتے ہیں؟

آپ نے فرمایا حرام وہ چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ اور اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہو۔

افسوس کہ بادشاہِ وقت کو دینِ اسلام سے یہ مناسبت۔ کہ اتنا نہیں سمجھے کہ حرام حلال کسے کہتے ہیں

بادشاہ بیگم ملکہ نور جہاں

جو پردہ کے پیچھے بیٹھی سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ کمال درجہ کی عقلمند تھی اُس نے بلوری لوٹا اور تھال وضو کے لئے بھیجا۔ آپ نے وضو کر کے نماز ادا کی اور نماز سے فارغ ہو کر بادشاہ کی صحت یابی کی دعا کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ تو بادشاہ کو فرمایا۔ کہ میں دعا کرتا ہوں اور تم روؤ۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے بادشاہ نے کہا۔ مجھے رونا تو نہیں آتا مگر اپنے سر کو ننگا کر لیتا ہوں۔ آپ کا دعا کرنا تھا کہ بادشاہ کی

Marfat.com

بیماری جاتی رہی۔ اُٹھ کر حضرت کی خدمت میں ہو بیٹھا۔ اور توبہ کی۔ حضرت نے اسے اپنا مرید بنالیا۔

واقعات

ایک دن بادشاہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے درِ دولت سے اُٹھ کر لشکر سمیت واپس آرہا تھا۔ راستے میں لوگوں کے مکانوں کو دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ گھر کیسے بے جا بنے ہوئے ہیں۔ ان سے تو ہمارے شیخ صاحب کی سواری کو آنے جانے میں دقت ہوتی ہوگی۔ اس لئے ان مکانوں کو فوراً گرادو۔
چنانچہ وہ مکان اسی وقت گرادیے گئے۔
جب حضرتؒ کو اس بے جا کام کا پتہ لگا تو بادشاہ کو بہت جھڑکا۔ اور کہا کہ ہم درویش و غریب آدمی ہیں۔ ہمیں آمد و رفت میں کوئی دقت نہیں۔ یہ دقت اور تکلیف تو بادشاہوں کو ہوا کرتی ہے۔

Marfat.com

بادشاہ نے حضرت کی خاطر مکانات کے مالکوں کو بہت سا روپیہ دیا۔ تاکہ وہ کہیں اور جگہ مکان بنا لیں۔

اسی طرح کا ایک دوسرا **واقعہ** ہے کہ بادشاہ کی طبیعت بھی عجیب قسم کی تھی۔ چونکہ سودائی مزاج تھا۔ اس لئے اس سے کام بھی سودائیوں جیسے ظہور میں آتے تھے۔

چنانچہ انھیں دنوں سرہند میں آدھی رات کے وقت حضرت مجدد الف ثانیؒ بادشاہی مجلس سے اُٹھکر اپنے دولت خانہ کی طرف چلے جارہے تھے۔ اتنے میں حضرت نے اثناءِ راہ میں دیکھا کہ شہر ہند کے دو رئیسوں کو ننگے سر پس پشت ہاتھ باندھے لے جارہے ہیں۔ آپ نے پوچھا کہ انھیں ایسی بے عزتی سے کہاں لئے جارہے ہو۔؟

انہوں نے کہا کہ بادشاہ کا حکم ہے کہ انھیں سخت بے عزتی سے قتل کردو۔ اب ہم انھیں قتل کرنے کے لئے لے جارہے ہیں۔

Marfat.com

حضرت نے انھیں وہیں ٹھہرایا اور خود بادشاہ کی طرف واپس لوٹ گئے۔ بادشاہ بستر پر لیٹا پڑا تھا۔ حضرت نے جا کر خواب کا پردہ ہلایا۔
بادشاہ نے پوچھا کون ہے۔؟ جو اس وقت پردہ کو ہلاتا ہے۔
حضرت نے فرمایا میں ہوں احمدؒ!
بادشاہ یہ سن کر حیران رہ گیا۔ کہ حضرت اس وقت کیوں تشریف لائے۔ اور عرض کیا کہ جناب تو ابھی یہیں تشریف فرما تھے۔ اس وقت تکلیف کرنیکی کیا وجہ ہے۔؟
حضرت نے ان دونوں رئیسوں کی سفارش کی۔
بادشاہ نے کہا یہ دونوں میرے استقبال کیلئے نہیں آئے تھے۔ اس لئے میں نے اب ان کے قتل کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ لیکن ابھی تک میرا کوئی حکم ٹلا نہیں۔ حضرت نے فرمایا انھیں معاف کر دو۔ بیگم نے (جو حضرت کی معتقد تھی)
بادشاہ کو کہا کہ تمہاری خیریت اسی میں ہے کہ جلدی

معاف کر دو نہیں تو اور مصیبت میں پھنسو گے۔"
بادشاہ نے عرض کیا کہ میں نے جناب کی خاطر انھیں بخشا۔ لیکن ان کے ہاتھ ضرور کاٹنے چاہئیں۔ تاکہ میرا حکم خالی نہ جائے۔ حضرت نے پھر فرمایا کہ معاف کر،

بادشاہ نے عرض کی کہ میں نے یہ بھی معاف کیا۔ لیکن ان کے سَو سَو کوڑے ضرور لگوائے جائیں۔
آپ نے فرمایا ایسی باتیں مت کہو، بالکل معاف کر دو۔ بادشاہ نے پھر عرض کی کہ میرا حکم کبھی رد کیا نہیں گیا۔ لیکن آنجناب کی خاطر میں انھیں بالکل معاف کرتا ہوں۔
حضرتؒ نے فرمایا کہ وہ شہر کے معزز لوگوں میں سے تھے۔ تم نے انھیں بے عزّت کیا ہے ــــ لہٰذا اب تم ان کو خلعت اور مال و زر دو۔ تاکہ پھر انھیں عزت حاصل ہو ـ
بادشاہ نے عرض کی۔
میں نے آپ کے حکم سے ایک ان کی جان بخشی کی۔

Marfat.com

اب آپ ان کے لئے اور چیزوں کے لئے فرماتے ہیں، اس وقت خزانوں اور خلعتوں کا تحویلدار مجھے معلوم نہیں کہ کہاں ہے؟

حضرت نے فرمایا کہ جو خاص خلعتیں خواب گاہ میں موجود ہیں یہی دے دو۔ تم بادشاہ ہو جس وقت چاہو۔ اور منگوالینا۔

بیگم نے بادشاہ کو کہا کہ جو کچھ بھی حضرت فرماتے ہیں جلدی دے کر رخصت کرو۔ کہ کہیں اور آفت نہ آجائے۔

بادشاہ بھی ڈرا ہوا تھا۔ غرض جو کچھ آپ نے فرمایا تھا۔ وہ ان کو فوراً دیدیا۔ دو خاص خلعتیں اور دو ہزار روپے دئے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ خلعتیں اور روپے لیکر جہاں سپاہیوں کو کھڑا کر کے آئے تھے۔ پہونچے۔ اور دونوں رئیسوں کو رہا کیا۔ اور خلعت و روپیہ دے کر بڑی عزت سے شہر میں لائے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی کرامات کا بیان

(۱) .... حضرت غوث الاعظمؒ کا تشریف لانا

ایک رات حضرت مجددؒ الف ثانیؒ سے لوگوں نے درخواست کی کہ حضرت غوث الاعظمؒ قطب ستارے سے تشریف لائیں۔

لہٰذا آپ کی توجہ سے قطب ستارے شق ہوئے۔ اور لوگوں کی خواہش کے مطابق حضرت غوث الاعظم نمودار ہوئے۔ جنھیں لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ انہوں نے حضرت کی تجدید الف اور قیومیت کا اقرار کیا۔ اور پھر قطب ستارہ کی طرف واپس تشریف لے گئے۔

Marfat.com

کرامت ۲

خانِ خاناں کو کامیابی عطا ہوئی

عبدالرحیم خانِ خاناں حضرت کا مخلص مرید تھا۔ وہ عرصہ سے دکن کا حاکم تھا۔ بادشاہ کے وزیر بدتدبیر سے ان کی بنتی نہ تھی۔ وزیر شریر نے بادشاہ سے کہکر اسے معزول کرا دیا۔

خانِ خاناں اور اس کے لڑکوں کے حق میں بدگمان ہو گیا۔ خطرہ تھا کہ کہیں قتل نہ کرا دے۔

اس بارے میں اس نے حضرت مجدد الف ثانیؒ سے مدد چاہی۔ آپ نے فرمایا کہ خاطر جمع رکھو۔ تمہارا کام پہلے سے بھی اعلیٰ ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ بہترین کرے گا۔

خدا کا کرنا کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر خانِ خاناں کو دکن کی سرداری کا حکم مل گیا۔ اور بادشاہ نے انعام واکرام سے نوازا۔

Marfat.com

کرامت ۳۲

آگ سے محفوظ رہنا

ایک دفعہ سفر میں حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے باطنی توجہ کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ آج کوئی بلائے عظیم نازل ہو گی۔ اور ساتھیوں کو پڑھنے کے لئے یہ دعا بھی فرمائی۔ تاکہ وہ اس بلا سے محفوظ رہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؕ

کچھ دیر بعد بعض گھروں میں ایسی آگ بھڑکی کہ لوگ بھی اسکو بجھا نہ سکے۔ اور اکثر لوگوں کے گھر بار اور مال و اسباب جل کر راکھ کا ڈھیر ہو گئے۔ اور جس جس نے یہ مذکورہ بالا دعا پڑھی وہ خدا کے فضل و کرم سے صحیح سلامت رہے۔

Marfat.com

کرامت ۶۴

لڑکے کی عمر دراز ہونا

حضرت کے ایک عزیز کے ہاں اولاد تو ہوتی تھی۔ لیکن کوئی بچہ بچتا نہ تھا اور چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان رہتے تھے۔ ایک دفعہ جب ان کے لڑکا پیدا ہوا تو انھوں نے اس لڑکے کو حضرت مجدد الف ثانیؒ کی خدمت میں پیش کیا۔ اور عرض کیا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا اور بڑا ہو تو حضرت کی غلامی میں رہے گا۔

حضرت نے توجہ کے بعد فرمایا کہ اس کا نام عبدالحق رکھو انشاءاللہ زندہ رہے گا۔ اور بڑی عمر پائے گا۔ چنانچہ حضرتؒ کی دعا کی برکت سے وہ لڑکا زندہ رہا اور بڑی عمر پائی۔

....

Marfat.com

کرامت ۵

دوسری بیوی سے اولاد کی بشارت

ایک امیر نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں جوانی سے گزر کر بڑھاپے کو پہونچ گیا ہوں۔ مگر کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

للّٰہ آپ میرے حال پر توجہ فرمائیے۔!

حضرت کچھ دیر مراقبہ میں رہے اور فرمایا کہ لوحِ محفوظ میں اس بیوی سے کوئی اولاد نہیں پائی جاتی۔ ہاں اگر دوسری شادی کروگے تو بیشک اس سے اولاد ہوگی۔ اور وہ تمہارے بعد تمہاری یادگار رہے گی۔

خدائے تعالیٰ کی شان اس کی بیوی نے بفضلِ الٰہی وفات پائی۔ اس کے بعد اس شخص نے دوسری شادی کی جس سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئے

Marfat.com

کرامت نمبر ۶

ایک مرتبہ کسی مرید کو فرمایا کہ تجھ کو ملّت ابراہیمی ملی ہے اس کو یقین نہ آیا۔ آپ نے رات کو ابراہیم علیہ السلام سے تصدیق کرا دی۔ جب وہ صبح کو حاضر ہوا تو رات کی تمام کیفیت آپ نے بیان فرما دی۔ یہ سنتے ہی وہ قدموں پر گر پڑا۔ اور معافی چاہی۔

کرامت نمبر ۷

حضرت کی سب سے بڑی کرامت یہی ہے کہ ہزاروں کافر آپ کے دستِ مبارک پر مسلمان ہوئے۔

کرامت نمبر ۸

ایک جذامی نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کرائی۔ آپ نے توجہ فرمائی اسکو فوراً آرام ہو گیا۔

کرامت نمبر ۹

مولانا محمد یامین کئی برس سے شدّت کی بیماری میں مبتلا تھے دواؤں اور دعاؤں سے کچھ نہ ہوتا تھا۔

Marfat.com

حضرت کی خدمت میں اس نے ایک عریضہ ارسال کیا۔ اور دعا کے لئے التجا کی۔ حضرت نے اسے جواباً تسلّی دی اور اپنا کرتا مبارک ارسال کیا۔ اس نے وہ کرتہ پہن لیا۔ اور فوراً تندرست ہو گیا۔

کرامت نمبر۱۰

حضرت کا جب انتقال ہوا تو حضرت کے صاحبزادہ شیخ محمدؐ صادق کے مقبرے میں دوسری قبر کی گنجائش نہ تھی۔ تو حضرت ..... کیلئے صاحبزادہ کی قبر مشرق کی طرف سوا گز ہٹ گئی۔ اور حضرت وہیں مدفون ہوئے۔

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی وفات حسرت آیات

شب برات ۱۰۳۴ھ ہجری کو اپنی وفات کے متعلق آپ نے فرمایا کہ میری وفات اسی سال ہوگی۔

عید الضحیٰ کی نماز کے بعد آپ گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے لئے دنیا سے کوچ کرنے کا وقت نزدیک آگیا ہے۔ میری عمر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے مطابق ہوگی۔

لہٰذا میں تم سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ قرآن مجید اور سنّت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا اور اس کو کبھی ترک نہ کرنا۔ پھر چار پانچ روز کے بعد حضرت کو ضیق النفس کا درد شروع ہوگیا پھر ایک دن آپ اپنے والد ماجد کے مزار پر تشریف لے گئے۔ اور وہاں دیر تک مراقبے میں رہے۔

Marfat.com

پھر اپنے جدّ اکبر حضرت امام رفیع الدینؒ کے مزار پر تشریف لے گئے۔ اور وہاں بھی دیر تک مراقبہ کیا۔ اور سب قبرستان والوں کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ اور پھر وہاں سے گھر تشریف لے آئے۔ ۲۲ صفر الخیر ۱۰۳۴ھ ہجری کو اپنے مریدین اور خلفاء کو جمع کیا۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وہ سب کچھ عطا فرما چکا جو کچھ بشر کو دیا جا سکتا ہے۔

یہ سن کر آخری وقت کا سب کو یقین ہو گیا۔

آپ نے اپنا تمام لباس فقراء کو خیرات کر دیا۔ وفات سے پہلے جو جمعہ تھا۔ جامع مسجد میں آکر بہت سی وصیتیں فرمائیں۔ اور زیادہ تر سنّت کی پیروی کرنے پر زور دیا۔ اور فرمایا کہ میری تجہیز و تکفین سنّت کے مطابق کرنا۔ اور کوئی شخص میرے ستر کو نہ دیکھے۔ غسل کے وقت میرے دو لڑکے اور دو بڑے خلفاء کے سوا کوئی میرے نزدیک نہ آئے۔

اس کے بعد مرض کا غلبہ زیادہ ہو گیا۔ اس کے باوجود بھی آپ نے تہجد کی نماز با وضو کھڑے ہو کر ادا فرمائی۔

Marfat.com

آخر وقت تک نماز جماعت سے ادا کرتے رہے۔

امامت آپ کے بڑے صاحبزادے خواجہ محمد سعیدؒ خزینۃ الرحمہ کراتے رہے۔ آخر تک آپ کے معمولات میں کوئی فرق نہ آیا۔ صبح کی نماز بھی جماعت سے ادا فرمائی۔ نمازِ اشراق بھی پڑھی۔ دعائیں اور وظیفے کا ورد بھی کیا۔

اس کے بعد فرمایا کہ پیشاب کی حاجت ہے۔ برتن لاؤ برتن لایا گیا۔ پھر برتن یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ اب اتنی فرصت نہیں کہ پیشاب کر کے تازہ وضو کروں۔ اب تو میں وضو سے ہوں مجھے فرش پر لٹا دو۔

چنانچہ آپ کو حسبِ ارشاد فرش پر لٹا دیا گیا۔ اور اللہ اللہ کہتے ہوئے اپنے مولی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ کا انتقال پر ملال بعمر ۶۳ تریسٹھ سال ۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ ہجری بروز منگل بوقت اشراق ہوا۔

دفن آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھ کو میرے فرزند محمد صادق کے پاس دفن کرنا۔ جب

Marfat.com

قبر کھودنے کا ارادہ کیا تو جگہ اتنی وسیع نہ تھی کہ قبر کھودی جاسکے۔ جسوقت آپ کا جنازہ لے جاکر رکھا تو خواجہ محمد صادق کی قبر خود بخود تقریبًا ایک ہاتھ مشرق کی طرف ہٹ گئی۔ اور جگہ وسیع ہو گئی۔

تب مغرب کی جانب قبر کھودی گئی۔ اور آپ کو اسی قبے میں دفن کیا گیا۔ جو آج تک لوگوں کیلئے زیارت گاہ بنی ہوئی ہے

اور جس کو پھر سیٹھ حاجی ولی محمدؐ صاحب بمبئی والوں نے زرِ کثیر خرچ کرکے بنوایا ہے۔ ؎

Marfat.com

مسجد مقدس حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی نقشبندی سرہندی رح

آستانہ عالیہ مجددیہ سرہند شریف میں حضرت امام ربانیؒ مجدد الف ثانی کی مسجد مقدس کو کعبہ شریف سے خاص نسبت حاصل ہے۔

حضرت خواجہ محمد معصوم قیوم ثانیؒ کے زمانہ میں اس مسجد کو وسیع کیا گیا۔ کیونکہ ہزارہا نمازی پنج وقت نماز میں شامل ہونے لگے۔ اور مسجد قدیم ناکافی ہوگئی اسلیئے اس کو وسیع کرنے کا ارادہ کیا گیا۔

جب تربیت خاں کو (جو اس درگاہ کا مرید تھا) پتہ لگا کہ حضرت قیوم ثانیؒ معصوم زمانی مسجد کو وسیع کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس نے عرض کی کہ میری خواہش ہیکہ یہ سعادت میں حاصل کروں۔ حضرت معصوم صاحبؒ نے اسکی درخواست کو منظور فرمایا اور مسجد کی توسیع اور

Marfat.com

تعمیر خانقاہ کی اجازت فرمائی۔
تربیت خاں نے سنہ ۱۰۴۶ ہجری میں نہایت عالی شان
اور وسیع مسجد اور خانقاہ تعمیر کی۔
اور مسجد کے جنوب کی طرف حجرے بنوائے۔ جن
میں اب باہر سے آنے والے مہمان ٹھہرتے ہیں
اور ہر طرح کا آرام حاصل کرتے ہیں۔
اللہ تعالے بنانے والوں کو جزائے خیر
عطا فرمائے۔
آمین ثم آمین

حضرت مجددّ الف ثانیؒ کی اولاد

آپ کی بیوی صاحبہ دختر نیک اختر شیخ سلطان رئیس
اعظم تھا نیسر کی تھیں ان کے بطن سے سات صاحبزادے
اور تین صاحبزادیاں ہوئیں۔

۱:۔ حضرت خواجہ محمد صادق رح
۲:۔ حضرت خواجہ محمد سعید رح
۳:۔ حضرت خواجہ محمد معصوم رح
۴:۔ حضرت خواجہ محمد فرخ رح
۵:۔ حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رح
۶:۔ حضرت خواجہ محمد اشرف رح
۷:۔ حضرت خواجہ محمد یحییٰ رح

Marfat.com

صاحبزادیاں

۸ :- بی بی رقیہ بانو آپ کا شیر خوارگی کے زمانے میں انتقال ہو گیا

۹ :- بی بی ام کلثوم آپ کا چودہ سال کی عمر میں ۸ ربیع الاول ۱۰۲۵ھ ہجری میں انتقال ہوا۔

۱۰ :- بی بی خدیجہ بانو آپ صاحب اولاد ہوئیں

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ

آپ ۱۰۰۰ہجری میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے آثار سعادت اور انوارِ ولایت آپ کی پیشانی مبارک سے ظاہر تھے۔ اکابر اولیاء میں سے تھے۔

آپ کے دادا حضرت مخدوم شیخ عبدالاحدؒ صاحب نے بچپن ہی سے آپکو اپنی تعلیم و تربیت میں رکھا۔

حضرت مجددؒ الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد فرمایا کرتے تھے کہ تمہارا یہ لڑکا مجھ سے حقائق و معارف کی ایسی ایسی عجیب و غریب باتیں دریافت کرتا ہے کہ ان کا جواب دینا دشوار ہوتا ہے۔

حضرت مجددؒ الف ثانیؒ جب جمادی الآخر ۱۰۰۸ہجری میں دہلی حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی خدمت میں تشریف لے گئے۔ تو یہ صاحبزادہ صاحب بھی ہمراہ تھے۔ چنانچہ یہ بھی حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی نظر قبولیت میں آکر ذکر و مراقبہ اور جذبہ و نسبت سے مشرف ہو گئے

Marfat.com

غرض یہ کہ آپ نے تھوڑی عمر ہی میں وہ کمالات حاصل کئے۔ جو دوسروں کو بڑی عمر میں بھی حاصل نہیں ہوتے۔

چنانچہ ایک درویش سلوک کی تکمیل کر کے شیخ کامل سے خلافت حاصل کرنے کے بعد حضرت خواجہ باقی باللہؒ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنے حالات اسی غرض سے بیان کئے کہ اگر آپ کے پاس بھی یہی کچھ ہے جو کچھ میں حاصل کر چکا ہوں۔ تو میں آپ کو کیوں تکلیف دوں۔ اور اگر کچھ زیادہ ہے تو استفادہ کروں۔ (اس کے جواب میں) حضرت خواجہ باقی باللہؒ صاحب نے خواجہ محمد صادقؒ صاحب کو طلب فرما کر ان کے احوال پوچھنے شروع کئے۔ تو خواجہ محمد صادقؒ نے آٹھ سال کی عمر میں اپنے وہ حالات بیان کئے جو اس پچاس سالہ شیخ سے کہیں زیادہ تھے۔ اس پر وہ درویش بہت شرمندہ ہوا۔

حضرت خواجہ محمد صادقؒ بچپن ہی سے کشفِ قلوب اور کشفِ قبور میں نہایت اعلیٰ نظر تھے۔

چنانچہ حضرت خواجہ باقی باللہؒ صاحب ہونے والے امور (کا مولد) کی نسبت آپ سے پوچھا کرتے تو آپ اپنے کشف کے ذریعہ

Marfat.com

جواب دیتے۔ اور جب قبروں پر لے جا کر مردوں کے حالات پوچھتے تو آپ صاف صاف سارا حال فوراً بیان کر دیتے

آپ کے چچا شیخ مسعودؒ

تجارت کی غرض سے قندہار، خراسان کی طرف روانہ ہوئے آپ بھی ان کے ساتھ اپنے جدّ بزرگوار کے مزار تک وداع کرنے کے لئے گئے۔ مزار مبارک پر ایک گھڑی مراقبہ کرنے کے بعد فرمایا۔ کہ میرے دادا جان چچا صاحب کو اس سفر سے منع فرماتے ہیں۔ چونکہ آپ کم سن تھے۔ اسلئے بچہ سمجھ کر آپ کی بات کا کچھ خیال نہ کیا۔ آخر شیخ مسعودؒ نے اسی سفر میں انتقال فرمایا۔

جب سرہند شریف میں مرض طاعون کا بہت زور ہوا تو خواجہ محمد صادقؒ صاحب نے فرمایا کہ وبا کوئی تر لقمہ چاہتی ہے۔ جب تک میں نہ مرجاؤں گا۔ یہ ختم نہ ہوگی۔ چنانچہ آپ کو بخار ہو گیا اور دوشنبہ ۹ ربیع الاول ۱۰۲۵ ہجری کو انتقال فرمایا۔

Marfat.com

آپ نزع کے وقت فرماتے تھے

کہ اب اللہ تعالیٰ لوگوں سے یہ مصیبت وو با دور فرمادے گا۔ اگر میرے انتقال کے بعد کوئی شخص اس مرض میں مبتلا ہو تو میرا نام لکھ کر اس کے گلے میں ڈالدیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفائے کلی عطا فرمائے گا۔

چنانچہ واقعی آپ کے وصال کے بعد کوئی شخص اس مرض میں مبتلا نہ ہوا۔ اگر کوئی بیمار ہوتا بھی۔ تو آپ کا اسم مبارک (خواجہ محمد صادقؒ) لکھ کر اسکے گلے میں ڈالتے ہی وصحتیاب ہو جاتا۔

آپ کی اولاد میں صرف ایک صاحبزادہ شیخ محمد صاحبؒ تھے جن کی اولاد کا سلسلہ آج تک جاری ہے

اور شیخ محمد صاحبؒ کے تین صاحبزادے۔ اور ایک صاحبزادی ہوئی جن سے اولاد بہت بڑھی۔

صاحبزادوں کے نام یہ ہیں۔

Marfat.com

۱: شیخ محمد ابراہیمؒ ۲: شیخ محمد عابدؒ
۳: شیخ محمد زاہدؒ اور لڑکی کا نام رابعہؒ ہے

حضرت خواجہ محمد سعیدؒ خازن الرحمۃ

آپ حضرت مجددالف ثانیؒ شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کے دوسرے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ ماہ شعبان ۱۰۰۵ھ ہجری کو پیدا ہوئے۔ حضرت قیوم اوّل مجددالف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ۔
ایک دفعہ میرے فرزند محمد سعیدؒ بچپن میں جبکہ چار پانچ سال کے تھے بیمار ہوگئے۔ جب ان سے پوچھا گیا بیٹا کیا چاہتے ہو۔ تو کہا کہ مَیں حضرت خواجہ (باقی باللہ) کو چاہتا ہوں۔ جب یہ بات حضرت خواجہ نے سنی۔ تو فرمایا۔
محمد سعیدؒ بڑا دانا ہے۔ اس نے غائبانہ ہی ہم سے نسبت لے لی ہے۔ حضرت سعیدؒ عصر خواجہ محمد سعیدؒ نے ظاہری اور باطنی علوم اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں انتہائی درجہ حاصل کئے۔ اور شیخ محمد طاہر لاہوریؒ سے اکثر کتابیں پڑھیں

Marfat.com

بعض کتابیں اپنے بڑے بھائی خواجہ محمّد صادق صاحبؒ سے پڑھیں۔ سترہ اٹھارہ برس کی عمر میں۔ علوم ظاہری و باطنی سے فارغ ہو کر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ معقول و منقول کی مشکل سے مشکل کتابیں پوری قابلیت سے پڑھائیں اور بعض کتابوں پر حواشی بھی لکھے۔ انہی میں سے تعلیق مشکوٰۃ المصابیح بھی ہے۔ فقہ میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے اور مشکل سے مشکل مسائل کو معمولی توجہ سے حل فرما دیتے تھے۔ ایک روز حضرت مجدّد الف ثانیؒ نے ان دونوں بھائیوں خواجہ محمد سعیدؒ اور خواجہ محمّدؒ معصومؒ کے متعلق فرمایا۔ کہ جب محمد صادقؒ مرحوم کا انتقال ہو گیا۔ تو میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اب کوئی ایسا فرزند جو فضائلِ ظاہری اور احوالِ باطنی میں کمال رکھتا ہو کہاں سے پاؤں گا۔ آخر حق سبحانہٗ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے یہ دونوں بھائی اسکے قائم مقام عنایت فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ

حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک قطب کے دو امام ہوتے ہیں۔ سو تم دونوں بھائی میرے امام ہو۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد سعیدؒ اشراقِ قلوب اور کشفِ قبور میں کامل درجہ رکھتے تھے۔

آپ کی بشارات آپ کے ارشاد کے عین مطابق ہوتی تھیں۔ چنانچہ مرحوم وزیر خاں کی زوجہ نے حضرت خواجہ محمد سعیدؒ کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا کہ میرے بارے میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے لڑکا عطا فرمائے۔ آپ نے توجہ کے بعد جواب میں لکھا کہ اطمینان رکھو اللہ تعالیٰ عنقریب تم کو لڑکا عطا فرمائے گا۔ جب اسکی مدت حمل پوری ہوگئی اور لڑکا پیدا ہوا تو وزیر خاں لاہور سے لڑکا پیدا ہونیکی خبر اور نذرانہ لے کر حضرت خواجہ محمد سعیدؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

کرامات

آپ کی کرامات بے شمار ہیں۔ یہاں اختصار کی وجہ سے چند ایک کرامات درج کی جاتی ہیں۔

کرامت ۱: بادشاہی لشکر میں ایک فقیر تھا۔ جو بے تکلف لوگوں کے گھروں میں جا گھستا تھا

آتے جاتے اسے کوئی آدمی نہ دیکھتا۔ گھر کے مالک کو جرأت نہ ہوتی کہ اُسے کچھ کہے۔ شاہی لشکر میں حضرت خازن الرحمت خواجہ محمد سعیدؒ کا ایک مخلص مرید بھی تھا۔ اس کے گھر میں بھی وہ فقیر جا گھسا۔ آپ کے مرید نے اُسے جھڑکا۔ تو فقیر نے اسے بھی پکڑ کر گرا لیا۔ اور اس کی چھاتی پر چڑھ بیٹھا۔ اس نے مجبور ہو کر حضرت خازن الرحمتؒ کی طرف توجہ کی۔ اسی وقت آپ نے ظاہر ہو کر اس فقیر کو جھڑک کر گھر سے باہر نکال دیا۔ اور اپنے مرید کو اسکے پنجے سے رہائی دلائی۔

کرامت ۲ ایک دفعہ آپ نے اپنے دولت مند نوجوان مرید کو آستین میں چھپایا اور فرمایا دیکھ — اس آستین میں اس نے باغ دیکھا جو بہشتی باغ کی طرح تھا۔ ایسا باغ اس نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ دیر تک اس باغ کی سیر کرتا رہا۔ دوپہر سے لیکر شام تک وہاں رہا جب اسکے چہرے سے آستین اٹھائی گئی۔ تو صرف ایک گھڑی گزری تھی۔

کرامت ۳ ایک دن آپ کی مجلس میں اصحابؓ کا ذکر ہو رہا تھا۔ اسی اثناء میں ابو سفیان کا بھی ذکر آیا تو آپ کے فرزند شاہ لطیف اللہ کے دل میں ابو سفیان کے

Marfat.com

مراتب کو سن کر کراہت پیدا ہوئی۔ بلکہ کچھ کہنا بھی چاہا۔ یہ خیال
آتے ہی حضرت خازن الرحمت نے فرمایا کہ ـــــ
بابا! ابو سفیان کے بارے میں کچھ نہ کہنا۔ کیونکہ پہلے کچھ معاملہ ٹھیک
نہ تھا ـــ لیکن بعد میں پھر درست ہو گیا۔

کرامت ۱۴۷ حضرت خازن الرحمتؒ صبح سے شام تک اپنے
شاگردوں کو سبق پڑھایا کرتے تھے۔ ہر روز ایک فاختہ آپ
کے درس کے مقابل درخت کی شاخ پر بیٹھی رہتی تھی۔ ایک
دن حضرت خازن الرحمتؒ نے فرمایا کہ کیا کروں یہ جانور ہے۔
اگر ـــ یہ انسان ہوتا تو اس کی استعداد اس قسم کی تھی کہ
اپنے وقت کے بڑے اولیاء سے ہوتی۔
کہتے ہیں کہ حضرت خواجہ محمد سعیدؒ خازن الرحمت نے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو آٹھ مرتبہ ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا۔

Marfat.com

وفات حضرت خواجہ محمد سعیدؒ خازن الرحمۃ

شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے جو اس خاندان کے بہت معتقد مرید تھے۔ بڑی منت و سماجت سے حضرت خواجہ محمد سعیدؒ کی خدمت میں دہلی تشریف لانے کی درخواست کی۔ حضرت بھی اسکے اخلاص کی وجہ سے اس کے پاس دہلی تشریف لے گئے۔ اور وہاں کافی دنوں تک مقیم رہے۔ کچھ عرصہ بعد آپ بیمار ہو گئے۔ شاہی طبیبوں نے آپ کا ہر چند علاج کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا اور بیماری دن بدن بڑھتی رہی اور زندگی کی امید نہ رہی۔ جب آپ کو یہ معلوم ہو گیا کہ اب آخری وقت قریب ہے۔ تو بادشاہ سے رخصت لیکر سرہند کی طرف روانہ ہوئے۔۔

ابھی دہلی سے چھتیس میل کے فاصلہ پر سنبھالکہ کے مقام پر پہونچے تھے کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کا جنازہ سرہند لایا گیا۔ اور حضرت خواجہ معصومؒ صاحب نے جنازہ کی نماز پڑھائی آپ

وفات کی تاریخ ۲۸ جمادی الثانی ۱۰۳۴ھ ہجری ہے۔
نقل ہے کہ جب آپ کا جنازہ سرہند پہونچا تو حضرت خواجہ معصومؒ صاحب نے حکم دیا کہ ان کو بھی (خواجہ محمد صادقؒ کے) گنبد میں دفن کیا جائے۔ —— لوگوں نے عرض کی کہ اب یہاں اور قبر کی گنجائش نہیں!

آپ نے پھر یہی فرمایا کہ وہیں دفن کرو —— لہٰذا لوگوں نے مجبوراً مشرقی کونے کی طرف زمین پر کدال مارا۔ روضۂ مبارک کی دیوار چاروں طرف سے ہٹ گئی اور قبر کی جگہ نکل آئی اور اسی میں آپ کو دفن کیا گیا۔

نقل ہے کہ ۔ آپ کے فرزند چہارم شیخ سعد الدین فرماتے ہیں کہ میں پالکی میں حضرت کے جنازہ کے ہمراہ تھا۔ اور آپ کی نعش مبارک کی پاسبانی کر رہا تھا اور ہر گھڑی حالت بیقراری کے سبب حضرت کا روئے مبارک دیکھتا تھا۔ ایک دفعہ جو چہرۂ مبارک سے چادر کا کونا اٹھایا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ہیں نہیں خالی چادر ہی چادر ہے۔ پالکی میں اِدھر اُدھر ہاتھ مارا لیکن وہاں سوائے کفن کے اور کچھ نہ تھا۔

میں نے حضرت کی طرف متوجہ ہو کر عرض کی کہ یہ تو مجھے یقین ہے کہ

Marfat.com

حضرت کا بدن مبارک بھی بہشت میں گیا ہوگا۔ لیکن اس بارے میں ہم بہت شرمندہ ہوں گے۔ ایک گھڑی بعد جب پھر چادر کا کونا اٹھایا تو دیکھا آپ کا جسم پالکی کے اندر موجود ہے۔

آپ کی اولاد

آپ کے آٹھ صاحبزادے.... اور پانچ صاحبزادیاں تھیں۔ صاحبزادوں کے نام یہ ہیں۔

۱: شاہ عبداللہؒ۔ ۲: شاہ لطف اللہؒ۔ ۳: مولوی فرخ شاہؒ۔ ۴: شیخ سعد الدین۔ ۵: شیخ عبدالاحدؒ ۶: شیخ خلیل اللہؒ۔ ۷: شیخ محمد یعقوبؒ۔ ۸: شیخ محمد تقیؒ۔ اور صاحبزادیوں کے نام یہ ہیں

۱۔ بی بی صالحہؒ، ۲: بی بی فاطمہؒ۔ ۳: بی بی شاکرہؒ ۴: شرف النساء کریمؒ۔ ۵: فخر النساء زینب۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد معصوم رح

خواجہ محمد معصوم عُروَةُ الوُثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مجددؒ الف ثانیؒ کے تیسرے فرزند ہیں۔ آپ بتاریخ ۱۱ شوال المکرم ۱۰۰۷ھ ہجری پیر کے دن بادشاہ جلال الدین محمد اکبر کے عہد حکومت میں پیدا ہوئے۔

آپ بہت بڑے عالم، علوم ظاہر و باطن میں فرید دہر اور وحید عصر تھے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھنے والے قدر و منزلت میں حضرت کے ساتھ سب سے زیادہ قریب، سیرت میں سب سے زیادہ حضرت کے متبع۔ معارف میں حضرت کے ساتھ سب سے زیادہ خصوصیت رکھنے والے لوگوں میں سب سے زیادہ شہرت والے۔ اور ان کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والے تھے۔

حضرت مجددؒ الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ۔ میرے فرزند خواجہ محمد معصومؒ کی پیدائش پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے مجھے فرمایا کہ یہ فرزند اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اوّل سے آخر تک بلکہ ہمیشہ ہمیشہ تک معصوم رہے گا۔ اس واسطے اس کا نام محمد معصوم رکھنا۔

حضرت مجدّد الف ثانیؒ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق محمدؒ معصومؒ نام رکھنا۔

کنیت آپ کی ابوالخیرات ہے۔ اور لقب آپ کا عروۃ الوثقیٰ مجدّد الدّین ہے

واقعہ

خواجہ محمدؒ معصومؒ صاحب کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ۔ جب میرا فرزند محمدؒ معصوم پیدا ہوا۔ تو مجھ پر بیخودی طاری ہوئی اس بیخودی کے عالم میں کیا دیکھتی ہوں کہ مشرق سے مغرب تک تمام جہان روشن ہوگیا ہے۔ اور ہزارہا فرشتے اور نبیؑ ہمارے گھر میں جمع ہوئے ہیں۔ اور مجھے مبارک باد دیتے ہیں۔ کہ یہ نور جس سے تمام جہان روشن ہوگیا ہے۔ تیرا فرزند ہے۔ جس کے وجود کے نور سے جہان اور اہلِ جہان دونوں

Marfat.com

روشن ہو جائیں گے۔ اور اس کی ہدایت وارشاد کا نور اسکے خلفاء اور فرزندوں کے ذریعہ سے قیامت تک قائم رہے گا۔

واقعہ (۲)

حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ۔ میں نے اپنے فرزند محمدؒ معصوم کے پیدا ہونے کے دن خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاءؑ و اولیاءؒ اور اصحاب سمیت شہر سرہند میں تشریف لائے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبارک باد دے رہے ہیں۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرماتے ہیں کہ۔

تمہارا یہ فرزند میری امت کے تمام اولیاء سے افضل ہے۔ اور کمالات اور قرب الٰہی کے تمام درجات میں تمہارے ساتھ ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد معصومؒ کا بچپن

حضرت خواجہ محمد معصومؒ صاحب بچپن میں عام بچوں کی طرح نہیں رویا کرتے تھے۔ اور بول و براز کا کپڑوں پر کہیں نشان نہ ہوتا تھا۔ اگر کبھی اتفاقاً ننگے ہو بھی جاتے۔ تو فوراً اپنے آپ کو ڈھانپ لیتے۔ آپ دایہ سے کبھی دودھ نہ مانگتے۔ وہ خود ہی آپ کے منہ میں پستان رکھتی تو آپ دودھ پی لیتے۔ ماہ رمضان المبارک میں دن کے وقت آپ ہرگز دودھ نہ پیتے تھے۔ ہرچند دایہ آپ کو دودھ پلانا چاہتی مگر آپ منہ دوسری طرف پھیر لیتے مغرب کی نماز کے بعد پیٹ بھر کر دودھ پیا کرتے۔

ایک دفعہ ماہ رمضان المبارک کے چاند کے متعلق لوگوں کو شبہ ہوا کہ چاند نکلا ہے یا نہیں؟۔ حضرت مجددؒ الف ثانیؒ نے فرمایا کہ دریافت کرو کہ آج محمدؐ معصومؒ نے دودھ پیا ہے یا نہیں؟۔ تو معلوم ہوا کہ نہیں پیا۔ حضرت نے فرمایا کہ آج سے ماہ رمضان المبارک شروع ہے۔

Marfat.com

آپ کی تعلیم

آپ نے بعض کتب درسیہ اپنے بڑے بھائی خواجہ محمد صادق صاحب سے اور اکثر کتابیں اپنے والد ماجد اور مولانا شیخ محمد طاہر لاہوری سے پڑھیں۔ سات سال کی عمر میں تین ماہ میں آپ نے قرآن شریف حفظ کیا۔ اور اپنے والد ماجد سے طریقہ نقشبندیہ حاصل کیا۔ اور حضرت مجددؒ نے آپ کو مقاماتِ عالیہ قیومیہ کی بشارت دی۔ اور فرمایا کہ بیٹا! ان علوم کی تحصیل سے جلد از جلد فارغ ہو جاؤ۔ کیونکہ ہم کو تم سے بڑے بڑے کام لینے ہیں۔

چنانچہ آپ اپنے والد مجدد الف ثانیؒ کی توجہ مبارک کے اثر سے اپنے بڑے بھائیوں کی طرح ۱۶ سولہ سال کی عمر میں تحصیل علوم سے فارغ ہو گئے۔

Marfat.com

آپ کی شادی

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خلیفہ میر صغیر احمد رومی کی دوسری صاحبزادی بی بی رقیہؓ سے ۲۷ ذی الحجہ ۱۰۲۱ھ ہجری کو ہوئی آپ کی تمام اولاد اسی بیوی سے ہوئی۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے ۱۰۳۲ھ ہجری میں حضرت عروۃ الوثقیٰ کو اپنا قائم مقام بنایا اور اپنے سامنے۔ مسند ارشاد پر بٹھا کر خلعت قیومیت پہنائی۔ حضرت مجدد الف ثانی رحہ کے انتقال کے بعد بوقت اشراق یکم ربیع الاول ۱۰۳۴ھ ہجری کو آپ ارشاد قیومیت کی (گدی) پر بیٹھے۔ اس روز پچاس ہزار لوگوں نے آپ سے بیعت کی۔ جن میں حضرت مجدد الف ثانی کے تقریباً دو ہزار خلفاء بھی شامل ہیں۔

اکثر والیانِ حکومت نے بھی بیعت کیلئے آپ کی خدمت میں عریضے لکھے۔ خود جہانگیر بھی حضرت مجدد الف ثانیؒ کی وفات کی خبر سن کر تعزیت کے لئے سرہند آیا۔

۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ مطابق نومبر ۱۶۲۴ء کو بوقت چاشت شہنشاہ جہانگیر

کا لاہور میں انتقال ہوا۔ اور دریائے راوی کے شمال کیطرف
دفن ہوا۔ اب اس مقام کو جس جگہ پر جہانگیر کا مقبرہ اور باغ
ہے۔ شاہدرہ کہتے ہیں۔ لاہور اور شاہدرہ کے درمیان دریائے
راوی واقع ہے۔ جب جہانگیر کی وفات کی خبر حضرت قیوم
ثانی عروۃ الوثقیٰ نے سنی۔ تو جہانگیر کے حق میں دعائے خیر
فرمائی اور اسکی مغفرت کی خوشخبری دی۔
جہانگیر کے بعد اس کا بیٹا شاہجہاں تخت پر بیٹھا۔ تو سرہند میں
حضرت قیوم ثانیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور حضرت کا شکریہ
ادا کیا۔ بہت سے تحفے اور ہدیے حضرت کی خدمت میں پیش کئے
حضرت مجدد الف ثانیؒ کی روح پُرفتوح کو ثواب
پہنچانے کے لئے سات روز تک فقیروں کو کھانا کھلاتا رہا۔
شاہجہاں کو حضرت قیوم ثانیؒ کی خدمت میں بڑا رسوخ اور
اعتقاد تھا۔ دوبارہ حضرت خواجہ محمد معصومؒ سے بیعت ہو کر
بعض بدعتیں جو شہنشاہ جہانگیر کے زمانہ میں رہ گئی تھیں وہ سب
دور کیں۔ سکے پر کلمہ طیبہ کی مہر جاری کی۔ اور تمام گاؤں
قصبوں اور شہروں میں مسجدیں اور مدرسے بنوائے۔
چنانچہ تخت نشینی کے پہلے سال ہی تیں لاکھ مسجدیں، اور ایک

Marfat.com

لاکھ مدرسے تعمیر کرائے۔ جا بجا علماء و فقراء کے وظائف مقرر کئے اور دین اسلام کی ترویج میں بہت کوشش کی۔

سنہ ۱۰۴۰ ہجری میں حضرت خواجہ محمد معصوم کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا۔ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے قبۂ مبارک سے سات ہاتھ مغرب کی طرف دفن ہوئیں۔

حضرت خواجہ محمد معصوم کو اپنی والدہ ماجدہ کے انتقال کا بہت صدمہ ہوا۔ انہی دنوں آپ کے خسر میر صغیر احمد رومی کا بھی انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥

سنہ ۱۰۴۷ ہجری میں شہزادہ اورنگ زیب[1] محی الدین عالمگیرؒ حضرت خواجہ محمد معصومؒ سے بیعت ہوا۔ اور آپ کی دعاؤں سے ہندوستان کا بادشاہ بنا۔

---

[1] حضرت محی الدین عالمگیرؒ اور اورنگ زیب مغل بادشاہوں میں ایک عظیم الشان بادشاہ تھے۔ آپ شاہجہان کے تیسرے فرزند تھے ۱۵ ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۷ھ مطابق ۴ نومبر اکتوبر ۱۶۱۸ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ شہزادگی کے زمانے میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۰۶۸ھ مطابق ۳۱ جولائی سنہ ۱۶۵۸ء کو تخت حکومت پر بیٹھے اور پچاس سال تین ماہ کی حکومت کے فرائض انجام دا کر کے اکیانوے ۹۱ سال کی عمر میں بروز جمعہ ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۱۱۸ھ مطابق ۱۰ فروری سنہ ۱۷۰۷ء میں داخل رحمت حق ہوئے۔ خلد آباد ضلع اورنگ آباد (حیدر آباد دکن) میں مزار پر انوار ہے۔ قبر کچی ہے۔ کوئی گنبد وغیرہ نہیں ہے۔ آپ کے زمانے میں سلطنت مغلیہ کو سب سے زیادہ ترقی و وسعت نصیب ہوئی) بقیہ صہ ۱۶۳ پر

۱۰۸۹ھ ہجری میں عالمگیرؒ کی بہن روشن آرا بیعت ہوئی اور خاندان شاہی کے دوسرے افراد بھی آپ سے بیعت ہوئے اسکے بعد شاہجہاں کی لڑکی اورنگ زیب کی بہن گوہر آرا آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف بیعت سے مشرف ہوئی حضرت نے اس کے حال پر نہایت مہربانی فرمائی۔ اس نے بھی حضرت کی خدمت میں سلوک انتہائی درجہ تک حاصل کیا۔

گوہر آرا دانائی، عقلمندی، سمجھداری، عقل و فہم، علم و حلم اور آراستگی و شائستگی میں اپنی نظیر آپ ہی تھے۔ دن رات عبادت میں مشغول رہتی اور صبح و شام خوف خدا سے روتی۔ اور سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا تجاوز نہ کرتی

نقل ہیکہ آپکے دست مبارک پر نولاکھ آدمیوں نے ضلالت و گمراہی اور گناہوں سے توبہ کی۔ اور آپ کے مرید ہوئے۔

بقیہ صد ۱۶۲: عالمگیر عالم باعمل نہایت عابد و زاہد درویش صفت بادشاہ تھے۔ قرآن مجید کی کتابت اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ اور دو نسخے لکھ کر نہایت قیمتی جلدیں بنوا کر حرمین شریفین میں بھجوائے۔ علمی قابلیت حد درجہ کی تھی۔ آپکے زمانے میں بعض شرعی احکام نافذ کیے گئے۔ فتاوی عالمگیری جیسی عظیم کتاب آپ کی کوششوں کا نتیجہ ہے ۞

نقل ہے کہ آپ کے دسترخوان پر چار ہزار آدمی کھانا کھایا کرتے تھے۔ اور وہ کھانا بھی بڑی عمدہ قسم کا ہوتا۔ گیہوں کی روٹی، بکرے اور مرغ کا گوشت ہر کو پیٹ بھر ملتا اس کے علاوہ اور بھی طرح طرح کے کھانے اور پھل فروٹ بھی ہوتے۔

حضرت خواجہ محمد معصوم صاحبؒ کی کرامات

حضرت کی کرامات بے شمار ہیں۔ جن میں سے یہاں چند کرامات درج کی جاتی ہیں۔ اور اپنی نجات کیلئے مجھ سے مدد طلب کی۔

کرامت ۱: ایک روز قیوم ثانیؒ اپنی خانقاہ میں بیٹھے تھے کہ اچانک آپ کا دست مبارک اور آستین تر ہوگیا۔ یہ دیکھ لوگ حیران رہ گئے۔ جب وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میرا ایک سوداگر مرید غرق ہونے کو تھا اس نے میری طرف توجہ کی تو میں نے اپنے ہاتھ سے اسکے جہاز کو غرقاب سے نکال کر کنارے پر پہونچایا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ سوداگر نذرانہ لے کر حاضر خدمت ہوا

تو اس نے اس غرقابی سے اپنے بچنے کا حال بیان کیا۔

کرامت نمبر۲ | ایک روز آپ وضو کر رہے تھے کہ یکایک لوٹا اٹھا کر زور سے دیوار پر مارا۔ لوٹا ٹوٹ گیا۔ اور دوسرا لوٹا منگوا کر اس سے وضو کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک سوداگر حاضر خدمت ہوا۔ تو اس نے بیان کیا کہ میں ملک بنگال میں ایک جنگل میں تھا کہ ایک شیر غرا کر مجھ پر حملہ آور ہوا۔ میں نے اس حالت مایوسی میں دیکھا کہ آپ تشریف لائے۔ اور لوٹا پھینک کر اس کو مارا کہ وہ فرار ہوا اور میری جان بچی۔

کرامت نمبر۳ | ایک شخص اپنے بیٹے کو لے حاضر خدمت ہوا۔ اور عرض کیا کہ یہ ایک عورت پر عاشق ہو کر ایسا خود رفتہ ہو گیا ہے۔ کہ میرے ہاتھ سے بالکل جاتا رہا۔ آپ نے اس لڑکے کو سمجھایا اور کہا کہ میں نے تیری قضا کو تبدیل کر دیا۔ آپ کے اس فرمانے سے اس کا عشق بالکل جاتا رہا۔ اور وہ راہِ راستی پر آگیا۔

کرامت نمبر۴ | جب آپ حج کو تشریف لیجا رہے تھے۔ تو شہزادہ اورنگ زیب عالمگیرؒ حاضرِ خدمت ہوئے۔ اور بارہ سو روپیے نذرانہ لائے۔ آپ نے ان کو سلطنت کی خوشخبری دی۔

Marfat.com

عالمگیرؒ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا۔ کہ حضور اس کو مجھے لکھ دیں۔ آپ نے ان کو ایک کاغذ پر لکھ دیا۔

فَوَقَعَ کَمَا قَالَ چنانچہ اورنگ زیبؒ نے سلطنت پائی۔ گوہر آرا بیگم ان کی ہمشیرہ کہا کرتی تھیں کہ بھائی اورنگ زیبؒ نے بارہ ہزار روپے میں سلطنت خرید لی ہے۔

کرامت نمبر ۵ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نے فلاں تبرک مجھے عنایت کیا ہے۔ جب وہ خواب سے بیدار ہوا تو وہ تبرک اس کے پاس موجود تھا۔

کرامت نمبر ۶ ایک جوگی جادو سے آگ باندھ دیتا تھا اور اس مکاری سے لوگوں کو فریفتہ کرتا تھا۔ آپ نے بہت سی آگ روشن کر کے اس پر۔ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ ہ پڑھ کر دم کر دیا۔ اور ایک شخص سے فرمایا کہ۔ اس میں بیٹھ کر ذکر کرے۔ وہ اسمیں بیٹھ کر ذکر کرتا رہا۔ وہ آگ اس پر گلزار ہو گئی۔

کرامت نمبر ۷ آپ کا ایک پڑوسی تھا۔ وہ مع اپنے مال و اسباب کے جہاز میں جا رہا تھا۔ ناگہاں جہاز تباہی میں آ پڑا۔ قریب تھا کہ غرق ہو جائے۔ اس نے دل میں کہا کہ جہاز اس ہلاکت سے

Marfat.com

نجات پائی۔ تو میں ایک ہزار روپیہ خواجہ معصومؒ صاحب کی نذر پیش کروں گا۔ پس جہاز تباہی سے بچ گیا۔ جب وہ شخص گھر آیا۔ تو پانچ سو روپیہ نذرانہ لے کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ۔ تو نے ایک ہزار روپیہ کا وعدہ کیا تھا۔ اب پانچ سو روپیہ لے کر آیا ہے۔ وہ یہ سن کر سخت شرمندہ ہوا۔ اور پورے ہزار روپے نذر گزارے۔

کرامت ۸ حضرت کے ایک مرید نے بیان کیا کہ مجھے تنگ دستی نے بہت مجبور کیا۔ تو میں نے گھبرا کر حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ میں غریبی سے سخت لاچار ہوں۔ حضرت نے یہ سن کر مجھے روپیوں کی تھیلی دی۔ اور فرمایا کہ اسے گننا مت۔ جس قدر چاہو اس میں سے خرچ کئے جاؤ۔ چنانچہ میں اس میں سے ضرورت کے مطابق خرچ کرتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک لاکھ روپیہ میں اس میں سے خرچ کر چکا۔ لیکن وہ اتنی کی اتنی ہی تھی۔ بالآخر ایک روز میری بیوی نے وہ روپیہ گنا تو ستاسی سو نکلا۔ اس کے بعد ہم نے خرچ کیا۔ تو ختم ہو گیا۔

کرامت نمبر ۹ حضرت کا ایک مرید بیان کرتا ہے کہ میں حد درجہ کا مفلس تھا۔ یہاں تک کہ روٹی تک کا محتاج ہو گیا۔ تو میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کی۔

حضرت نے پوچھا دین چاہتے ہو یا دنیا؟ اس نے عرض کی کہ دین اور دنیا دونوں۔ آپ نے مسکرا کر میرے حق میں دعا فرمائی ابھی ایک مہینہ بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ دنیاوی مال سے خوشحال ہو گیا۔

کرامت نمبر ۱۰ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے ایک عزیز فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری آنکھ میں درد ہوا۔ بہت علاج کرایا۔ لیکن سب بیکار ثابت ہوا۔ اتفاق سے ایک شخص دوا لایا اور اس کی بڑی تعریف کی۔ جب وہ دوا میری آنکھ میں ڈالی گئی۔ تو میں اندھا ہو گیا۔ چند روز اسی حالت میں رہا۔ انہی دنوں حضرت حج سے واپس تشریف لائے۔ تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا حال بیان کیا۔ آپ نے بہت افسوس کیا۔ اور آپ نے اپنا لعاب دہن میری آنکھوں میں لگا کر فرمایا کہ دونوں ہاتھوں سے آنکھیں بند کر لو۔ اور گھر جا کر کھولنا۔

Marfat.com

آپ کے فرمان کے مطابق گھر جا کر آنکھیں کھولیں تو بالکل روشن تھیں۔

حضرت خواجہ محمد معصوم صاحبؒ کی وفات

حضرت کو پہلے ہی اپنا وقت معلوم تھا۔ اپنے فرزندوں اور مریدوں کو کچھ دن پہلے ہی بتا دیا تھا۔

وفات سے پہلے آپ نے کتاب وسنت کے پابند رہنے کی وصیت فرمائی۔ آپ آخری وقت میں سورۂ یٰسین شریف تلاوت فرما رہے تھے۔ کہ یکایک آپ نے السلام علیکم یا نبی اللہ فرمایا۔ اور اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون

آپ کا انتقال پر ملال دوپہر کے وقت پیر کے دن ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ ہجری کو ہوا۔

آخری وقت آپ کے چہرہ مبارک پر مسکراہٹ تھی۔ لوگوں نے آپ کے وصال کی بہت تاریخیں لکھی ہیں۔

بادشاہ عالمگیرؒ نے تاریخ وفات اس طرح لکھی ہے۔"

Marfat.com

نورِ عالم رفت عالم تاریک باشد

جس وقت آپ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ تو ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی تھی۔ ہزارہا آدمی آپکے جنازے میں شریک تھے۔ آپ کے فرزند سوم حضرت شیخ عبید اللہ مروج الشریعت نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور محل مخصوص کی طرف آپ کو دفن کیا گیا۔

آپ کا روضہ شریف

آپ کا عالیشان روضہ مبارک بادشاہ شاہ جہاں کی بیٹی روشن آرا نے (جو حضرت کی مرید تھی) تعمیر کرایا اس روضہ شریف کی تعمیر کے لئے شہزادی نے ایران سے نہایت اعلیٰ درجہ کے استاد حماد منگوائے۔ جن سے نہایت عالی شان روضہ مبارک کی تعمیر کرائی۔ اور ہر قسم کا سامان آرائش بہم پہنچایا۔ روضہ شریف پر سنہرا کام کیا گیا۔ جو آئینہ کی طرح چمکتا تھا۔ اور آفتاب نکلنے پر جگمگا اٹھتا تھا۔

Marfat.com

ور طرح طرح کے نقش و نگار سے منقش تھا۔ دروازوں کے پردے اور مزار پوش زربفت کے تھے۔ روشنی کے لئے سونے چاندی کی انگیٹھیاں تھیں۔ شامیانے کے لئے اور سامان۔ اور قبر کے فرش کے لئے پتھر۔ غرض یہ کہ ہر قسم کا اعلیٰ سے اعلیٰ شاہانہ سامان وہاں چھوڑا۔ اس قسم کی خوبصورت اور عالی شان عمارت سارے ہندوستان میں نہیں تھی۔ یہ روضہ مبارک کی عمارت اس قدر مضبوط بنوائی ہوئی ہے کہ کئی مرتبہ روضہ مبارک کے گنبد پر بجلی گری لیکن روضہ شریف اللہ کے فضل و کرم سے نقصان سے محفوظ رہا۔ حضرت قیوم رابع خلیفۃ اللہ کے وقت میں جب سرہند پر کافر لوگ غالب آئے تو کئی ہزار کافر حضرت کے روضہ مبارک پر چڑھ گئے۔ اور گنبد کو گرانا چاہا۔ مگر وہ روضہ شریف کو تو کیا گرا سکتے تھے۔ خود ہی تین سو کافر گنبد سے گر کر ہلاک ہوئے آخر مجبور و لاچار ہو کر سب کے سب روضہ مقدسہ سے بھاگ نکلے۔

غرض یہ کہ انقلاب زمانہ نے ان سب نقش و نگار کو مٹا دیا مگر الحمد للہ حضرت کے روضہ شریف کی عمارت اب تک وہی ہے

Marfat.com

اس روضہ شریف کی۔ اور مسجد رفیع الشان کی عمارت اور سامانِ فرش و فروش پر ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ خرچ ہوا۔ اور پانچ ہزار اشرفی گنبدوں پر خرچ ہوئی۔ اور چالیس ہزار روپیہ مسجد پر خرچ ہوا۔

اس روضۂ مبارک کے اندر

آٹھ قبریں ہیں۔

۱: حضرت خواجہ محمد معصوم صاحبؒ

۲: حضرت خواجہ عبید اللہؒ مروج الشریعت فرزند سوم قیوم ثانیؒ۔

۳: حضرت قیوم رابع کے والد ماجد حضرت ابو العلیٰؒ

۴: حضرت محمد اشرفؒ فرزند چہارم قیوم ثانیؒ

۵: حضرت شیخ محمد صبغۃ اللہؒ فرزندِ اکبر قیوم ثانیؒ

۶: حضرت شیخ محمد بلدیؒ فرزندِ اکبر شیخ عبید اللہ مروج الشریعہ

۷: حضرت شیخ الاسلامؒ فرزند محمد پارسا۔

۸:۔ حضرت نور معصومؒ محمد پارسا کے پوتے۔

آخری کی یہ تینوں قبریں

پانچ قبروں کی پائنتی کی طرف ہیں۔
روضۂ مبارک کے باہر چبوترے کے ایک کونے میں حضرت محمد پارساؒ کا گنبد ہے۔ اور حضرت شیخ محمّد صدیقؒ کا روضۂ مبارک اس روضہ مبارک کے شمال کی طرف ہے

آپ کی اولاد

حضرت خواجہ محمد معصومؒ صاحب کی اولاد میں چھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔

۱:۔ حضرت شیخ محمد صبغۃ اللہ۔ ۲:۔ حضرت خواجہ محمد نقشبند حجۃ اللہ۔ ۳:۔ حضرت خواجہ محمد عبید اللہ مروّج الشریعت
۴:۔ حضرت شیخ محمدؒ اشرف محبوب اللہؒ
۵:۔ حضرت شیخ سیف الدین محی السنّہ

نمبر ۶:۔ حضرت شیخ محمد صدیقؒ محب سو الٰہی۔

اور صاحبزادیوں کے نام یہ ہیں

نمبر ۱:۔ امۃ اللہ ۔ نمبر ۲:۔ عائشہ ۔ نمبر ۳:۔ عارفہ :
نمبر ۴:۔ عاقلہ ۔ نمبر ۵:۔ صفیہ ۔

حضرت خواجہ محمد فرخؒ

آپ حضرت مجددؒ الف ثانیؒ کے چوتھے فرزند ہیں۔ آپ گیارہ سال کی عمر میں اس دنیائے فانی سے چل بسے۔ اس چھوٹی سی عمر میں آپ سے عجیب و غریب باطنی احوال اور کشف و کرامات کا ظہور ہوا۔

چنانچہ حضرت مجددؒ الف ثانیؒ نے اپنے ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ محمد فرخ کی بابت کیا لکھوں یہ گیارہ سال کی عمر میں طالب علم ہوا۔ اور ہمیشہ آخرت کے عذاب سے ڈرتا رہتا، اور یہ دعا کرتا رہتا کہ کسی طرح دنیا سے بچپن ہی میں گزر جاؤں۔ تا کہ

Marfat.com

آخرت کے عذاب سے رہائی پا جاؤں۔ مرض موت کے وقت جب لوگ بیمار پرسی کے لئے آتے تو اسی سے عجیب و غریب باتوں کا مشاہدہ کرتے۔

حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رح

آپ حضرت مجددالف ثانیؒ کے پانچویں فرزند ہیں۔
آپ نے آٹھ سال کی عمر میں اس دارِ فانی سے رخصت فرمائی آپ کی پیدائش کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خواب میں حضرت مجددالف ثانیؒ کو فرمایا۔ کہ اس بیٹے کا نام میرے نام پر رکھنا۔ لہٰذا ان کے فرمان کے مطابق محمد عیسیٰ نام رکھا گیا۔ چھوٹی ہی عمر میں آپ کے باطنی احوال نہایت اعلیٰ درجہ کے تھے۔ آپ سے بہت سی کرامات ظہور میں آئیں۔ چنانچہ حضرت قیوم اوّل کے جو کرامات آٹھ سال کی عمر میں محمد عیسیٰ سے ظاہر ہوئیں۔ ان کی نسبت فقط اتنا لکھنا کافی ہو گا کہ وہ جواہر نفیسہ تھے ان دونوں مخدوم زادوں کے کشف و کرامات

Marfat.com

کی یہ کیفیت تھی کہ جو لوگ سفر کو جاتے۔ آپ ان کو رخصت ہوتے وقت ان کے پیش آنیوالے واقعات بتادیا کرتے جو بعد میں بعینہٖ صحیح نکلتے۔ مسجد میں دوزخیوں اور بہشتیوں کی جوتیاں پہچان لیتے۔

حاملہ عورتیں آپ کی خدمت میں آتیں اور دریافت کرتیں کہ اس حمل میں لڑکا ہوگا یا لڑکی؟ آپ جیسا فرماتے ویسا ہی ظہور میں آتا۔ عورتیں دریافت کرتیں۔

آپ کو کیسے معلوم ہوا؟

آپ فرماتے کہ میں ان کو پیٹ میں اس طرح دیکھتا ہوں جسطرح تم کو دیکھ رہا ہوں۔

آپ نے ۹ ربیع الاول ۱۰۲۵ھ ہجری کو انتقال فرمایا اور اسی دن شام کو محمد فرخ نے بھی انتقال کیا۔

خواجہ محمد اشرفؒ

آپ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے چھٹے فرزند تھے. جو شیر خوارگی کے زمانے میں ہی دو سال کی عمر میں وفات پا گئے.

حضرت شیخ محمد یحییٰ شاہ جیوؒ

آپ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ساتویں فرزند تھے.
آپ ۱۰۳۴ھ ہجری میں پیدا ہوئے. آپ ابھی کمسن ہی تھے کہ ایک روز شاہ کمال کے پوتے حضرت شاہ سکندر نے حضرت مجدد الف ثانیؒ سے کہا کہ اپنا ایک صاحبزادہ مجھے عنایت فرمائیں. اتفاق سے اس وقت حضرت شیخ محمد یحییٰ موجود تھے آپ نے فرمایا اسے لے لو. شاہ سکندر نے اپنی نسبت کا القا آپ پر کیا اور فرمایا کہ آج سے انھیں شاہ کے نام سے پکارا کرو. لہٰذا اسی روز سے آپ کو شاہ جیوؒ کے لقب سے پکارا جانے لگا. جیوؒ

Marfat.com

ہندی زبان میں دعائیہ کلمہ ہے جس کے معنی ہیں تو زندہ رہ
حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنے اس بیٹے پر بہت ہی مہربان تھے۔
ہمیشہ یہ فرمایا کرتے کہ اسکی استعداد بہت بلند ہے اور فرما
تے تھے کہ میں چاہتا ہوں کہ محمد یحیٰ بھی اپنے بھائیوں کی طرح اس
نسبت سے بہرہ یاب ہو۔ لیکن کیا کروں ایک تو ابھی وہ بچہ
ہے۔ اور دوسرے یہ کہ میری زندگی کے دن اب تھوڑے ہیں
اتنا فرمایا کہ شفقت و محبّت کی وجہ سے آپ کی آنکھوں میں
آنسو بھر آئے۔

حضرت کی وفات کے وقت آپ کی عمر صرف نو سال کی تھی۔ اس
عمر میں آپ نے قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ اسکے بعد اپنے
بھائی حضرت قیّوم ثانیؒ کی خدمت میں سلوک باطنی پورا
کیا۔ اور ظاہری علم بھی انتہائی درجے تک حاصل کیا۔

حضرت قیّوم ثانیؒ آپ کی بحید رعایت کرتے۔ حضرت مجدد الف
ثانیؒ کے تمام خصائص کی بشارات انھیں عنایت فرمائیں۔
آپ شریعت و طریقت کے بڑے پکّے پابند تھے۔ اور سنت رسولؐ پر
کاربند تھے۔ آپ دو مرتبہ حج کو گئے۔ اورنگ زیب عالمگیرؒ
بادشاہ نے آپ کو مدد و معاش کے طور پر بہت کچھ دیا ہوا تھا۔

Marfat.com

آپ ہر طرح سے خوشحال تھے۔

آپ کی شادی :۔ حضرت خواجہ پیرنگ باقی باللہؒ کے فرزند خواجہ عبید اللہ عرف خواجہ کلاں کی صاحبزادی سے ہوئی۔ آپکی تمام اولاد اسی نیک بیوی سے ہوئی۔

آپ کی اولاد :۔ آپ کے تین لڑکے اور ایک لڑکی تھی۔

۱ :۔ شیخ ضیاء الدین مشہور بہ شیخ جیوؒ

۲ :۔ شیخ زین العابدین مشہور بہ شیخ فقیر اللہ۔

محمد امامؒ آپ حضرت شاہ جیوؒ کے تیسرے فرزند ہیں۔

آپ کی وفات

آپ ۲۷ جمادی الثانی ۱۰۹۶ھ ہجری کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے قبہ کے محاذی مغرب کی طرف دفن ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی سب اولاد صالح، متقی اور پرہیزگار اور علوم ظاہری و باطنی سے مالا مال تھی۔ اور اس کا ہر فرد ولی اللہ تھا۔ ان کی خدمت دونوں جہاں کی کامیابی ہے۔ اور ان کی دعا

Marfat.com

بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہے۔ ہندوستان میں اسلام کو حضرت اور ان کی اولاد کے طفیل سے بہت کامیابی حاصل ہوئی۔ خواجہ محمد یحیٰ کی اولاد اب تک کابل وقندھار میں۔ اور خواجہ محمد معصومؒ صاحب کی اولاد مدینہ منورہ، جلال آباد۔ رامپور، دہلی، حیدر آباد (دکن) وغیرہ ممالک میں موجود ہے

حضرت مجددّ الف ثانیؒ کے اقوال

(۱) خدا تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ الفت کرنا خدا سے دشمنی ہے

(۲) خدا کو جاننا یہ ہے کہ شرک نہ کرے۔

(۳) بے عمل عالم پارس پتھر کی طرح ہے۔ کہ جو اوروں کو تو سونا بناتا ہے۔ مگر خود پتھر ہی رہتا ہے۔

(۴) دنیا ایک نجاست ہے جو سونے پر چھپائی گئی ہے۔

(۵) نفس پر شریعت کی پابندی سے زیادہ کوئی چیز دشوار نہیں

(۶) دنیا کاشتکاری اور بیج بونے کا مقام ہے۔ نہ کہ کھانے پینے اور سو رہنے کا۔

Marfat.com

(۷) شریعت دنیا و آخرت کی سعادتوں کی ضامن ہے

(۸) اللہ والوں سے کرامت مت ڈھونڈو۔ ان کے وجود ہی کو کرامت جانو۔

(۹) کوئی جاہل ولی اللہ ہوا ہے۔ اور نہ ہوگا۔

(۱۰) الہام کیا جاتا ہے نیکوں کو۔ اور بدبخت اس سے محروم رکھے جاتے ہیں

(۱۱) جس گناہ کے کرنے کے بعد تجھے ندامت و شرمندگی نہ ہو۔ تو اندیشہ اور خطرہ ہیکہ اسلام سے باہر کردے۔

(۱۲) رسولؐ کو رسولؐ سمجھنا یہ ہیکہ ان کے سوا کسی کی پیروی نہ کرے

(۱۳) اللہ والوں کو تجارت اور خرید وخت ذکر الٰہی سے غافل نہیں کرتی۔

(۱۴) گھر والے تمہاری رعایا ہیں۔ اور تم سے ان کے متعلق سوال ہوگا۔

(۱۵) بھائی کا حق اسی جگہ معاف کرالے۔ ورنہ وہاں (قیامت کے دن) نیکیاں دینی پڑیں گی۔

Marfat.com

دُعا

اللہ تعالیٰ کا لاکھ بار شکر و احسان ہے کہ جس نے اپنے فضل و کرم سے حضرت کی کتاب لکھنے کی توفیق بخشی ورنہ میں اس قابل کہاں کہ قلم اٹھا سکوں اور کچھ لکھ سکوں۔ یہ سب اسی کا فضل ہے۔

الٰہی تو میری اس ادنیٰ محنت و خدمت کو اپنی رحمت کے صدقہ (اور ان بزرگوں کے صدقہ) میں جن کی شان میں یہ لکھی گئی ہے قبول فرما۔ اس کے دیکھنے اور پڑھنے سننے والوں کو جزائے خیر عطا فرما۔

خداوندا! حضرت مجددؒ الف ثانیؒ اور ان کے سب فرزندوں کے صدقے میں ہماری سب خطاؤں اور غلطیوں کو معاف فرما۔ اور ان کے نقش قدم پر چلا شب و روز اعمال صالحہ کرنے کی توفیق عطا فرما۔

الٰہی! ہمیں بخش دے، ہمارے گناہ معاف فرما۔ ہمارا خاتمہ اسلام پر ہو! اپنی رضا نصیب فرما، ہمیں عذاب قبر سے بچا! ہماری

Marfat.com

اور ہمارے ماں باپ کی مغفرت فرما، ان کی لغزشوں کو معاف فرما۔ ان کے درجات بلند فرما۔ ان سے راضی اور خوش ہو جا ہماری اولادوں کو نیک بنا دے۔

الٰہی ہمیں دنیا و آخرت کے عذاب اور بلاؤں سے محفوظ فرما بطفیل رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اِلیٰ یَوْمِ الدِّیْنِ وَالْحَشْرِ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

آمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ہ

عاصی حقیر محمد اسمٰعیل طالب رحمتِ الٰہی

خطیب مسجد شاہی مالیر کوٹلہ ۳ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ

بروز جمعرات بوقت مغرب مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۲ء

Marfat.com

قصیدہ در شان حضرت مجدد الف ثانی رح
شیخ احمد سرہندی

دکھا دے اے خدا روضہ مجدد الف ثانیؒ
کہ ہوں مدت سے میں شیدا مجدد الف ثانیؒ کا

امام علم ربانی علیم سرِ پنہانی!
بیاں کس منہ سے ہو رتبہ مجدد الف ثانیؒ کا

جناب غوث اعظمؒ نے کہا اک دن بجے ڈنکا
مجدد الف ثانیؒ کا، مجدد الف ثانیؒ کا

نہیں ممکن ہم کچھ لکھ سکیں توصیف میں ان کی
حدیثوں میں بیاں آیا مجدد الف ثانیؒ کا

خدا کے دوست ہیں وہ اور رسول اللہ کے نائب ہیں
انھیں نے خود لقب بخشا مجدد الف ثانیؒ کا

طریق احمدی ہے احمدؐ مرسل نے بخشا ہے
اویسی مسلک ہے رتبہ مجدد الف ثانیؒ کا

جناب غوث اعظم نے خبر دی انکے آمد کی
نہ ہوگا کوئی ہمسر مجدد الف ثانیؒ کا

مٹا دی شرک کی ظلمت کیا اسلام کو روشن
طریقہ سب میں ہے بہتر مجدد الف ثانیؒ کا

Marfat.com

شکر خداوندی ـــــ احدی وصمدی

بے حد بے حد حمد خدا نوں جس احسان کمایا
عاجز اوگن ہارے کولوں ایہہ جاری فیض کرایا
شکر خدا دا ادا نہ ہووے جس ایہہ راہ دکھلایا
اوّل آخر حمد اوسے نوں جس ایہہ فضل کمایا
لکھاں کرم احسان میرے پر کی کجھ شکر دلاواں
باہجھ توفیق تیری نہ طاقت ذرہ قدر دکھاواں
ماں پیوئن اولاد پیاری بخشیں رحمت باراں
بھائی بھیناں رشتہ داراں بھی شاگرداں یاراں
رحمت کریں اولاد میری پر اندر دوہاں جہاناں
ساتھ نبیؐ دے جنت پاون عالیشان مکاناں
یارب بخش محبت اپنی کریں قبول دعائیں
ایمان سلامت دیکر فضلوں ساتھ رسولؐ ملائیں
لکھ کروڑ صلوٰۃ سلاماں سرور دل داراں
آل اصحاباں مومن یاراں دوست نیکو کاراں

Marfat.com

یارب حرمت نبی علیہ السلام پیارے، حرمت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ
ہر منزل وچ میں عاجز دی مشکل کریں آسانی
یارب پڑھن سُنن جو دیکھن ایہہ کتاب گرامی
لکھنے پڑھنے سننے والے پاون فیض تمامی۔

دعا بارگاہِ الٰہی قاضی الحاجات حل المشکلات

بزبان پنجابی نظم

یارب اسمٰعیل کمینہ در تیرے پر آئیا
بخشش کارن تیرے اگے پلہ آن وچھایا
کر کر عیب میں لکھ کروڑاں عمر تمامی گالی
بدمستی بدبختی اندر نہ کجھ سرت سنبھالی
تینوں راضی کرنے والا عمل نہ کیتا کوئی
شامت نفس بھیتیں کر برائی ہن ذلت حاصل ہوئی
نیک کمائیاں ہیں کمائیاں نہ ہویاں بھلیائیاں
عمل خطائیاں کر کر پائیاں ہنجھ ہنڈاں سر چایاں

Marfat.com

اتنے عیب کمائے یا رب حد نہیں بابجھ شماراں
علم جہاں دا تیرے باہجوں خبر نہیں سمساراں

تو ہر ویلے ساڈے اُتے لکھاں کرم کمائے
ناشکری وچ اسیں تو ساڈے سب احسان بھلائے

بخش خطائیاں یا رب سائیاں حق نام غفار دل
اوگن میرے تے گن تیرے دونویں بابجھ شماروں

فضل اپنے بخشیں میں تو عدل کتاب نہ پھولیں
گندے دفتر میرے یا رب اہ کھولیں نہ تولیں

عمل قرآں ہمیشہ میں نوں کریں نصیب خدایا
اپنا نے حبیبؐ اپنے دا بخشیں راہ خدایا!

چنگی صحبت بخشیں میں نوں چنگیاں کول بٹھائیں
دوہیں جہانیں ساتھ جنہاں دا بخشیں میرے تائیں

دین دُنی دی حاجت میری ہر اک آپ ہٹائیں
میں نوں بھی اولاد میری نوں غیراں کول نہ پائیں

توں نیک کریں اولاد میری نوں فضلوں یا باری
دین دُنی وچ بیٹے میرے ہاون برخوردار سی

فضل کریں ماں باپ میرے تے رحمت کرم کمائیں

Marfat.com

سن ماں باپ تے گھر دے سارے جنت وچ وسائیں

جو مومن پڑھ کر حق میرے وچ نیک دعا فرماون
بخشیں یا رب غیب اونہاں دے نیک جزائیں پاون

لکھ صلوٰۃ سلام پوچاویں بنی محمدؐ تائیں
ماں پیو بہن بھراواں خویشاں جنت بخشیں جائیں

دوست یار تے مومن بھائی خادم شاگرد جو سارے
قسم تساں نوں عزت اپنی دی بخشیو سب پیارے

یا رب شان جنہاں دی اندر ایہہ کتاب بنائی
بخش طفیل اونہاں دے یار دل میری کل ہریائی

لقب جنہاندا خزینۃ الرحمت بھی امام ربانی
شیخ احمد فاروقی سرہندی حضرت مجدد الف ثانی

سوہنے تیرے حبیباں دا ایہہ سوہنا ذکر سنایا
سوہنا کر دیو دفتر میرا جس دن تیں وَل آیا

یا رب جو سب حاجت میری اول آخر تائیں!
کل مراداں بخشیں مینوں کریں قبول دعائیں

ایتھے بخش ہدایت سانوں اوتاں نہیں دوباری
فیر ایہہ وقت نہ ملسی اسنوں جس نے بازی ہاری

Marfat.com

عاصی سخت ذلیل نماناں میں در تیرے پر آیا
جس نوں ہور نہیں در کوئی کر منظور خدایا
بخش گناہ بُریایاں فضلوں تیں بن ہور نہ کوئی
عملوں تاں نہیں امید خلاصی جو کجھ پئی ہتیں ہوئی
بد عملاں وچ عمر وہانی جدوں منہ کالا ہویا
اوگن ہار خوار کمینہ در پر آن کھلویا
قسم تیری بد عملاں کیتا میرا دفتر کالا
توں ستار غفار کریما پردے رکھن والا
قسم تیری جو سخت خطائیاں میں تھیں نفس کرائیاں
بچپن محال عدالت اندر بخشنہار ریا سائیاں
تیری نمک حرامی کیتی تینوں عرض سناواں
عزت ذلت تیرا قبضہ تیں بن کستوں جاواں
قسم تیری کوئی تیں بن مولا بخشنہار نہ کوئی
قسم تیری کوئی میں بن ایسا اوگن ہار نہ کوئی
کر بُریائیاں فکر نہ کیتا عمر کرے تاریخ آوازہ
سر پر کالا دفتر تینوں بخش غریب نوازہ
یارب جس دم تیری طرفوں ملک نورانی آوے

Marfat.com

ناں پیار السلام علیکم خوشی پیغام ملیا وے
جنت خوشبو قبر نورانی کریں عنایت میں نوں
سب اٹھو ہیں دوزخ عذاباں کل بسر داں تینوں
قبر سوال جواب تمامی رحمت کنوں سکھائیں
فضل کرم بھتیں ناں آسانی پل بھتیں پار لنگھائیں
ناں ہووے بھیں بھرا سب میرے دوست خویش جو سارے
بفضلوں جنت بخش اسانوں ساتھ رسول پیارے
دوست دل دے جو گل مل دے ناں محبت مینوں
گل ملاویں جنت اندر شرم کرمیا تینوں
نہ محتاج کسے دے در تے کریں اولاد توں میری
جیوں کر حال میرے پر فضلوں نظر عنایت تیری
جو داں سو ۱۳۰۰ دو ہجری ماہ ذی الحجہ ختم تاریخ اسلامی
ماہ اکتوبر ۱۹ اتی سو بیاسی لکھی تاریخ تمامی
شوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ مہینہ لکھنے وچہ وہایا
ہویا ماہ محرم تن اج تاں مقصد ہتھ آئیا
فضل تیرے دا انت نہ کوئی یارب بیچا سایاں
کریں قبول کتاب میری نوں بخشیں کل خطائیاں

Marfat.com

تیس پر اس امیداں دھر کے ہیں ایہہ کتاب بنائی
ناہیں تاں ہیں بے علم نکارا عقل شناس نہ کائی

دنیا فانی انت ویرانی ایہہ بعد نشانی پیارے
فضلوں نظر ہووے منظوری صاحب دے دربارے

چلے اسیں ایہہ بھایاں تائیں دے کے ایہہ نشانی
شاید کدی پڑھ بخشن سانوں تے کرسن یاد زبانی

صدقے نام غفار اپنے دے بخش صوفی دے تائیں
لکھنے پڑھنے سننے والے ساتھ رسولؐ ملائیں

بس کر اسمٰعیل ہن توں رب تھیں منگ دعایاں
یا رب فضلوں بخشیں ہیں نوں بھی سب مومن بھایاں

ختم شد

کتبہ : شکیل احمد ملکی

Marfat.com

کشف الحجاب

در حالات زندگی

حضرت سیّد محمد اسمٰعیل بندگیؒ حسینی سرہندی

جن کا مزار آستانہ عالیہ مجدّدیہ کے سامنے سڑک کے پار جانب مغرب میں آدھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ آپ حضرت مجدّد الف ثانی رح کے ہم عصر تھے۔ آپ نے پانچسو برس کی عمر پا کر ۲۸ شوال المکرم ۱۰۱۸ھ کو انتقال فرمایا۔

مکمل حالات پڑھنے کے لئے ہماری کتاب حضرت بندگی صاحب منگوا کر پڑھیے۔ قیمت چار روپے

ملنے کا پتہ

صوفی محمد اسمٰعیل اینڈ سنز محلہ گھیکاں مالیرکوٹلہ پنجاب (انڈیا)

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانیؒ

مکتبہ گلزارِ اسمٰعیل۔ گلی صوفیاں محلہ گھٹیکاں۔ مالیر کوٹلہ (پنجاب)

Marfat.com